قَدۡ سَمِعَ اللّٰہُ ۲۸

سورة	المُجادل	الحشر	الممتحنة	الصف	الجمعه	المُفقون	التغابن	الطلاق	التحريم
صفه	۴٦۰	۴٦۸	۴۷۸	۴۸۵	۴۹۰	۴۹۴	۴۹۸	۵۰۴	۵۱۰

سُوۡرَةُ الۡمُجَادَلَةِ ۵۸ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۲۲) آیات اور (۳) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ قَدۡ سَمِعَ اللّٰہُ قَوۡلَ الَّتِیۡ تُجَادِلُكَ فِیۡ زَوۡجِهَا وَ تَشۡتَكِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ وَ اللّٰہُ یَسۡمَعُ
تَحَاوُرَكُمَا ط اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ ہ

یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کررہی تھی اور اللہ کے آگے شکایت کر رہی تھی، اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال جواب سن رہا تھا (ا) بیشک اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے والا ہے.

ا۔ا یہ اظہار کا حکم بیان فرمایا ہے کہ تمہارے کہہ دینے سے تمہاری بیوی تمہاری ماں نہیں بن جائیگی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے پیدا ہوئے، یقیناً یہ لوگ ایک نامقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں. بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے.

ق۔۲ اَلَّذِیۡنَ یُظٰهِرُوۡنَ مِنۡكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِهِمۡ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمۡ ط اِنۡ اُمَّهٰتُهُمۡ اِلَّا الّٰٓـِٔیۡ وَلَدۡ
نَهُمۡ ط وَ اِنَّهُمۡ لَیَقُوۡلُوۡنَ مُنۡكَرًا مِّنَ الۡقَوۡلِ وَ زُوۡرًا ط اِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ہ

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے، یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں.

ق۔۳ وَ الَّذِیۡنَ یُظٰهِرُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِهِمۡ ثُمَّ یَعُوۡدُوۡنَ لِمَا قَالُوۡا فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَةٍ مِّنۡ
قَبۡلِ اَنۡ یَّتَمَآسَّا ط ذٰلِكُمۡ تُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ ط وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ہ

جولوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھراپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرلیں (۱) توان کے ذمے آپس
میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (۲) ایک غلام آزاد کرنا ہے،اس کے ذریعے تم نصیحت کئے رکوع۔۱
جاتے ہو اوراللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے.

۳۔۱ اب اس حکم کی تفصیل بیان کی جارہی ہے .رجوع کا مطلب ، بیوی سے ہم بستری کرنا چاہیں.

۳۔۲ یعنی ہم بستری سے پہلے وہ کفارہ ادا کریں ۱۔ایک غلام آزادکرنا ۲۔اس کی طاقت نہ ہوتو پے درپے دومہینے کے روزے رکھنے پڑیں گے.عذرشرعی سے مراد بیماری یا سفرہے،امام ابوحنیفہ رحمت اللہ کہتے ہیں کہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہوتو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے .

ۃ۔۴ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ط ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ہ

ہاں جوشخص نہ پائے اس کے ذمے دومہینوں کے لگاتارروزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اورجس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پرساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے.یہ اس لئے کہ تم اللہ کی اوراس کے رسول کی حکم برادری کرو،یہ اللہ تعالیٰ کی وہ حدیں ہیں اورکفارہی کے لئے دردناک عذاب ہے

ۃ۔۵ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ م بَيِّنٰتٍ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ہ

بیشک جولوگ اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کئے جائیں گے جیسےان سے پہلے کےلوگ ذلیل کئے گئے تھے(۱) اوربے شک ہم واضح آیتیں اتارچکے ہیں اورکافروں کے لئے توذلت والاعذاب ہے.

۵۔۱ اس سے مرادگزشتہ امتیں ہیں جواسی مخالفت کی وجہ سے ہلاک ہوئیں

ۃ۔۶ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ط اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى

كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ٥ ع رکوع ۱

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کئے ہوئے عمل سے آگاہ کرے گا جسے اللہ نے شمار کر رکھا ہے جسے یہ بھول گئے تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے(۱).

۶۔۱ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں آگے اس کی مزید تاکید ہے کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے.

۷۔ة اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الْاَ رْضِ ط مَا يَكُوْ نُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّاهُوَ رَا بِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَا دِ سُهُمْ وَ لَآ اَدْ نٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَا نُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْ مَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ٥

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے. تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور اس سے کم اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے(۱) جہاں بھی وہ ہوں (۲) پھر قیامت کے دن انہیں اعمال سے آگاہ کرے گا (۳) بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے.

۷۔۱ یعنی مذکورہ تعداد کا خصوصی طور پر ذکر اس لئے نہیں ہے کہ اس میں کم یا اس سے زیادہ تعداد کے درمیان ہونے والی گفتگو سے بے خبر رہتا ہے بلکہ یہ تعداد بطور مثال ہے، مقصد یہ بتلانا ہے کہ تعداد تھوڑی ہو یا زیادہ وہ ہر ایک کے ساتھ ہے اور ہر ظاہر اور پوشیدہ بات کو جانتا ہے.

۷۔۲ خلوت میں ہوں یا جلوت میں، شہروں میں ہو یا جنگلوں صحراؤں میں، آبادیوں میں ہوں یا بے آباد پہاڑوں بیابانوں میں، جہاں بھی ہوں، اس سے چھپے نہیں رہ سکتے.

۸۔ة اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْ دُوْ نَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ يَتَنٰجَوْ نَ بِا لْاِ ثْمِ وَ الْعُدْوَا نِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّ سُوْ لِ وَ اِ ذَا جَآ ءُوْكَ حَيَّوْ كَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَ يَقُوْ لُوْ نَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا يُعَذِّ بُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْ لُ ط حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْ نَهَا

فَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ہ

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں (۱) اور آپس میں گناہ کی اور ظلم کی زیادتی کی نافرمانی، پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا (۲) اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا ان کے لئے جہنم کافی سزا ہے جس میں یہ جائیں گے سو وہ برا ٹھکانا ہے۔

۸۔۱ یعنی ان کی سرگوشیاں نیکی اور تقویٰ کی باتوں میں نہیں ہوتیں، بلکہ گناہ، زیادتی اور معصیت رسول ﷺ پر مبنی ہوتی ہیں مثلاً کسی کی غیبت، الزام تراشی، بے ہودہ گوئی ایک دوسرے کو رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی پر اکسانا وغیرہ۔

۸۔۲ یعنی اللہ نے سلام کا طریقہ یہ بتلایا ہے کہ تم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہو، لیکن یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اس کی بجائے کہتے السام علیکم یا علیک (تم پر موت وارد ہو) اس لئے رسول اللہ ﷺ ان کے جواب میں صرف یہ فرمایا کرتے تھے، وعلیکم یا وعلیکَ (اور تم پر ہی ہو) اور مسلمانوں کو بھی آپ ﷺ نے تاکید فرمائی کہ جب کوئی اہل کتاب تمہیں سلام کرے تو جواب میں وعلیکَ کہا کرو یعنی علیک ماقلتَ (تو نے جو کہا ہے وہ تجھ پر ہی وارد ہو (صحیح بخاری)

۹۔ة يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَنَاجَيۡتُمۡ فَلَا تَتَنَاجَوۡا بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَمَعۡصِيَتِ الرَّسُوۡلِ وَتَنَاجَوۡا بِالۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ہ

اے ایمان والو! تم جب سرگوشیاں کرو تو یہ سرگوشیاں گناہ اور ظلم (زیادتی) اور نافرمانی پیغمبر کی نہ ہو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی باتوں پر سرگوشی کرو (۱) اور اس اللہ سے ڈرتے رہو، جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے۔

۹۔۱ یعنی جس میں خیر ہی خیر ہو اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر مبنی ہو، کیونکہ یہی

نیکی اورتقویٰ ہے۔

ۃ۔۱۰ اِ نَّمَا النَّجۡوٰی مِنَ الشَّیۡطٰنِ لِیَحۡزُ نَ الَّذِ یۡنَ اٰ مَنُوۡ ا وَ لَیۡسَ بِضَآ رِّ ھِمۡ شَیۡـًٔا اِ لَّا
بِاِ ذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَ کَّلِ الۡمُؤۡ مِنُوۡ نَ ہ

(بری) سرگوشیاں، پس شیطانی کام ہے جس سے ایمانداروں کو رنج پہنچے(۱) گو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

۱۰۔۱ یعنی اثم وعدوان اور معصیت رسول ﷺ پر مبنی سرگوشیاں یہ شیطانی کام ہیں، کیونکہ شیطان ہی ان پر آمادہ کرتا ہے، تاکہ وہ اس کے ذریعے سے مومنوں کو غم میں مبتلا کرے۔

ۃ۔۱۱ یٰۤاَ یُّھَا الَّذِ یۡنَ اٰ مَنُوۡۤا اِ ذَ ا قِیۡلَ لَکُمۡ تَفَسَّحُوۡ ا فِی الۡمَجٰلِسِ فَا فۡسَحُوۡ ا یَفۡسَحِ اللّٰہُ
لَکُمۡ وَ اِ ذَ ا قِیۡلَ ا نۡشُزُ وۡ ا فَا نۡشُزُ وۡ ا یَرۡ فَعِ اللّٰہُ الَّذِ یۡنَ اٰ مَنُوۡ ا مِنۡکُمۡ وَ الَّذِ یۡنَ اُوۡ تُو
االۡعِلۡمَ دَ رَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡ نَ خَبِیۡرٌ ہ

اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کردو اللہ تمہیں
کشادگی دے گا(۱) اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ(۲) اللہ تعالیٰ تم میں رکوع ۲
سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کردے گا اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبردار ہے۔

۱۱۔۱ یعنی اس کے صلے میں اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں وسعت عطا فرمائے گا یا جہاں بھی تم وسعت و فراخی کے طالب ہوگے، مثلاً مکان میں، رزق میں، قبر میں، ہر جگہ تمہیں فراخی عطا فرمائے گا۔

۱۱۔۲ یعنی جہاد کے لئے، نماز کے لئے یا کسی بھی عمل خیر کے لئے۔ یا مطلب ہے کہ جب مجلس سے اٹھ کر جانے کو کہا جائے تو فوراً چلے جاؤ۔ مسلمانوں کو یہ حکم اس لئے دیا گیا کہ صحابہ کرامؓ نبی ﷺ کی مجلس سے اٹھ کر جانا پسند نہیں کرتے تھے لیکن اس طرح بعض دفعہ ان لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی جو نبی

ﷺ سے خلوت میں کوئی گفتگو کرنا چاہتے تھے۔

۱۲۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقَةًؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اے مسلمانو! جب تم رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو(۱) یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

۱۲۔۱ ہر مسلمان نبی ﷺ سے مناجات اور خلوت میں گفتگو کرنے کی خواہش رکھتا تھا، جس سے نبی ﷺ کو خاصی تکلیف ہوتی بعض کہتے ہیں کہ منافقین یوں ہی بلاوجہ نبی ﷺ سے مناجات میں مصروف رہتے تھے، جس سے مسلمان تکلیف محسوس کرتے تھے، اس لئے اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا، تاکہ آپ ﷺ سے گفتگو کرنے کے رجحان عام کی حوصلہ شکنی ہو۔

۱۳۔ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ
عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝ ع رکوع

کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرمادیا(۱) تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو (۲) تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب) سے اللہ (خوب) خبردار ہے۔

۱۳۔۱ یہ امر گو استحباباً تھا، پھر بھی مسلمانوں کے لئے شاق تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے جلدی اسے منسوخ فرمادیا۔

۱۳۔۲ یعنی فرائض واحکام کی پابندی، اس صدقے کا بدل بن جائے گی، جسے اللہ نے تمہاری تکلیف کے لئے معاف فرمادیا

ق۔۱۴ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَ يَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنھوں نے اس سے دوستی کی جن پر اللہ غضبناک ہو چکا ہے نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں (ا) باوجود علم کے پھر بھی جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں.

۱۔۱۴ یعنی منافقین مسلمان ہیں اور نہ دین کے لحاظ سے یہودی ہی ہیں. پھر یہ کیوں یہودیوں سے دوستی کرتے ہیں.

ق۔۱۵ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے (ا) جو کچھ یہ کر رہے ہیں برا کر رہے ہیں.

۱۔۱۵ یعنی یہودیوں سے دوستانہ تعلق رکھنے اور جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے.

ق۔۱۶ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

ان لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (ا) اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے.

۱۔۱۶ یعنی جس طرح ڈھال سے دشمن کے وار کو روک کر اپنا بچاؤ کر لیا جاتا ہے اس طرح انہوں نے اپنی قسموں کو مسلمانوں کی تلواروں سے بچنے کے لئے ڈھال بنا رکھا ہے.

ق۔۱۷ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی. یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے

ق۔۱۸ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے(۱) اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں یقین مانو کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں.

۱۸۔۱ یعنی ان کی بدبختی اور سنگ دلی کی انتہا ہے کہ قیامت والے دن، جہاں کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہے گی، وہاں بھی اللہ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھانے کی شوخ چشمانہ جسارت کریں گے.

رکوع ۳

ۃ۔۱۹ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے(۱) یہ شیطانی لشکر ہے. کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا ہے(۲)

۱۹۔۱ یعنی اس نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے، ان سے شیطان نے ان کو غافل کر دیا ہے اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے، ان کا وہ ارتکاب کرواتا ہے، انہیں خوبصورت دکھلا کر یا مغالطوں میں ڈال کر یا تمناؤں اور آرزاؤں میں مبتلا کر کے.

۱۹۔۲ یعنی مکمل خسارا انہی کے حصے میں آئے گا. گویا دوسرے ان کی نسبت خسارے میں نہیں ہیں. اس لئے کہ انہوں نے جنت کا سودا گمراہی لیکر کر لیا، اللہ پر جھوٹ بولا اور دنیا و آخرت میں جھوٹی قسمیں کھاتے رہے.

ۃ۔۲۰ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝

بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں.

ۃ۔۲۱ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بیشک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے. یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور اور غالب ہے(۱)

۲۱۔۱ جب یہ بات لکھنے والا، سب پر غالب اور نہایت زور آور ہے تو پھر اور کون ہے جو اس فیصلے میں تبدیلی کر سکے.

ۃ۔۲۲ لَا تَجِدُ قَوۡمًا یُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ یُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰہَ وَ
رَسُوۡلَہٗ وَلَوۡ کَانُوۡۤا اٰبَآءَ ھُمۡ اَوۡ اَبۡنَآئَھُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَھُمۡ اَوۡ عَشِیۡرَتَھُمۡ ؕ اُولٰٓئِكَ کَتَبَ
فِیۡ قُلُوۡبِھِمُ الۡاِیۡمَانَ وَ اَیَّدَھُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ ؕ وَ یُدۡخِلُھُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا
الۡاَنۡھٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
رکوع ۳ حِزۡبَ اللّٰہِ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ٥ ع

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی (۱) ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں، یہ خدائی لشکر ہے آگاہ رہو بیشک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں.

۲۲۔۱ روح سے مراد اپنی نصرت خاص، یا نور ایمان ہے جو انہیں ان کی مذکورہ خوبی کی وجہ سے حاصل ہوا.

سُوۡرَۃُ الۡحَشۡرِ ۵۹ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۲۴) آیات اور (۳) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

☆ یہ سورت یہودی ایک قبیلے بنو نضیر کے بارے میں نازل ہوئی، اس لئے اسے سورۃ النضیر بھی کہتے ہیں.

ۃ۔۱ سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ٥

آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہ غالب باحکمت ہے.

ۃ۔۲ ھُوَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَھۡلِ الۡکِتٰبِ مِنۡ دِیَارِھِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕ مَا
ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّھُمۡ مَّانِعَتُھُمۡ حُصُوۡنُھُمۡ مِّنَ اللّٰہِ فَاَتٰھُمُ اللّٰہُ

مِنۡ حَیۡثُ لَمۡ یَحۡتَسِبُوۡا وَ قَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ یُخۡرِبُوۡنَ بُیُوۡتَهُمۡ بِاَیۡدِیۡهِمۡ وَ اَیۡدِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ ﴿۲﴾

وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا (۱) تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود بھی سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ (عذاب) سے بچالیں گے (۲) پس ان پر اللہ کا عذاب ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا (۳) اور ان کے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا اور وہ اپنے گھروں اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے (۴) اور مسلمان کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو.

۲۔۱ مدینے کے اطراف میں یہودیوں کے تین قبیلے آباد تھے، بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قینقاع، ہجرت مدینہ کے بعد نبی ﷺ نے ان سے معاہدہ بھی کیا لیکن یہ لوگ در پردہ سازشیں کرتے رہے اور کفار مکہ سے بھی مسلمانوں کے خلاف رابطہ رکھا، حتیٰ کے ایک موقع پر جب کہ آپ ﷺ ان کے پاس گئے ہوئے تھے، بنو نضیر نے رسول اللہ ﷺ پر اوپر سے پتھر پھینک کر آپ ﷺ کو مار ڈالنے کی سازش تیار کی، جس سے وحی کے ذریعے سے آپ ﷺ بروقت اطلاع کر دی گئی، اور آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے. ان کی اس عہد شکنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ ان پر لشکر کشی کی، یہ چند دن اپنے قلعوں مین محصور رہے، بالآخر انہوں نے جان بخشی کی صورت میں جلاوطنی پر آمادگی کا اظہار کیا جسے رسول اللہ ﷺ نے قبول فرما لیا، یہاں سے یہ خیبر میں جا کر مقیم ہو گئے، وہاں سے حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں انہیں دوبارہ جلاوطن کیا اور شام کی طرف دھکیل دیا جہاں کہتے ہیں کہ تمام انسانوں کا آخری حشر ہوگا.

۲۔۲ اس لئے انہوں نے نہائت مضبوط قلعے تعمیر کر رکھے تھے جس پر انہیں گھمنڈ تھا اور مسلمان بھی سمجھتے تھے کہ اتنی آسانی سے یہ قلعے فتح نہیں ہو سکیں گے.

۲۔۳ اور وہ یہی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا محاصرہ کرلیا تھا جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا.

۲۔۴ یعنی جب انہیں یقین ہوگیا کہ اب جلا وطنی ناگزیر ہے تو انہوں نے دوران محاصرہ اندر سے اپنے گھروں کو برباد کرنا شروع کردیا تاکہ وہ مسلمانوں کے بھی کام نہ رہیں. یا یہ مطلب ہے کہ سامان لے جانے کی اجازت سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے وہ اپنے اپنے اونٹوں پر جتنا سامان لادکر لے جاسکتے ہیں انہیں لے جانے کی اجازت ہو، چنانچہ اس اجازت کی وجہ سے انہوں نے اپنے گھروں کے دروازے اور شہتیر تک اکھیڑ ڈالے تاکہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں.

ۃ۔۳ وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمُ الۡجَلَآءَ لَعَذَّبَہُمۡ فِی الدُّنۡیَا ؕ وَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابُ النَّارِ ۝

اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان پر جلاوطنی کو مقدر نہ کردیا ہوتا تو یقیناً دنیا میں ہی عذاب دیتا اور آخرت میں (تو) ان کے لئے آگ کا عذاب ہے ہی.

ۃ۔۴ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ شَآقُّوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ مَنۡ یُّشَآقِّ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۝

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی سخت عذاب کرنے والا ہے.

ۃ۔۵ مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّیۡنَۃٍ اَوۡ تَرَکۡتُمُوۡہَا قَآئِمَۃً عَلٰۤی اُصُوۡلِہَا فَبِاِذۡنِ اللّٰہِ وَ لِیُخۡزِیَ الۡفٰسِقِیۡنَ ۝

تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنہیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا. یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرمان سے تھا اور اس لئے بھی کہ فاسقوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کرتا ہے.

۵۔۱ دوران محاصرہ نبی ﷺ کے حکم سے مسلمانوں نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درختوں کو آگ لگا دی، کچھ کاٹ ڈالے اور کچھ چھوڑ دیئے. جس سے مقصود دشمن کی آڑ کو ختم کرنا. اور یہ واضع کرنا تھا کہ اب

مسلمان تم پر غالب ہیں، وہ تمہارے اموال و جائیداد میں جس طرح چاہے، تصرف کرنے پر قادر ہیں.
اللہ تعالیٰ بھی مسلمانوں کی اس حکمت عملی کی تصویب فرمائی اور اسے یہود کی رسوائی کا ذریعہ قرار ادیا.

ۃ۔٦ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اوران کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ لگایا ہے جس پر نہ تو تم نے گھوڑے دوڑائے ہیں اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے(۱) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے.

۱۔٦ بنو نضیر کا یہ علاقہ، جو مسلمانوں کے قبضے میں آیا، مدینے سے تین چار میل کے فاصلے پر تھا، یعنی مسلمانوں کو اس کے لئے لمبا سفر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی یعنی اس میں مسلمانوں کو اونٹ اور گھوڑے دوڑانے نہیں پڑے. اسطرح لڑنے کی بھی نوبت نہیں آئی اور صلح کے ذریعے سے یہ علاقہ فتح ہوگیا، یعنی اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر لڑے ان پر غالب فرما دیا. اس لئے یہاں سے حاصل ہونے والے مال کو فَیْء قرار دیا گیا، جس کا حکم غنیمت سے مختلف ہے یعنی جو مال بغیر لڑے دشمن چھوڑ کر بھاگ جائے یا صلح کے ذریعے سے حاصل ہو، اور جو مال با قاعدہ لڑائی اور غلبہ حاصل کرنے کے بعد ملے، وہ غنیمت ہے.

ۃ۔٧ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تا کہ تمہارے دولت

مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالٰی سخت عذاب والا ہے.

ۃ۔۸ لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَ اَمۡوَالِهِمۡ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا وَّ يَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۚ

ربع ۱/ الربع

(فیء کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالٰی کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں.

۸۔ا اس میں مال فیء کا ایک صحیح ترین مصرف بیان کیا گیا ہے. اور ساتھ ہی مہاجرین کی فضیلت، ان کے اخلاص اور ان کی راست بازی کی وضاحت ہے، جس کے بعد ان کے ایمان میں شک کرنا، گویا قرآن کا انکار ہے.

ۃ۔۹ وَ الَّذِيۡنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الۡاِيۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّوۡنَ مَنۡ هَاجَرَ اِلَيۡهِمۡ وَلَا يَجِدُوۡنَ فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَيُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنۡ يُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۚ

اور (ان کے لئے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی اور اپنی طرف ہجرت کرکے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے (۱) بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب اور بامراد ہے (۲)

۹۔ا یعنی مہاجرین کو اللہ کا رسول ﷺ جو کچھ دے، اس پر حسد محسوس نہیں کرتے، جیسے فیء کا اولین مستحق بھی ان کو قرار دیا گیا لیکن انصار نے برا نہیں منایا.

۹۔۲ حدیث میں ہے ”شح سے بچو، اس حرص نفس نے ہی پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اسی نے خون ریزی پر آمادہ کیا اور انہوں نے محارم کو حلال کر لیا“ (صحیح مسلم)

ة۔۱۰ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ ع

الربع
رکوع ۱

اور (ان کے لئے) جو ان کے بعد آئیں اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور ایمانداروں کی طرف ہمارے دل میں کہیں (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے.

ة۔۱۱ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ
اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ط وَاللّٰهُ
یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

کیا تو نے منافقوں کو نہ دیکھا؟ کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کئے گئے تو ضرور بالضرور ہم تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہونگے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو بخدا ہم تمہاری مدد کریں گے (۱)، لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں (۲).

۱۱۔۱ جیسے پہلے گزر چکا ہے کہ منافقین نے بنو نضیر کو یہ پیغام بھیجا تھا.

۱۱۔۲ چنانچہ ان کا جھوٹ واضح ہو کر سامنے آ گیا کہ بنو نضیر جلاوطن کر دیئے گئے، لیکن یہ ان کی مدد کو پہنچے نہ ان کی حمایت میں مدینہ چھوڑنے پر آمادہ ہوئے.

ة۔۱۲ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ
نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝

اگر وہ جلاوطن کئے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ جائیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد بھی نہ کریں گے (۱) اور اگر (بالفرض) مدد پر آ بھی گئے (۲) تو پیٹھ پھیر کر (بھاگ کھڑے) ہوں (۳) پھر مدد نہ جائیں گے.

۱۲۔۱ یہ منافقین کے گذشتہ جھوٹے وعدوں ہی کی مزید تفصیل ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، بنوقضیر، جلاوطن اور بنو قریظہ قتل اور اسیر کئے گئے، لیکن منافقین کسی کی مدد کو نہ پہنچے.

۱۲۔۲ یہ بطور فرض، بات کی جارہی ہے، ورنہ جس چیز کی نفی اللہ فرما دے، اس کا وجود کیوں کر ممکن ہے، مطلب ہے کہ اگر یہود کی مدد کرنے کا ارادہ کریں.

۱۲۔۳ یعنی شکست کھا کر.

۱۳۔ لَا اَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝

(مسلمانو! یقین مانو) کہ تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں (۱) بہ نسبت اللہ کی ہیبت کے بہت زیادہ ہے، یہ اس لئے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں (۲).

۱۳۔۱ یہود کے یا منافقین کے یا سب کے ہی دلوں میں.

۱۳۔۲ یعنی تمہارا یہ خوف ان کے دلوں میں ان کی ناسمجھی کی وجہ سے ہے، ورنہ اگر سمجھدار ہوتے تو سمجھ جاتے کہ مسلمانوں کا غلبہ وتسلط، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس لئے ڈرنا اللہ تعالیٰ سے چاہیئے نہ کہ مسلمانوں سے.

۱۴۔ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝ رکوع ۲

یہ سب ملکر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے ہاں یہ اور بات ہے کہ قلعہ بند مقامات میں ہوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوں ان کی لڑائی تو ان میں آپس میں ہی بہت سخت ہے (۱) گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان

کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں اس لئے یہ بے عقل لوگ ہیں (۲).

۱۴۔۱ یعنی آپس میں یہ ایک دوسرے کے سخت خلاف ہیں. اس لئے ان میں باہم توتکاراور فضیحتی عام ہے.

۱۴۔۲ یعنی یہ اختلاف ان کی بے عقلی کی وجہ سے ہے، اگران کے پاس سمجھنے والی عقل ہوتی تو یہ حق کو پہچان لیتے اوراسے اپنا لیتے.

ۃ۔۱۵ کَمَثَلِ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ قَرِیۡبًا ذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۚ

ان لوگوں کی طرح جو ان سے کچھ ہی پہلے گزرے ہیں جنھوں نے اپنے کام کا وبال چکھ لیااور جن کے لئے المناک عذاب (تیار ہے(۱)

۱۵۔۱ یعنی یہ وبال جوانہوں نے چکھا، یہ تو دنیا کی سزا ہے، آخرت کی سزا اس کے علاوہ ہے جونہایت دردناک ہوگی.

ۃ۔۱۶ کَمَثَلِ الشَّیۡطٰنِ اِذۡ قَالَ لِلۡاِنۡسَانِ اکۡفُرۡ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡكَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۚ

شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر، جب کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تجھ سے بری ہوں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں (۱).

۱۶۔۱ شیطان اپنے اس قول میں سچا نہیں ہے، مقصد صرف اس کفر سے علیحدگی اور چھٹکارا حاصل کرتا ہے جوانسان شیطان کے گمراہ کرنے سے کرتا ہے.

ۃ۔۱۷ فَکَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیۡنِ فِیۡهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ۚ ع رکوع

پس دونوں کا انجام یہ ہوا کہ آتش (دوزخ) میں ہمیشہ کے لئے گئے اور ظالموں کی یہی سزا ہے (۱).

۱۷۔۱ یعنی جہنم کی دائمی سزا.

ۃ۔۱۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ

اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْ نَ ہ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو(ا) اور ہر شخص دیکھ(بھال) لے کہ کل(قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا(ذخیرہ) بھیجا ہے(ا) اور(ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو. اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے(۲)

۱۸۔ا اسے کل سے تعبیر کر کے اس طرف بھی اشارہ فرمادیا کہ اس کا وقوع زیادہ دور نہیں، قریب ہے.

۱۸۔۲ چنانچہ وہ ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا دے گا، نیک کو نیکی کی جزا اور بد کو بدی کی جزا.

۱۹۔ق وَ لَا تَكُوْ نُوْ ا كَا لَّذِ يْنَ نَسُو اللّٰهَ فَاَ نْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ط اُو لٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ہ

اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ(کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا(ا) اور ایسے ہی لوگ نافرمان(فاسق) ہوتے ہیں.

۱۹۔ا یعنی اللہ نے بطور جزا انہیں ایسا کر دیا کہ وہ ایسے عملوں سے غافل ہو گئے جن ان کا فائدہ تھا اور جن کے ذریعے سے وہ اپنے نفسوں کو عذاب الٰہی سے بچا سکتے تھے. یوں انسان خدا فراموشی سے خود فراموشی تک پہنچ جاتا ہے.

۲۰ق لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ط اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآ ئِزُ وْ نَ ہ رکوع ۳

اہل نار اور اہل جنت(باہم) برابر نہیں جو اہل جنت میں ہیں وہی کامیاب ہیں(جو اہل نار ہیں وہ ناکام) ہیں(ا).

۲۰۔ا جس طرح امتحان کی تیاری کرنے والا کامیاب اور دوسرا ناکام ہوتا ہے. اسی طرح اہل ایمان و تقوی جنت کے حصول میں کامیاب ہو جائیں گے، کیونکہ اس کے لئے کہ وہ دنیا میں نیک عمل کر کے تیاری کرتے رہے گویا دنیا دار العمل اور دار الامتحان ہے. جس نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس نے انجام بے خبر ہو کر زندگی نہیں گزاری وہ کامیاب ہوگا اور جو دنیا کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر اور انجام سے غافل،

فسق و فجور میں مبتلا رہا وہ خاسر و نا کام ہوگا.

ق۔۲۱ لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ
تِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ۝

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے (۱) تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو (۲) جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں.

۲۱۔۱ اور پہاڑ میں فہم و ادراک کی صلاحیت پیدا کر دیتے جو ہم نے انسان کے اندر رکھی ہے

۲۱۔۲ یعنی قرآن کریم میں ہم نے بلاغت و فصاحت، قوت و استدلال اور وعظ تذکرہ کے ایسے پہلو بیان کئے ہیں کہ انہیں سن کر پہاڑ بھی باوجود اتنی سختی اور وسعت و بلندی کے خوف الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو جاتا. یہ انسان کو سمجھایا اور ڈرایا جا رہا ہے کہ تجھے عقل و فہم کی صلاحیتیں دی گئی ہیں. لیکن قرآن سن کر تیرا دل کوئی اثر قبول نہیں کرتا تو تیرا انجام اچھا نہیں ہوگا.

ق۔۲۲ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ‌ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۝

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا.

ق۔۲۳ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ
الۡجَـبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ‌ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں.

ق۔۲۴ هُوَ اللّٰهُ الۡخَـالِـقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ‌ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى‌ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝ ع رکوع۔

وہی ہے اللہ پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا (۱) صورت بنانے والا، اسی کے لئے نہایت اچھے نام ہیں

(٢) ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے (٣) اور وہی غالب حکمت والا ہے (٤).

٢٤۔١ کہتے ہیں کہ خلق کا مطلب ہے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق اندازہ کرنا اور براَ کے معنی ہیں اسے پیدا کرنا، گھڑنا، وجود میں لانا.

٢٤۔٢ اسمائے حسنٰی کی بحث سورۂ اعراف۔١٨٠ میں گزر چکی ہے.

٢٤۔٣ زبان حال سے بھی اور زبان مقال سے بھی، جیسا کہ پہلے بیان ہوا.

٢٤۔٤ جس چیز کا بھی فیصلہ کرتا ہے، وہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا.

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ ٦٠ یہ سورت مدنی ہے اس میں (١٣) آیات (٢) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالٰی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔١ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ
بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ
تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ
تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو (١) اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو (٢) اگر تم میری راہ میں جہاد کے لئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) (٣) تم

ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا،
تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا (۴).

ا۔۱ مطلب ہے نبی ﷺ کی خبریں ان تک پہنچا کر ان سے دوستانہ تعلق قائم کرنا چاہتے ہو؟

ا۔۲ جب ان کا تمہارے ساتھ اور حق کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو تمہارے لئے کیا یہ مناسب ہے کہ تم ان سے محبت اور ہمدردی کا رویہ اختیار کرو؟

ا۔۳ یہ جواب شرط، جو محزوف ہے، کا ترجمہ ہے.

ا۔۴ یعنی میرے اور اپنے دشمنوں سے محبت کا تعلق جوڑنا اور انہیں خفیہ نام و پیام بھیجنا، یہ گمراہی کا راستہ ہے، جو کسی مسلمان کے شایاں شان نہیں.

ۃ۔۲ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ

اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ (۱)

۲۔ا یعنی تمہارے خلاف ان کے دلوں میں تو اس طرح بغض و عناد ہے اور تم ہو کہ ان کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا رہے ہو.

ۃ۔۳ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

تمہاری قرابتیں، رشتہ داریاں، اور اولاد تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی (۱) اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا (۲) اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے.

۳۔ا یعنی جس اولاد کے لئے تم کفار کے ساتھ محبت کا اظہار کر رہے ہو، یہ تمہارے کچھ کام نہ آئے گی، پھر

اس کی وجہ سے تم کافروں سے دوستی کر کے کیوں اللہ کو ناراض کرتے ہو. قیامت والے دن جو چیز کام آئے گی، وہ تو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت ہے، اس کا اہتمام کرو.

۳۔۲ دوسرے معنی ہیں تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا. یعنی اہل اطاعت کو جنت میں اور اہل معصیت کو جہنم میں داخل کرے گا، بعض کہتے ہیں آپس میں جدائی کا مطلب کہ ایک دوسرے سے بھاگیں گے.

ۃ۔۴ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهٗۚ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝

(مسلمانو!) تمہارے لئے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے (۱) جب کہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں (۲) ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لئے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی (۳) لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی (۴) کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لئے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں. اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے،

۴۔۱ کفار سے عدم اتحاد کے مسئلے کی وضاحت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی جا رہی ہے کہ ایسا نمونہ جس کی پیروی کی جائے

۴۔۲ یعنی شرک کی وجہ سے ہمارا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں، اللہ کے پرستاروں کا بھلا غیر اللہ کے

پجاریوں سے کیا تعلق.

۴۔۳ یعنی علیحدگی اور بیزاری اس وقت تک رہے گی جب تک کفر و شرک چھوڑ کر توحید کو نہیں اپنا لوگے.

۴۔۴ مطلب یہ حضرت ابراہیم کی پوری زندگی ایک قابل تقلید نمونہ ہے، البتہ ان کے باپ کے لئے مغفرت کی دعا کرنا ایک ایسا عمل ہے جس میں ان کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے، کیونکہ ان کا یہ فعل اس وقت ہے جب ان کو اپنے باپ کی بابت علم نہیں تھا، چنانچہ جب ان پر واضع ہو گیا کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے تو انہوں نے اپنے باپ سے بھی اظہار نجات کر دیا، جیسا کہ سورہ براءت۔۱۱۴ میں ہے.

۵ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ه

اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے ہماری خطاؤں کو بخش دے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے.

۶ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِیۡهِمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ یَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ ه ع رکوع

یقیناً تمہارے لئے ان میں (۱) اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو (۲) اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز ہے اور سزاوار حمد و ثنا ہے.

۶۔۱ یعنی ابراہیم علیہ السلام کے اور ان کے ساتھی اہل ایمان میں. یہ تکرار تاکید کے لئے ہے.

۶۔۲ کیونکہ ایسے ہی لوگ اللہ سے اور عذاب آخرت سے ڈرتے ہیں، یہی لوگ حالات و واقعات سے عبرت پکڑتے اور نصیحت حاصل کرتے ہیں.

۷ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ یَّجۡعَلَ بَیۡنَكُمۡ وَبَیۡنَ الَّذِیۡنَ عَادَیۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِیۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ه

کیا عجب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے(۱) اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا) غفور رحیم ہے.

۷۔۱ یعنی ان کو مسلمان کر کے تمہارا بھائی اور ساتھی بنا دے، جس سے تمہارے مابین عداوت، دوستی اور محبت میں ہو جائے گی. چنانچہ ایسا ہی ہوا، فتح مکہ کے بعد لوگ فوج در فوج مسلمان ہونا شروع ہو گئے اور ان کے مسلمان ہوتے ہی نفرتیں، محبت میں تبدیل ہو گئیں، جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے، وہ دست و بازو بن گئے.

ۃ۔۸ لَا یَنۡہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ لَمۡ یُخۡرِجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡہُمۡ وَ تُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ﴿۸﴾

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی (۱) اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا (۲) ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے.

۸۔۱ یہ ان کافروں کے بارے میں ہدائت دی جا رہی ہے جو مسلمانوں سے محض دین السلام کی وجہ سے بغض وعداوت نہیں رکھتے اور اس بنیاد پر مسلمانوں سے نہیں لڑتے، یہ پہلی شرط ہے.

۸۔۲ یعنی تمہارے ساتھ ایسا رویہ بھی اختیار نہیں کیا کہ تم ہجرت پر مجبور ہو جاؤ، یہ دوسری شرط ہے. ایک تیسری شرط یہ ہے جو اگلی آیت سے واضع ہوتی ہے، کہ وہ مسلمان کے خلاف دوسرے کافروں کو کسی قسم کی مدد بھی نہ پہنچائیں مشورے اور رائے سے اور نہ ہتھیار وغیرہ کے ذریعے سے.

ۃ۔۹ اِنَّمَا یَنۡہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ اَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَ ظٰہَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡہُمۡ ۚ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں

لڑیں اور تمہیں دیس نکالے دیئے اور دیس نکالا دینے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں(۱) وہ (قطعاً) ظالم ہیں (۲).

۹۔۱ یعنی ارشاد الٰہی اور امر ربانی سے اعراض کرتے ہوئے.

۹۔۲ کیوں کہ انہوں نے ایسے لوگوں سے محبت کی ہے جو محبت کے اہل نہیں تھے، یوں انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا کہ انہیں اللہ کے عذاب کے لئے پیش کردیا.

ۃ۔۱۰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو در اصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں (۱) تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا ہو وہ انہیں ادا کردو (۲) ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضے میں نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو (۳) وہ بھی مانگ لیں اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو (۴) وہ بھی مانگ لیں یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے اللہ تعالیٰ بڑے علم (اور) حکمت والا ہے.

۱۰۔۱ یعنی تم اپنی تحقیق سے اس نتیجے پر پہنچو اور تمہیں گمان غالب حاصل ہو جائے کہ یہ واقعی مومنہ ہیں.

۱۰۔۲ یعنی ان کے کافر خاوندوں نے ان کو جو مہر ادا کیا ہے، وہ تم انہیں ادا کردو.

۱۰-۳ یعنی ان عورتوں پر جو کفر پر برقرار رہنے کی وجہ سے کافروں کے پاس چلی گئی ہیں

۱۰-۴ یعنی ان عورتوں پر جو مسلمان ہو کر ہجرت کر کے مدینے آ گئی ہیں.

ة-۱۱ وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

الصف رکوع ۲

اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے پھر تم اس کے بدلے کا وقت مل جائے (۱) تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں انہیں ان کے اخراجات کے برابر ادا کردو، اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو.

۱۱-۱ ایک مفہوم تو یہ ہے کہ مسلمان ہو کر آنے والی عورتوں کے حق مہر، جو تمہیں ان کے کافر شوہروں کو ادا کرنے تھے، وہ تم ان مسلمانوں کو دے دو، جن کی عورتیں کافر ہونے کی وجہ سے کافروں کے پاس چلی گئی ہیں اور انہوں مسلمانوں کو مہر ادا نہیں کیا (یعنی یہ بھی سزا کی ایک صورت ہے) دوسرا مفہوم یہ ہے کہ تم کافروں سے جہاد کرو اور جو مال غنیمت حاصل ہو اس میں تقسیم سے پہلے ان مسلمانوں کو، جن کی بیویاں دارالکفر چلی گئی ہیں، ان کے خرچ کے بقدر ادا کردو، گویا مال غنیمت سے مسلمانوں کے نقصان کا (ازالہ) یہ بھی سزا ہے (ایسر التفاسیر و ابن کثیر) اگر مال غنیمت سے بھی ازالہ کی صورت نہ ہو تو بیت المال سے تعاون کیا جائے.

ة-۱۲ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو

شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کرلیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔

ۃ۔۱۳ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَۃِ النصف
كَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ہ ع رکوع۔۲

اے مسلمانو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے(۱) جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے کہ مردہ اہل قبر سے کافر ناامید ہیں(۲)۔

۱۳۔۱ اس سے بعض یہود، بعض منافقین اور بعض نے تمام کافر مراد لئے ہیں۔ یہ آخری قول ہی زیادہ صحیح ہے، کیونکہ اس میں یہود و منافقین بھی آجاتے ہیں، علاوہ ازیں سارے کفار ہی غضب الٰہی کے مستحق ہیں، اس لئے مطلب یہ ہوگا کہ کسی بھی کافر سے دوستانہ تعلق مت رکھو، جیسا کہ یہ مضمون قرآن میں کئی جگہ بیان کیا گیا ہے۔

۱۳۔۲ آخرت سے مایوس ہونے کا مطلب، قیامت کے برپا ہونے سے انکار ہے۔۔ایک دوسرے معنی اس کے یہ کئے گئے ہیں کہ قبروں میں مدفون کافر، ہر قسم کی خیر سے مایوس ہو گئے۔ کیوں کہ مر کر انہوں نے اپنے کفر کا انجام دیکھ لیا، اب وہ خیر کی کیا توقع کر سکتے ہیں (ابن جریر طبری)۔

سُوْرَۃُ الصَّفِّ ۶۱ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۱۴) آیات (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ہ

زمین وآسمان کہ ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

۲۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ہ

اے ایمان والو!(۱) تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں

۱۔۲ یہاں ندا اگرچہ عام ہے لیکن اصل خطاب ان مومنوں سے ہے جو کہہ رہے تھے کہ اللہ کو جو سب سے زیادہ پسند عمل ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے چاہئیں تا کہ ان پر عمل کیا جا سکے لیکن آپ ﷺ کے پاس جا کر پوچھنے کی جرأت کوئی نہیں کر رہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی (مسند احمد)

۳۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ہ

تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

۴۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ہ

بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں(۱)۔

۱۔۴ یہ جہاد کی ایک انتہائی نیک عمل بتلایا گیا جو اللہ کو بہت محبوب ہے۔

۵۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ ط فَلَمَّا زَاغُوْآ اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ ط وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ہ

اور (یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو حالانکہ تمہیں (بخوبی) معلوم ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں(۱) پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے انکے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۱۔۵ یہ جانتے ہوئے بھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے سچے رسول ہیں، بنی اسرائیل انہیں اپنی زبان سے ایذا پہنچاتے تھے، حتیٰ کہ بعض جسمانی عیوب ان کی طرف منسوب کرتے تھے، حالانکہ وہ

بیماری ان کے اندر نہیں تھی.

۶-ة وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے میری قوم، بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے (۱) پھر جب وہ انکے پاس کھلی دلیلیں لائے تو کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے (۲).

۶-۱ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خوشخبری سنائی چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا ” میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں.

رکوع

۶-۲ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے پیش کردہ معجزت کو جادو سے تعبیر کیا گیا، جس طرح گزشتہ قومیں بھی اپنے پیغمبروں کو اسی طرح کہتی رہیں بعض نے اس سے مراد نبی ﷺ لئے ہیں جیسا کہ کفار مکہ آپ ﷺ کو کہتے تھے.

۷-ة وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے (۱) حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے (۲) اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا.

۷-۱ یعنی اللہ کی اولاد قرار دے، یا جو جانور اس نے حرام قرار نہیں دیئے ان کو حرام باور کرائے.

۷۔۲ جوتمام دینوں میں اشرف اوراعلیٰ ہے،اس لئے جوشخص ایساہو، اس کوکب یہ زیب دیتا ہے یہ وہ کسی پر بھی جھوٹ گھڑے، چہ جائکہ اللہ پر جھوٹ باندھے؟

ۃ۔۸ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ط وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ہ

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورکو اپنے منہ سے بجھادیں (۱) اوراللہ اپنے نورکو کمال تک پہچانے والا ہے (۲) گوکافر برامانیں.

۸۔۱ نور سے مراد قرآن، یا اسلام یا محمد ﷺ ہے، یا دلائل و براہین ہیں " منہ سے بجھادیں " کا مطلب ہے، وہ طعن کی وہ باتیں ہیں جوان کے مونہوں سے نکلتی ہیں.

۸۔۲ یعنی اس کو نفاق میں پھیلانے والا اور دوسرے تمام دینوں پر غالب کرنے والا ہے. دلائل کے لحاظ سے، یا مادی غلبے کے لحاظ سے یادونوں لحاظ سے.

ۃ۔۹ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ہ ع

رکوع ۱

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اورسچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے اورتمام مذاہب پر غالب کردے (۱) اگرچہ مشرکین ناخوش ہوں.

۹۔۱ یہ گذشتہ بات ہی کی تاکید ہے، اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے پھر دہرایا گیا ہے.

ۃ۔۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ہ

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلادوں (۱) جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے.

۱۰۔۱ اس عمل (یعنی ایمان اور جہاد) کو تجارت سے تعبیر کیا، اس لئے کہ اس میں بھی انہیں تجارت کی طرح ہی نفع ہوگا وہ نفع کیا ہے ؟ جنت میں داخلہ اورجہنم سے نجات. اس سے بڑا نفع اورکیا ہوگا.

رکوع ۲

ۃ۔۱۱ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ط

ذٰ لِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡ نَ ہ

اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم میں ہو.

۱۲ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡ بَکُمۡ وَ یُدۡ خِلۡکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَ نۡھٰرُ وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡ زُالۡعَظِیۡمُ ہ

اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے.

۱۳ وَ اُ خۡرٰی تُحِبُّوۡ نَہَا نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتۡحٌ قَرِ یۡبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡ مِنِیۡنَ ہ

اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے،(۱) ایمانداروں کو خوشخبری دے دو(۲).

۱۳۔۱ یعنی جب تم اس کی راہ میں لڑو گے اور اس کے دین کی مدد کرو گے، تو وہ بھی تمہیں فتح و نصرت سے نوازے گا.

۱۳۔۲ جنت کی بھی، مرنے کے بعد اور فتح و نصرت کی بھی، دنیا میں، بشرطیکہ اہل ایمان ایمان کے تقاضے پورے کرتے رہیں.

۱۴ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ لِلۡحَوَارِیّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَۃٌ مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ کَفَرَتۡ طَّآئِفَۃٌ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّ ہِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰھِرِیۡنَ ہ ع رکوع

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں

مددگار رہیں (۱) پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے (۲).

۱۴۔۱ یعنی ہم آپ ﷺ کے اس دین کی دعوت و تبلیغ میں مددگار رہیں جس کی نشر و اشاعت کا حکم اللہ نے آپ ﷺ کو دیا ہے. اسی طرح رسول اللہ ﷺ ایام میں حج میں فرماتے " کون ہے جو مجھے پناہ دے تا کہ میں لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچا سکوں، اس لئے کہ قریش مجھے فریضۂ رسالت ادا نہیں کرنے دیتے " حتیٰ کے آپ ﷺ کی پکار پر مدینے کے اوس اور خزرج نے لبیک کہا، آپ ﷺ کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی اور آپ ﷺ کی مدد کا وعدہ کیا.

۱۴۔۲ یہ یہود تھے جنھوں نے نبوت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا انکار بلکہ ان پر اور ان کی ماں پر بہتان تراشی کی بعض کہتے ہیں کہ یہ اختلاف و تفرق اس وقت ہوا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا. ایک نے کہا عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہی زمین پر ظہور فرمایا تھا، اب وہ پھر آسمان پر چلا گیا، یہ فرقہ یعقوبیہ کہلاتا ہے نسطوریہ فرقے نے کہا وہ اب اللہ کے بیٹے تھے، باپ نے بیٹے کو آسمان پر بلا لیا ہے، تیسرے فرقے نے کہا وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے، یہی فرقہ صحیح تھا.

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ ٦٢ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۱۱) آیات (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝

(ساری چیزیں) جو آسمان اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (جو) بادشاہ نہایت پاک (ہے) غالب و باحکمت ہے.

ۃ۔۲ هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَ

يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَة وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ہ

وہی ہے جس نے خواندہ لوگوں (ا) میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

☆ نبی ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھا کرتے تھے (صحیح مسلم)، تاہم ان کا جمعہ کی رات کو عشا کی نماز میں سورۂ جمعہ اور کافرون کا پڑھنا صحیح روایت سے ثابت نہیں، البتہ ایک ضعیف روایت میں ایسا آتا ہے۔

۲۔ا اُمِّيّٖنَ سے مراد عرب ہیں جن کی اکثریت ان پڑھ تھی۔ ان کے خصوصی ذکر کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی رسالت دوسروں کے لئے نہیں تھی، لیکن چونکہ اولین مخاطب وہ تھے اس لئے اللہ کا ان پر زیادہ احسان تھا۔

۳ۃ وَّ اٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ط وَ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ہ

اور دوسروں کے لئے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں (ا) ملے۔ وہی غالب با حکمت ہے۔

۳۔ا یعنی بَعَثَ فِىۡ اٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ اٰخَرِيۡنَ سے فارس اور دیگر غیر عرب لوگ ہیں جو قیامت تک آپ ﷺ پر ایمان لانے والے ہونگے، بعض کہتے ہیں کہ عرب و عجم کے وہ تمام لوگ ہیں جو عہد صحابہ کرامؓ کے بعد قیامت تک ہوں گے چنانچہ اس میں فارس، روم، بربر، سوڈان، ترک، مغول، کرد، چینی اور اہل ہند وغیرہ سب آجاتے ہیں۔

۴ۃ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ط وَ اللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ہ

یہ اللہ کا فضل ہے (ا) جسے چاہے اپنا فضل دے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

۴۔ا یہ اشارہ نبوت محمدی کی طرف ہوسکتا ہے اور اس پر ایمان لانے والوں کی طرف بھی۔

۵ۃ مَثَلُ الَّذِيۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىةَ ثُمَّ لَمۡ يَحۡمِلُوۡهَا كَمَثَلِ الۡحِمَارِ يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ط

بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝

جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے رکوع ۱
کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو(۱) اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے
اور اللہ (ایسی) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا.

۵۔۱ اَسۡفَارٌ، سَفۡرٌ کی جمع ہے، معنی ہیں بڑی کتاب. کتاب جب پڑھی جاتی ہے تو انسان اس کے معنوں میں سفر کرتا ہے اس لئے کتاب کو سفر کہا جاتا ہے (فتح القدیر) یہ بے عمل یہودیوں کی مثال بیان کی گئی ہے کہ جس طرح گدھے کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی کمر پر جو کتابیں لدی ہیں، ان میں کیا لکھا ہوا ہے.

ۃ۔۶ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ هَادُوۡۤا اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ اَوۡلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝

کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگوں کے سوا(۱) تم موت کی تمنا کرو(۲) اگر تم سچے ہو.

۶۔۱ جیسے وہ کہا کرتے تھے کہ " ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے چہیتے ہیں (المائدہ۔۱۸) اور دعویٰ کرتے تھے کہ " جنت میں صرف وہی جائے گا جو یہودی یا نصرانی ہوگا " (البقرۃ.۱۱۱)

۶۔۲ تاکہ تمہیں وہ اعزاز واکرام حاصل ہو جو تمہارے غرور کے مطابق تمہارے لئے ہونا چاہیئے،

ۃ۔۷ وَلَا يَتَمَنَّوۡنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ۝

یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے ہیں(۱) اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے.

۷۔۱ یعنی کفر ومعاصی اور کتاب الٰہی میں تحریف وتغیر کا جواز ارتکاب یہ کرتے رہے ہیں، ان کے باعث کبھی بھی یہ موت کی آرزو نہیں کریں گے

ۃ۔۸ قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیۡکُمۡ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ
الشَّہَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؏ رکوع ۱

کہہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کئے ہوئے تمام کام بتلا دے گا.

ۃ۔۹ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ
اللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو (ا) یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو.

۹۔ا یہ اذان کس طرح دی جائے، اس کے الفاظ کیا ہوں؟ یہ قرآن میں کہیں نہیں ہے. البتہ حدیث میں ہے جس سے یہ معلوم ہوا کہ حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا ممکن ہے نہ اس پر عمل کرنا ہی. جمعہ کو، جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن اللہ تعالیٰ ہر چیز کی پیدائش سے فارغ ہو گیا تھا، یوں گویا تمام مخلوقات کا اس دن اجتماع ہو گیا، یا نماز کے لئے لوگوں کا اجماع ہوتا ہے اس بنا پر کہتے ہیں (فتح القدیر) فَاسۡعَوۡا کا مطلب یہ نہیں کہ دوڑ کر آؤ، بلکہ یہ ہے کہ اذان کے بعد فوراً کاروبار بند کر کے آ جاؤ.

ۃ۔۱۰ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اذۡ
کُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (ا) اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پا لو.

۱۰۔ا اس سے مراد کاروبار اور تجارت ہے. یعنی نماز جمعہ سے فارغ ہو کر تم اپنے اپنے کاروبار اور دنیا کے مشاغل میں مصروف ہو جاؤ. مقصد اس امر کی وضاحت ہے کہ جمعہ کے دن کاروبار بند رکھنے کی ضرورت نہیں. صرف نماز کے وقت ایسا کرنا ضروری ہے.

ة-۱۱ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَ ا نِۨ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ع

جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آجائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں (۱) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس جو ہے (۲) وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے (۳) اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے (۴)۔

۱۱-۱ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ جمعے کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک قافلہ آ گیا، لوگوں کو پتہ چلا تو خطبہ چھوڑ کر باہر خرید و فروخت کے لئے چلے گئے کہ کہیں سامان فروخت ختم نہ ہو جائے صرف ۱۲ آدمی مسجد میں رہ گئے جس پر یہ آیت نازل ہوئی (صحیح بخاری)۔

۱۱-۲ یعنی اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی اطاعت کی جو جزائے عظیم ہے۔

۱۱-۳ جس کی طرف تم دوڑ کر گئے اور مسجد سے نکل گئے اور خطبہ جمعہ کی سماعت بھی نہیں کی۔

۱۱-۴ پس اسی سے روزی طلب کرو اور اطاعت کے ذریعے سے اسی کی طرف وسیلہ پکڑو۔ اس کی اطاعت اور اس کی طرف رزق حاصل کرنے کا بہت بڑا سبب ہے۔

سُوْرَةُ مُنٰفِقُوْنَ ۶۳ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۱۱) آیات (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ة-۱ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝

تیرے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں (۱) اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں (۲) اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً

جھوٹے ہیں (۳)

۱ـ۱ منافقین سے مراد عبداللہ بن ابی اوراس کے ساتھی ہیں. یہ جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے توقسمیں کھا کھا کر کہتے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں.

۱ـ۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو ویسے ہی زبان سے کہتے ہیں، ان کے دل اس یقین سے خالی ہیں.۔لیکن ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں.

۱ـ۳ اس بات میں کہ وہ دل سے آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں، یعنی دل سے گواہی نہیں دیتے صرف زبان سے دھوکا دینے کے لئے اظہار کرتے ہیں.

ةـ۲ اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اِنَّھُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (۱) پس اللہ کی راہ سے رک گئے (۲) بیشک برا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں.

۲ـ۱ یعنی وہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تمہاری طرح مسلمان ہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں انہوں نے اپنی اس قسم کو ڈھال بنا رکھا ہے.

۲ـ۲ دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ انہوں نے شک وشبہات پیدا کر کے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکا.

ةـ۳ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ ہ

یہ اس سب اسلئے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہوگئے (۱) پس ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے. اب یہ نہیں سمجھتے.

۳ـ۱ اس سے معلوم ہوا کہ منافقین بھی صریح کافر ہیں.

ةـ۴ وَاِذَا رَاَیْتَھُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُھُمْ ط وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِھِمْ ط کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ط یَحْسَبُوْنَ کُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْھِمْ ط ھُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْھُمْ ط قٰتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ہ

جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں (۱) یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں (۲) گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں اور دیوار کے سہارے لگائی ہوئی ہیں ہر سخت آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہی حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں.

۴۔۱ یعنی ان کے حسن و جمال اور رونق و شادابی کی وجہ سے.

۴۔۲ یعنی زبان کی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے.

ۃ۔۵ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ہ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں (۱) اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں (۲).

۵۔۱ یعنی استغفار سے اعراض کرتے ہوئے اپنے سروں کو موڑ لیتے ہیں.

۵۔۲ یعنی کہنے والے کی بات سے منہ موڑ لیں گے یا رسول اللہ ﷺ سے اعراض کر لیں گے.

ۃ۔٦ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ہ

ان کے حق میں آپ کا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں (۱) اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا (۲) بے شک اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا،

٦۔۱ اپنے نفاق پر اصرار اور کفر پر قائم رہنے کی وجہ سے وہ ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں استغفار اور عدم استغفار ان کے حق میں برابر ہے.

٦۔۲ اگر اسی حالت میں نفاق میں مرگئے. ہاں اگر وہ زندگی میں کفر و نفاق سے تائب ہوجائیں تو بات

اور ہے، پھران کی مغفرت ممکن ہے.

ۃ۔۷ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلٰى مَنْ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنفَضُّوا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝

یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جولوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ادھرادھر ہو جائیں اور آسمان و زمین کے خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں (۱) لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں(۱).

۷۔۱ مطلب یہ کہ مہاجرین کا رازق اللہ تعالیٰ ہے اس لئے رزق کے خزانے اسی کے پاس ہیں، وہ جس کو جتنا چاہے دے اور جس سے چاہے روک لے.

۷۔۲ منافق اس حقیقت کو نہیں جانتے، اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ انصار اگر مہاجرین کی طرف دست تعاون دراز نہ کریں تو وہ بھوکے مرجائیں گے.

ۃ۔۸ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ع رکوع

یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینے جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا (۱) سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمانداروں کے لئے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں.

۸۔۱ اس کا کہنے والا رئیس المنافق عبداللہ بن ابی تھا، عزت والے سے اس کی مراد تھی، وہ خود اور اس کے رفقاء اور ذلت والے سے (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ اور مسلمان.

ۃ۔۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَن يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝

اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں (۱) اور جو ایسا

کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں.

۹۔۱ یعنی مال اور اولاد کی محبت تم پر غالب آ جائے کہ تم اللہ کے بتلائے ہوئے احکام و فرائض سے غافل ہو جاؤ.

ۃ۔۱۰ وَ اَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡ لَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ہ

اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو(۱) کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں ہو جاؤں.

۱۰۔۱ خرچ کرنے سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی اور دیگر امور خیر میں خرچ کرنا ہے.

ۃ۔۱۱ وَ لَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ہ ع رکوع ۲

اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے.

سُوۡرَۃُ التَّغَابُنِ ٦۴ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۱۱) آیات (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ لَهُ الۡمُلۡكُ وَ لَهُ الۡحَمۡدُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ہ

(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے(۱) اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے.

۱۔ا یہ دونوں خوبیاں بھی اسی کے ساتھ خاص ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اختیار حاصل ہے تو وہ اسی کا عطا کردہ ہے جو عارضی ہے، کسی کے پاس کچھ حسن و کمال ہے تو اسی مبدأ فیض کی کرم گستری کا نتیجہ ہے، اس لئے اصل تعریف کا مستحق بھی صرف وہی ہے۔

ۃ۔۲ هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ فَمِنۡكُمۡ كَافِرٌ وَّ مِنۡكُمۡ مُّؤۡمِنٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۲﴾

اسی نے تمہیں پیدا کیا سو تم میں سے بعضے تو کافر ہیں اور بعض ایماندار ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔

ۃ۔۳ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ صَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ ۚ وَ اِلَیۡهِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۳﴾

اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا (۱) اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے (۲)۔

۳۔۱ اور وہ عدل و حکمت یہی ہے کہ محسن کو احسان کی اور بدکار کو اس کی بدی کی جزا دے، چنانچہ وہ اس عدل کا مکمل اہتمام قیامت والے دن فرمائے گا۔

۳۔۲ کسی اور کی طرف نہیں، کہ اللہ کے محاسبے اور مؤاخذے سے بچاؤ ہو جائے۔

ۃ۔۴ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ یَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۴﴾

وہ آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم چھپاؤ اور ظاہر کرو وہ (سب کو) جانتا ہے اللہ تو سینوں کی باتوں تک کو جاننے والا ہے (۱)۔

۴۔۱ یعنی اس کا علم کائنات ارضی و سماوی سب پر محیط ہے بلکہ تمہارے سینوں کے رازوں تک سے واقف ہے، اس سے قبل جو وعدے اور وعیدیں بیان ہوئی ہیں، یہ ان کی تاکید ہے۔

ۃ۔۵ اَلَمۡ یَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۫ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۵﴾

کیا تمہارے پاس اس سے پہلے کے کافروں کی خبر نہیں پہنچی؟ جنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا
اور جن کے لئے دردناک عذاب ہے(۱)

۵۔۱ یعنی دنیاوی عذاب کے علاوہ آخرت میں.

۶۔۶ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا
وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ہ

یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان
ہماری رہنمائی کرے گا پس انکار کر دیا(۱) اور منہ پھیر لیا(۲) اور اللہ نے بے نیازی کی (۳) اور اللہ
تو ہے بے نیاز (۴) سب خوبیوں والا.

۶۔۱ چنانچہ اس بنا پر انہوں نے رسولوں کو رسول ماننے سے اور ان پر ایمان لانے سے انکار کر دیا.

۶۔۲ یعنی ان سے اعراض کیا اور جو دعوت وہ پیش کرتے تھے، اس پر انہوں نے غور و تدبر ہی نہیں کیا.

۶۔۳ یعنی ان کے ایمان اور ان کی عبادت سے.

۶۔۴ اس کو کسی کی عبادت سے کیا فائدہ اور اس کی عبادت سے انکار کرنے سے کیا نقصان؟

الثلٰثة
رکوع ۱

۷۔ہ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط
وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ہ

ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کئے جائیں گے آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور
دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بلکہ آسان ہے(۱).

۷۔۱ یہ دوبارہ زندگی، انسانوں کو کتنی ہی مشکل نظر آتی ہو، لیکن اللہ کے لئے بالکل آسان ہے.

۸۔ۃ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ہ

سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کے نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ(۱) اور اللہ

تعالیٰ تمہارے ہر عمل پر باخبر ہے.

۸۔۱ آپ ﷺ کے ساتھ نازل ہونے والا یہ نور قرآن مجید ہے، جس سے گمراہی کی تاریکیاں
چھٹتی ہیں اور ایمان کی روشنی پھیلتی ہے

ۃ۔۹ یَوۡمَ یَجۡمَعُکُمۡ لِیَوۡمِ الۡجَمۡعِ ذٰلِکَ یَوۡمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَیَعۡمَلۡ صَالِحًا
یُّکَفِّرۡ عَنۡہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ
الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۹﴾

جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا(۱) اور جو شخص اللہ پر
ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کردے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا
جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے.

۹۔۱ یعنی ایک گروہ جیت جائے گا اور ایک ہار جائے گا، اہل حق اہل باطن پر،، ایمان والے اہل کفر پر اور اہل
طاعت اہل معصیت پر جیت جائیں گے، سب سے بڑی جیت اہل ایمان کو یہ حاصل ہوگی کہ وہ جنت میں
داخل ہو جائیں گے اور سب سے بڑی ہار جہنمیوں کے حصے آئے گی جو جہنم میں داخل ہونگے.

ۃ۔۱۰ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَ النّٰلہ
بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۰﴾ ع رکوع۔

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی (سب) جہنمی ہیں (جو) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے
، وہ بہت برا ٹھکانا ہے.

ۃ۔۱۱ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ یَہۡدِ قَلۡبَہٗ ؕ وَاللّٰہُ
بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۱﴾

کوئی مصیبت اللہ کے بغیر نہیں پہنچ سکتی (۱) جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ

ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے.

۱۱-۱ یعنی اس کی تقدیر اور مشیت سے ہی اس کا ظہور ہوتا ہے. بعض کہتے ہیں اس کے نزول کا سبب کفار کا یہ قول ہے کہ اگر مسلمان حق پر ہوتے تو دنیا کی مصیبتیں انہیں نہ پہنچتیں (فتح القدیر)

۱۲-ۃ وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ہ

(لوگو) اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو. پس اگر تم اعراض کرو تو ہمارے رسول کے ذمے صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے (۱).

۱۲-۱ یعنی ہمارے رسول کا اس سے کچھ نہیں بگڑے گا، کیونکہ اس کا کام صرف تبلیغ ہے. امام زہری فرماتے ہیں، اللہ کا کام رسول بھیجنا ہے، رسول کا کام تبلیغ اور لوگوں کا کام تسلیم کرنا ہے (فتح القدیر)

۱۳-ۃ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیئے.

۱۴-ۃ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَ اَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ وَاِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ

اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں (۱) پس ان سے ہوشیار رہنا (۲) اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے (۳).

۱۴-۱ یعنی جو تمہیں عمل صالح اور اطاعت الٰہی سے روکیں، سمجھ لو وہ تمہارے خیر خواہ نہیں، دشمن ہیں.

۱۴-۲ یعنی ان کے پیچھے لگنے سے بچو، بلکہ انہیں اپنے پیچھے لگاؤ تاکہ وہ بھی اطاعت الٰہی اختیار کریں، نہ کہ ان کے پیچھے لگ کر اپنی عاقبت خراب کر لو.

۱۴-۳ اس کا سبب نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ مکے میں مسلمان ہونے والے بعض مسلمانوں نے مکہ چھوڑ کر مدینہ آنے کا ارادہ کیا، جیسا کہ اس وقت ہجرت کا حکم نہایت تاکید کے ساتھ دیا گیا تھا. لیکن

ان کے بیوی بچے آڑے آگئے اورانہوں نے انہیں ہجرت نہیں کرنے دی پھر بعد میں جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے تو دیکھا کہ ان سے پہلے آنے والوں نے دین میں بہت زیادہ سمجھ حاصل کر لی تو انہیں اپنے بیوی بچوں پر غصہ آیا، جنھوں نے انہیں ہجرت سے روکا تھا، چنانچہ انہوں نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا.اللہ تعالیٰ نے اس میں انہیں معاف کرنے اور درگزر سے کام لینے کی تلقین فرمائی. رکوع

ۃ۔۱۵ اِنَّمَآ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ؕ وَ اللّٰہُ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝

تمہارے مال اوراولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے(۱)

۱۵۔۱ یعنی اس شخص کے لئے جو مال واولاد کی محبت کے مقابلے میں اللہ کی اطاعت کو ترجیح دیتا ہے اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کرتا ہے.

ۃ۔۱٦ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَ اسۡمَعُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا وَ اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝

پس جہاں تک تم سے ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ(۱) اوراللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لئے بہتر ہے جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے.

۱٦۔۱ یعنی اللہ اور رسول ﷺ کی باتوں کو توجہ اورغور سے سنو اوران پر عمل کرو.اس لئے کہ صرف سن لینا بے فائدہ ہے،جب تک عمل نہ ہو.

ۃ۔۱۷ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۝

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے)(۱) تو وہ اسے بڑھاتا جائے گا اورتمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا(۲) اللہ بڑا قدردان اور بڑا بردبار ہے(۳).

۱۷۔۱ یعنی اخلاص نیت اورطیب نفس کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے.

۱۷۔۲ یعنی کئی کئی گنا بڑھانے کے ساتھ وہ تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا.

۱۷-۳ وہ اپنے اطاعت گزاروں کو اجر وثواب سے نوازتا ہے اور گناہ گاروں کی فوری باز پرس نہیں فرماتا.

۱۸-ۃ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؏ رکوع ۲

وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے زبردست حکمت والا (ہے).

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ ۶۵ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۱۲) آیات (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱-ۃ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝

اے نبی!ا(اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو(۱) تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو(۲) اور عدت کا حساب رکھو(۳) اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھر سے نکالو(۴) اور نہ وہ (خود) نکلیں(۵) ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں (۶) یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے(۷)

۱-۱ نبی ﷺ سے خطاب آپ کے شرف ومرتب کی وجہ سے ہے، ورنہ حکم تو امت کو دیا جا رہا ہے. یا آپ ہی کو بطور خاص خطاب ہے. طَلَّقْتُمْ کا مطلب ہے جب طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لو.

۱-۲ اس میں طلاق دینے کا طریقہ اور وقت بتلایا ہے (عدت کے آغاز میں طلاق دو یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس سے ہم بستری کے بغیر طلاق دو.

۱۔۳ یعنی اس کی ابتدا اور انتہا کا خیال رکھو، تا کہ عورت اس کے بعد نکاح ثانی کر سکے، یا اگر تم ہی رجوع کرنا چاہو، (پہلی اور دوسری طلاق کی صورت میں) تو عدت کے اندر رجوع کر سکو.

۱۔۴ یعنی طلاق دیتے ہی عورت کو اپنے گھر مت نکالو، بلکہ عدت تک اسے گھر ہی میں رہنے دو اور اس وقت تک رہائش اور نان ونطفہ تمہاری ذمہ داری ہے.

۱۔۵ یعنی عدت کے دوران خود عورت بھی گھر سے باہر نہ نکلنے سے احتراز کرے.

۱۔۶ یعنی بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھے یا بس زبانی اور بداخلاقی کا مظاہرہ کرے جس سے گھر والوں کو تکلیف ہو. دونوں صورتوں میں اس کا اخراج جائز ہوگا.

۱۔۷ یعنی مرد کے دل میں مطلقہ عورت کی رغبت پیدا کر دے اور وہ رجوع کرنے پر آمادہ ہو جائے جیسا کہ پہلی دوسری طلاق کے بعد خاوند کو عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق حاصل ہے.

ۃ۔۲ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَّاَشۡهِدُوۡا ذَوَىۡ عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ وَاَقِيۡمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰ لِكُمۡ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۙ

پس جب یہ عورتیں اپنی عدت کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو (۱) اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کر لو (۲) اور اللہ کی رضامندی کے لئے ٹھیک ٹھیک گواہی دو (۳) یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے (۴)

۲۔۱ مطلقہ مدخولہ کی عدت تین حیض ہے. اگر رجوع کرنا مقصود ہو تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے رجوع کر لو. بصورت دیگر انہیں معروف کے مطابق اپنے سے جدا کر دو.

۲۔۲ اس رجعت اور بعض کے نزدیک طلاق پر گواہ کرلو۔ یہ امر وجوب کے لئے نہیں، استحباب کے لئے ہے، یعنی گواہ بنالینا بہتر ہے تاہم ضروری نہیں.

۲۔۳ یہ تاکید گواہوں کو ہے کہ وہ کسی کی رو رعایت اور لالچ کے بغیر صحیح صحیح گواہی دیں.

۲۔۴ یعنی شدائد اور آزمائشوں سے نکلنے کی سبیل پیدا فرما دیتا ہے

ۃ۔۳ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ہ

اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا. اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا (۱) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے (۲).

۳۔۱ یعنی وہ جو چاہے. اسے کوئی روکنے والا نہیں.

۳۔۲ تنگیوں کے لئے بھی اور آسانیوں کے لئے بھی. یہ دونوں اپنے وقت پر انتہا پذیر ہو جاتے ہیں. بعض نے اس سے حیض اور عدت مراد لی ہے.

ۃ۔۴ وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ط وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ہ

تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہوگئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع نہ ہوا ہو (۱) اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے (۲) اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا.

۴۔۱ یہ ان کی عدت ہے جن کا حیض عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا ہو، یا جنہیں حیض آنا شروع

ہی نہ ہوا ہو.

۴-۲ مطلقہ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے، چاہے دوسرے روز ہی وضع حمل ہو جائے، ہر حاملہ عورت کی عدت یہی ہے چاہے وہ مطلقہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہو گیا ہو. احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے (صحیح بخاری)

۵۔ ذٰلِكَ اَمۡرُ اللّٰهِ اَنۡزَلَهٗۤ اِلَيۡكُمۡ ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعۡظِمۡ لَهٗۤ اَجۡرًا ۝ رکوع ۱

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا.

۶۔ اَسۡكِنُوۡهُنَّ مِنۡ حَيۡثُ سَكَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِكُمۡ وَلَا تُضَآرُّوۡهُنَّ لِتُضَيِّقُوۡا عَلَيۡهِنَّ‌ ؕ وَاِنۡ كُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَيۡهِنَّ حَتّٰى يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ‌ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَكُمۡ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ‌ ۚ وَاۡتَمِرُوۡا بَيۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ‌ ۚ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ اُخۡرٰى ؕ ۝

تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچاؤ (۱) اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہو لے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر (۲) اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو (۳) اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی.

۶-۱ یعنی نان نفقہ میں یا رہائش میں اسے تنگ اور بے آبرو کرنا تا کہ وہ گھر چھوڑ جائے. عدت کے دوران ایسا رویہ اختیار نہ کیا جائے. بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے عدت ہو جانے کے قریب ہو تو رجوع کر لے اور بار بار ایسا کرے، جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں کیا جاتا تھا.

۶-۲ یعنی مطلقہ خواہ بائنہ ہی کیوں نہ ہو، اگر حاملہ ہے تو اس کا نفقہ و رہائش ضروری ہے، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے.

۶۔۳ یعنی طلاق دینے کے بعد اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائے تو اس کی اجرت تمہارے ذمے ہے.

۶۔۴ یعنی باہم مشورے سے اجرت اور دیگر معاملات طے کر لئے جائیں. مثلاً بچے کا باپ حثیت کے
مطابق اجرت دے اور ماں، باپ کی حثیت کے مطابق اجرت طلب کرے، وغیرہ.

ۃ۔۷ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰهُ اللّٰهُ ؕ لَا
يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ ع رکوع ۱
کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیئے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیئے کہ جو
کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا
مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی کر دے گا.

ۃ۔۸ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّ
عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝

اور بہت سی بستی والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت
حساب کیا اور انہیں عذاب دیا ان دیکھا (سخت) عذاب.

ۃ۔۹ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝

پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی ہوا. رکوع ۲

ۃ۔۱۰ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ قَدْ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝

ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو. یقیناً
اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاردی ہے.

ۃ۔۱۱ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ

الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝

(یعنی) رسول (۱) جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے (۲) اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔

۱۱۔۱ رسول، ذکر سے بدل ہے، بطور مبالغہ رسول کو ذکر سے تعبیر فرمایا، جیسے کہتے ہیں، وہ مجسم عدل ہے۔ یا ذکر سے مراد قرآن ہے اور رسولاً سے پہلے اَرْسَلْنَا محذوف ہے یعنی ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور رسول کو ارسال کیا۔

۱۱۔۲ یہ رسول کا منصب اور فریضہ بیان کیا گیا کہ وہ قرآن کے ذریعے سے لوگوں کو اخلاقی پستیوں سے شرک وضلالت کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان وعمل صالح کی روشنی کی طرف لاتا ہے۔ رسول سے یہاں مراد الرسول یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۱۲ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ط يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ ع رکوع

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان اور اسی کے مثل زمینیں بھی۔ اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے (۱) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے (۲)۔

۱۲۔۱ یعنی جس طرح ہر آسمان پر اللہ کا حکم نافذ اور غالب ہے، اسی طرح ہر زمین پر اس کا حکم چلتا ہے، آسمانوں کی طرح ساتوں زمین کی بھی وہ تدبیر فرماتا ہے۔

۱۲۔۲ پس اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں، چاہے وہ کیسی ہی ہو۔

سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ ٦٦ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۱۲) آیات (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ

اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے.

۱۔۱ نبی ﷺ نے جس چیز کو اپنے لئے حرام کر لیا تھا، وہ کیا تھی؟ جس پر اللہ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا .اس سلسلے میں ایک تو وہ مشہور واقعہ ہے جو صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں نقل ہوا ہے کہ آپ ﷺ حضرت زینب بنت جحش ؓ کے پاس کچھ دیر ٹھہرتے اور وہاں شہد پیتے، حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں نے وہاں معمول سے زیادہ دیر تک آپ کو ٹھہرنے سے روکنے کے لئے یہ سکیم تیار کی کہ ان میں سے جس کے پاس بھی آپ ﷺ تشریف لائیں تو وہ ان سے کہے کہ اللہ کے رسول! آپ ﷺ کے منہ سے مغافیر (ایک قسم کا پھول جس میں گوشت مچھلی کی سی بو ہوتی ہے) کی بو آ رہی ہے. چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے فرمایا، میں نے تو زینب ؓ کے گھر صرف شہد پیا ہے. اب میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ نہیں پیوں گا، لیکن یہ بات تم کسی کو مت بتلانا (صحیح بخاری)

ۃ۔۲ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ وَاللّٰہُ مَوْلٰکُمْ ط وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ہ

تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے (۱) اور اللہ تمہارا کارساز ہے وہی (پورے) علم والا، حکمت والا ہے.

۲۔۱ یعنی کفارہ ادا کر کے اس کام کو کرنے کی، جس نہ کرنے کی قسم کھائی ہو، اجازت دے دی، قسم

کا یہ کفارہ سورۃ مائدۃ۔۸۹ میں بیان کیا گیا ہے ۔چنانچہ نبی ﷺ نے بھی کفارہ ادا کیا (فتح القدیر)
اس امر میں علما کے مابین اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے تو اس کا یہ حکم ہے؟
جمہور علما کے نزدیک بیوی کے علاوہ کسی چیز کو حرام کرنے سے وہ چیز حرام ہوگی اور نہ اس پر کفارہ ہے، اگر بیوی کو
اپنے اوپر حرام کرے گا تو اس سے اس کا مقصد اگر طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی اور اگر طلاق کی نیت نہیں
ہے تو راجح قلو کے مطابق یہ قسم ہے، اس کے لئے کفارہ کی ادائیگی ضروری ہے (ایسر التفاسیر).

۳۔ۃ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

اور یاد کرو کہ جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی (۱) پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی (۲) اور اللہ نے اپنے نبی پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے (۳) پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی (۴) کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلایا ہے (۵).

۳۔۱ وہ پوشیدہ بات شہد کو یا ماریہؓ کو حرام کرنے والی بات تھی جو آپ ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے کی تھی.

۳۔۲ یعنی حفصہؓ نے وہ بات حضرت عائشہؓ کو جا کر بتلا دی.

۳۔۳ یعنی حفصہؓ کو بتلا دیا کہ تم نے میرا راز فاش کر دیا ہے .تاہم اپنی تکریم وعظمت کے پیش نظر ساری بات بتانے سے اعراض فرمایا.

۳۔۴ جب نبی ﷺ نے حفصہؓ کو بتلایا کہ تم نے میرا راز ظاہر کر دیا ہے تو وہ حیران ہوئیں کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کے علاوہ کسی کو یہ بات نہیں بتلائی تھی اور عائشہؓ سے انہیں یہ توقع

نہیں تھی کہ وہ آپ کو بتلا دیں گی، کیونکہ وہ شریک معاملہ تھیں.

۳۔۵ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے علاوہ بھی آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تھا.

ة۔۴ اِنۡ تَتُوۡبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدۡ صَغَتۡ قُلُوۡبُکُمَا وَ اِنۡ تَظٰھَرَا عَلَیۡہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوۡلٰہُ وَ جِبۡرِیۡلُ وَ صَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ بَعۡدَ ذٰلِکَ ظَھِیۡرٌ ہ

(اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں(۱) اوراگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کروگی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک ایماندار اوران کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں(۲)

۴۔۱ یعنی حق سے ہٹ گئے ہیں اور وہ ہے ان کا ایسی چیز پسند کرنا جو نبی ﷺ کے لئے ناگوار تھی (فتح القدیر)

۴۔۲ یعنی نبی ﷺ کے مقابلے میں تم جتھہ بندی کروگی تو نبی کا کچھ نہیں بگاڑ سکوگی، اس لئے کہ نبی کا مددگار تو اللہ بھی ہے اور مومنین اور ملائکہ بھی.

ة۔۵ عَسٰی رَبُّہٗۤ اِنۡ طَلَّقَکُنَّ اَنۡ یُّبۡدِلَہٗۤ اَزۡوَاجًا خَیۡرًا مِّنۡکُنَّ مُسۡلِمٰتٍ مُّؤۡمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبۡکَارًا ہ

اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب! تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنائت فرمائے گا جو اسلام والیاں توبہ کرنے والیاں، عبادت بجالانے والیاں روزے رکھنے والیاں ہوں گی بیوہ اور کنواریاں.

ة۔۶ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ اَھۡلِیۡکُمۡ نَارًا وَّ قُوۡدُھَا النَّاسُ وَ الۡحِجَارَۃُ عَلَیۡھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ہ

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں.

ة۔۷ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَا تَعۡتَذِرُوا الۡیَوۡمَ ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ہ ع

اے کافرو! آج تم عذر وبہانہ مت کرو. تمہیں صرف تمہارے کرتوت کا بدلہ دیا جارہا ہے.

ة۔۸ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا ؕ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ یُدۡخِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیۡنَ

اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہ

اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو(۱) قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما(۲) اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۸۔۱ خالص توبہ یہ ہے کہ، ۱۔جس گناہ سے توبہ کررہا ہے، اسے ترک کردے ۲۔ اس پر اللہ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرے، ۳۔آئندہ اسے نہ کرنے کا عزم رکھے، ۴۔ اگر اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو جس کا حق غصب کیا ہے اس کا ازالہ کرے، جس کے ساتھ زیادتی کی ہے اس سے معافی مانگے، محض زبان سے توبہ توبہ کرلینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

۸۔۲ یہ دعا اہل ایمان اس وقت کریں جب منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا، جیسا سورۂ حدید میں تفصیل گزری، اہل ایمان کہیں گے، جنت داخل ہونے تک ہمارے اس نور کو باقی رکھ اور اس کا اتمام فرما۔

ۃ۔۹ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ہ

اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو(۲) اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

۹۔۱ کفار کے ساتھ جہاد، وقتال کے ساتھ اور منافقین سے، ان پر حدود الٰہی قائم کرکے، جب وہ ایسے کام کریں جو حد سے تجاوز کریں۔

ۃ۔۱۰ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ہ

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں

میں دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے (۱) اور حکم دیا گیا (اے عورتو) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ،

۱۰۔۱ یعنی نوح اور لوط علیہما السلام دونوں، باوجود اس بات کے کہ وہ اللہ کے پیغمبر تھے، جو اللہ کے مقرب ترین بندوں میں سے ہوتے ہیں، اپنی بیویوں کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکے۔

ۃ۔۱۱ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی (۱) جبکہ اس نے دعا کی اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔

۱۱۔۱ شدائد میں صبر کے لئے۔ نیز یہ بتلانے کے لئے کہ کفر کی صولت وشوکت، ایمان والوں کا کچھ نہیں
بگاڑ سکتی، جیسے فرعون کی بیوی ہے جو اپنے وقت کے سب سے بڑے کافر کے تحت تھی لیکن وہ اپنی رکوع ۲
بیوی کو ایمان سے نہیں روک سکا۔

ۃ۔۱۲ وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ
بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ ع رکوع ۲

اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی (۱) جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں تھی۔

۱۲۔۱ حضرت مریم علیہا السلام کے ذکر سے مقصود یہ بیان کرنا ہے کہ باوجود اس بات کے کہ وہ ایک بگڑی ہوئی قوم کے درمیان رہتی تھی، لیکن اللہ نے انہیں دنیا و آخرت میں شرف وکرامت سے سرفراز فرمایا اور تمام جہان کی عورتوں پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ ۲۹

ملک	قلم	حاقۃ	مارج	نوح	جن	مزمل	مدثر	قیامت	دھر	مرسلت
۵۱۵	۵۲۲	۵۳۱	۵۳۸	۵۴۳	۵۴۹	۵۵٦	۵٦۰	۵٦۸	۵۷۴	۵۸۰

سُوۡرَةُ المُلۡكِ ٦٧ یہ سورت مکی ہے اس میں (۳۰) آیات (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ-۱ تَبٰرَكَ الَّذِىۡ بِيَدِهِ الۡمُلۡكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرُۙ ه

بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے (۱) اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے.

۱-۱ اسی کے ہاتھ میں بادشاہی ہے '' یعنی ہر طرح کی قدرت اور غلبہ اسی کو حاصل ہے، وہ کائنات میں جس طرح کا تصرف کرے، کوئی اسے روک نہیں سکتا، وہ شاہ کو گدا اور گدا کو شاہ بنا دے، امیر کو غریب اور غریب کو امیر کر دے. کوئی اس کی حکمت ومشیت میں دخل نہیں دے سکتا.

ۃ-۲ الَّذِىۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُ ه

جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے.

ۃ-۳ الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِىۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ هَلۡ تَرٰى مِنۡ فُطُوۡرٍ ه

جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے. (تو اسے دیکھنے والے) اللہ رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا (۱) دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آ رہا ہے (۲).

۳۔۱ یعنی کوئی نقص، کوئی کجی اور کوئی خلل، بلکہ بالکل سیدھے اور برابر ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان سب کا پیدا کرنے والا صرف ایک ہی ہے متعدد نہیں.

۳۔۲ بعض دفعہ دوبارہ دیکھنے سے کوئی نقص اور عیب نکل آتا ہے. اللہ تعالیٰ دعوت دے رہا ہے کہ بار بار دیکھو کہ کیا تمہیں کوئی شگاف تو نظر نہیں آتا.

ۃ۔۴ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ ہ

پھر دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (وعاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی.(۱)

۴۔۱ یہ مزید تاکید ہے کہ جس سے مقصد اپنی عظیم قدرت اور وحدنیت کو واضح تر کرنا ہے.

ۃ۔۵ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ہ

بیشک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطان کے مارنے کا ذریعہ(۱) بنا دیا اور شیطانوں کے لئے ہم نے (دوزخ جلانے والا) عذاب تیار کر دیا.

۵۔۱ یہاں ستاروں کے دو مقصد بیان کئے گئے ہیں کہ شیطان آسمانوں کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ شرارہ بن کر ان پر گرتے ہیں. تیسرا مقصد ان کا یہ ہے جسے دوسرے مقامات پر بیان فرمایا گیا ہے کہ ان سے بر و بحر میں راستوں کی نشاندہی ہوتی ہے.

ۃ۔۶ وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ہ

اور اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے.

ۃ۔۷ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ ہ

جب اس میں یہ ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑے زور سے آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی(۱).

۷۔۱ شَهِيْقٌ اس اواز کو کہتے ہیں جو گدھا پہلی مرتبہ نکالتا ہے، یہ قبیح ترین آواز ہوتی ہے. جہنم بھی گدھے کی

طرح چیخ اور چلا رہی اور آگ پر رکھی ہوئی ہانڈی کی طرح جوش مار رہی ہوگی.

ۃ۔۸ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ہ

قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ جائے جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا (۱)

۸۔۱ جس کی وجہ سے تمہیں آج جہنم کے عذاب کا مزہ چکھنا پڑا ہے.

ۃ۔۹ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ كَبِيرٍ ہ

وہ جواب دیں گے کہ بیشک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا تم بہت بڑی گمراہی میں ہو (۱)

۹۔۱ یعنی ہم نے پیغمبروں کی تصدیق کرنے کی بجائے انہیں جھٹلایا، آسمانی کتابوں کا ہی سرے سے انکار کردیا حتیٰ کہ اللہ کے پیغمبروں کو ہم نے کہا کہ تم بڑی گمراہی میں مبتلا ہو.

ۃ۔۱۰ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيٓ أَصْحَٰبِ السَّعِيرِ ہ

اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے (۱).

۱۰۔۱ یعنی غور اور توجہ سے سنتے اور ان کی باتوں اور نصیحتوں کو آویزۂ گوش بنا لیتے، اسی طرح اللہ کی دی ہوئی عقل سے بھی سوچنے سمجھنے کا کام لیتے تو آج ہم دوزخ والوں میں شامل نہ ہوتے.

ۃ۔۱۱ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَٰبِ السَّعِيرِ ہ

پس انہوں نے اپنے جرم کا اقبال کرلیا (۱) اب یہ دوزخی دفع ہوں (دور ہوں (۲).

۱۱۔۱ جس کی بنا پر مستحق عذآب قرار پائے اور وہ ہے کفر اور انبیا علیہم السلام کی تکذیب.

۱۱۔۲ یعنی اب ان کے لئے اللہ اور اس کی رحمت سے دوری ہی دوری ہے.

ۃ۔١٢ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ہ

بے شک جولوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے.

ۃ۔١٣ وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَکُمۡ اَوِاجۡهَرُوۡا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ہ

تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو(ا) وہ تو سینوں کی پوشیدگی کو بھی بخوبی جانتا ہے

١٣۔ا یہ پھر کافروں سے خطاب ہے. مطلب ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں چھپ کر باتیں کرو یا علانیہ، سب اللہ کے علم میں ہے، اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں.

ۃ۔١٤ اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ہ ع

کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا(ا) پھر وہ باریک بین اور باخبر ہو.

١٤۔ا یعنی سینوں اور دلوں اور ان میں پیدا ہونے والے خیالات، سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے، تو کیا وہ اپنی مخلوق سے بے علم رہ سکتا ہے.

ۃ۔١٥ هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ ؕ وَاِلَیۡهِ النُّشُوۡرُ ہ

وہ ذات جس نے تمہارے لئے زمین کو پست و مطیع کر دیا تا کہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ (پیو)(ا) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑے ہونا ہے.

١٥۔ا یعنی زمین کی پیداوار سے کھاؤ پیو.

ۃ۔١٦ ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوۡرُ ہ

کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمان والا تمہیں زمین میں نہ دھنسا دے اور اچانک زمین لرزنے لگے(ا)

۱۶۔۱ یہ کافروں کو ڈرایا جا رہا ہے کہ آسمانوں والی ذات جب چاہے تمہیں زمین میں دھنسا دے۔ یعنی وہی زمین جو تمہاری قرار گاہ ہے اور تمہاری روزی کا مخزن ومنبع ہے، اللہ تعالٰی اسی زمین کو، جو نہایت پر سکون ہے، حرکت، جنبش میں لا کر تمہاری ہلاکت کا باعث بنا سکتا ہے۔

۱۷۔ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ۝

یا کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تم پر پتھر برسائے پھر تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا (۱)

۱۷۔۱ لیکن اس وقت یہ علم، بے فائدہ ہوگا۔

۱۸۔ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۝

اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ان پر میرا عذاب کیسا ہوا؟

۱۹۔ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ۝

کیا یہ اپنے پر کھولے ہوئے اور (کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے (اڑنے والے) پرندوں کو نہیں دیکھتے (۱) انہیں (اللہ) ہی (ہوا فضا) میں تھامے ہوئے ہے (۲) بیشک ہر چیز اس کی نگاہ میں ہے۔

۱۹۔۱ پرندہ جب ہوا میں اڑتا ہے تو وہ پر پھیلاتا ہے اور کبھی دوران پرواز پروں کو سمیٹ لیتا ہے۔ یہ پھیلانا، صَفٌّ اور سمیٹ لینا قَبْضٌ ہے۔

۱۹۔۲ یعنی دوران پرواز ان پرندوں کو تھامے رکھنے والا کون ہے، جو انہیں زمین پر گرنے نہیں دیتا؟ یہ اللہ رحمان ہی کی قدرت کا ایک نمونہ ہے۔

۲۰۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۝

سوائے اللہ کے تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے کافر تو سرا سر دھو کے میں ہیں (۱)

۲۰۔۱ جس میں انہیں شیطان نے مبتلا کر رکھا ہے.

ۃ۔۲۱ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ہ

اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی روک لے تو بتاؤ کون ہے جو پھر تمہیں روزی دے گا (۱) بلکہ (کافر) تو سرکشی اور بدکنے پر اڑ گئے ہیں.

۲۱۔۱ یعنی اللہ بارش نہ برسائے، یا زمین ہی کو پیداوار سے روک دے یا تیار شدہ فصلوں کو تباہ کر دے، جیسا کہ بعض بعض دفعہ وہ ایسا کرتا ہے، جس کی وجہ سے تمہاری خوراک کا سلسلہ موقوف ہو جائے، اگر اللہ تعالیٰ ایسا کر دے تو کیا کوئی اور ہے جو اللہ کی مشیت کے برعکس تمہیں روزی مہیا کر دے؟

ۃ۲۲ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ہ

اچھا وہ شخص زیادہ ہدایت والا ہے جو اپنے سر کے بل اوندھا ہو کر چلے یا وہ جو سیدھا (پیروں کے بل) راہ راست پر چلا ہو.

ۃ۔۲۳ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ط قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ہ

کہہ دیجئے کہ وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا (۱) اور تمہارے کان آنکھیں اور اور دل بنائے تم بہت ہی کم شکر گذاری کرتے ہو (۲).

۲۳۔۱ یعنی پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے.

۲۳۔۲ یعنی شُکْرًا قَلِیْلًا یا زَمَنًا قَلِیْلًا یا قلت شکر سے مراد ان کی طرف سے شکر کا عدم وجود. ہے.

ۃ۔۲۴ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ہ

کہہ دیجئے! کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور اس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے.

ۃ۔۲۵ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ہ

(کافر) پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ظاہر ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ)؟ (۱)

۲۵۔۱ یہ کافر بطور مذاق قیامت کو دور دراز کی باتیں سمجھتے ہوئے کہتے ہیں

۲٦ قُلۡ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے میں تو صرف کھلے طور پر آگاہ کر دینے والا ہوں (۱)

۲٦۔۱ یعنی میرا کام تو صرف انجام سے ڈرانا ہے جو میری تکذیب کی وجہ تمہارا ہوگا، دوسرے لفظوں میرا کام انداز ہے، غیب کی خبریں بتانا نہیں۔

۲۷ فَلَمَّا رَاَوۡهُ زُلۡفَةً سِيۡٓــئَتۡ وُجُوۡهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَقِيۡلَ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَدَّعُوۡنَ ۝

جب یہ لوگ اس وعدے کو قریب تر پالیں گے اس وقت ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے (۱) اور کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے جسے تم طلب کرتے تھے۔

۲۷۔۱ یعنی ذلت اور ہولناکی اور دہشت سے ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہونگی۔ جس کو دوسرے مقام پر چہروں کے سیاہ ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۲۸ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَهۡلَـكَنِىَ اللّٰهُ وَمَنۡ مَّعِىَ اَوۡ رَحِمَنَا ۙ فَمَنۡ يُّجِيۡرُ الۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝

آپ کہہ دیجئے! اچھا اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے (صورت یہ تو بتاؤ) کہ کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔

۲۹ قُلۡ هُوَ الرَّحۡمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيۡهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ وہی رحمٰن ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لا چکے (۱) اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے (۲) تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون ہے۔

۲۹۔۱ یعنی وحدنیت پر، اسی لئے اس کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔

۲۹۔۲ کسی اور پر نہیں۔ ہم اپنے تمام معاملات اسی کے سپرد کرتے ہیں، کسی اور کے نہیں جیسے مشرک کرتے ہیں۔

ق-۳۰ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ ع رکوع ۲

آپ کہہ دیجئے! کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے (پینے کا) پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لئے نتھرا ہوا پانی لائے؟ (۱).

۳۰-۱ غَوْرً کے معنی ہیں خشک ہوجانا یا اتنی گہرائی میں چلا جانا کہ وہاں سے پانی نکالنا ناممکن ہو۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ پانی خشک فرما دے کہ اس کا وجود ہی ختم ہوجائے یا اتنی گہرائی میں کر دے کہ ساری مشینیں پانی نکالنے میں ناکام ہوجائیں تو بتلاؤ! پھر کون ہے جو تمہیں جاری، صاف اور نتھرا ہوا پانی مہیا کر دے؟ یعنی کوئی نہیں ہے کہ تمہیں پانی سے محروم نہیں فرماتا.

سُوْرَةُ الْقَلَمِ ۶۸ یہ سورت مکی ہے اس میں (۵۲) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے.

ق-۱ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ ن، قسم ہے قلم کی اور (۱) اس کی جو کچھ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں.

۱-۲ قلم کی قسم کھائی، جس کی اس لحاظ سے ایک اہمیت ہے کہ اس کے ذریعے سے کھول کر بیان لکھا جاتا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ خاص قلم ہے جسے اللہ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اسکو تقدیر لکھنے کا حکم دیا. چنانچہ اس نے ابد تک ہونے والی ساری چیزیں لکھ دیں (سنن ترمذی)

ق-۲ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے (۱)

۲-۱ یہ جواب قسم ہے، جس میں کفار کے قول کا رد ہے، وہ آپ کو مجنون (دیوانہ) کہتے تھے.

ق-۳ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ اور بے شک تیرے لئے بے انتہا اجر ہے (۱).

۳-۱ فریضۂ نبوت کی ادائیگی میں جتنی زیادہ تکلیفیں برداشت کیں اور دشمنوں کی باتیں سنی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ختم ہونے والا اجر ہے.

ق۔۴ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ہ اور بیشک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے.

ق۔۵ فَسَتُبۡصِرُ وَ يُبۡصِرُوۡنَ ہ پس اب تو بھی دیکھ لے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے.

ق۔۶ بِاَ يِّكُمُ الۡمَفۡتُوۡ نُ ہ کہ تم میں سے کون فتنہ میں پڑا ہوا ہے.

ق۔۷ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِا لۡمُهۡتَدِ يۡنَ ہ

بیشک تیرارب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتا ہے، اور وہ راہ یافتہ کولوگوں کو بھی بخوبی جانتا ہے.

ق۔۸ فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّ بِيۡنَ ہ پس تو جھٹلانے والوں کو نہ مان (ا)

۸۔ا اطاعت سے مراد یہاں وہ مدارات ہے جس کا اظہار انسان نے اپنے ضمیر کے خلاف کرتا ہے.

یعنی مشرکوں کی طرف جھکنے اوران کی خاطر مدارت کی ضرورت نہیں.

ق۔۹ وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡ هِنُ فَيُدۡ هِنُوۡ نَ ہ

وہ چاہتے ہیں تو ذراڈھیلاتو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں (ا)

۹۔ا وہ چاہتے ہیں کہ تو ان کے معبودوں کے بارے میں نرم رویہ اختیار کرے تو وہ بھی تیرے بارے میں نرم رویہ اختیار کریں باطل پرست اپنی باطل پرستی کو چھوڑنے میں ڈھیلے ہو جائیں گے.اس لئے حق میں خوشامد،حکمت،تبلیغ اور کارنبوت کے لئے سخت نقصان دہ ہے

ق۔۱۰ وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ہ اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کہنا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا.

ق۔۱۱ هَمَّا زٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيۡمٍ ہ بے وقار،کمینہ،عیب گو، چغل خور.

ق۔۱۲ مَّنَّا عٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَ ثِيۡمٍ ہ بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا گنہگار.

ق۔۱۳ عُتُلٍّ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَ نِيۡمٍ ہ گردن کش پھر ساتھ ہی بے نسب ہو(ا)

۱۳۔ا یہ ان کافروں کی اخلاقی پستیوں کا ذکر ہے جن کی خاطر پیغمبر کو خوش آمد کرنے سے روکا جارہا ہے.

ق۔۱۴ اَنۡ كَا نَ ذَا مَا لٍ وَّ بَنِيۡنَ ؕ ہ اس کی سرکشی صرف اس لئے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے(ا)

۱۴۔۱ یعنی مذکورہ اخلاقی قباحتوں کا ارتکاب اس لئے کرتا ہے کہ اللہ نے اسے مال اور اولاد کی نعمتوں سے نوازا ہے یعنی وہ شکر کی بجائے کفران نعمت کرتا ہے، یعنی جس شخص کے اندر یہ خرابیاں ہوں، اس کی بات صرف اس لئے مان لی جائے کہ وہ مال اور اولاد رکھتا ہے۔

ۃ۔۱۵ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ہ

جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے یہ تو اگلوں کے قصے ہیں۔

ۃ۔۱۶ سَنَسِمُهٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ہ ہم بھی اس کی سونڈ (ناک) پر داغ دیں گے (۱)

۱۶۔۱ بعض کے نزدیک اس کا تعلق دنیا سے ہے، مثلاً کہا جاتا ہے کہ جنگ بدر میں ان کفروں کے ناکوں کو تلواروں کا نشانہ بنایا گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ قیامت والے دن جہنمیوں کی علامت ہوگی کہ ان کے ناکوں کو داغ دیا جائے گا یا اس کا مطلب چہروں کی سیاہی ہے۔ جیسا کہ کافروں کے چہرے اس دن سیاہ ہونگے۔ بعض کہتے ہیں کہ کافروں کا یہ حشر دنیا اور آخرت دونوں جگہ ممکن ہے۔

ۃ۔۱۷ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ہ

بیشک ہم نے انہیں اسی طرح آزما لیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو (۱) آزمایا تھا جبکہ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتار لیں گے۔

۱۷۔۱ باغ والوں کا قصہ عربوں میں مشہور تھا۔ یہ باغ (یمن) سے دو فرسخ کے فاصلے پر تھا اس کا مالک اس کی پیداوار غربا و مساکین پر بھی خرچ کرتا تھا، لیکن اس کے مرنے کے بعد جب اس کی اولاد اس کی وارث بنی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے تو اپنے اخراجات بمشکل پورے ہوتے ہیں، ہم اس کی آمدنی میں سے مساکین اور سائلین کو کس طرح دیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس باغ کو تباہ کر دیا، کہتے ہیں یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے تھوڑے عرصے بعد پیش آیا (فتح القدیر) یہ ساری تفصیل تفسیری روایات کی ہے۔

ة۔۱۸ وَ لَا يَسْتَثْنُوْ نَ ہ اورانشاءاللہ نہ کہا.

ة۔۱۹ فَطَا فَ عَلَيهَا طَآ ئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ نَآ ئِمُوْ نَ ہ

پس اس پر تیرے رب کی جانب سے ایک بلا چاروں طرف گھوم گئی اور یہ سو رہے تھے(۱)

۱۹۔۱ بعض کہتے ہیں، رات و رات اسے آگ لگ گئی، بعض کہتے ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے آ کر اسے تہس نہس کر دیا.

ة۔۲۰ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ہ پس وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی (۱)

۲۰۔۱ یعنی جس طرح کھیتی کٹنے کے بعد خشک ہو جاتی ہے، اس طرح سارا باغ اجڑ گیا، بعض نے ترجمہ یہ کیا ہے، سیاہ رات کی طرح ہو گیا، یعنی جل کر.

ة۔۲۱ فَتَنَا دَ وْ ا مُصْبِحِيْنَ ہ اب صبح ہوتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کو آوازیں دیں.

ة۲۲ اَنِ اغْدُوْ ا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِ نْ كُنْتُمْ صٰرِ مِيْنَ ہ

اگر تمہیں پھل اتارنے ہیں تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی سویرے چل پڑو.

ة۔۲۳ فَا نْطَلَقُوْ ا وَ هُمْ يَتَخَا فَتُوْ نَ ہ پھر جب یہ چپکے چپکے یہ باتیں کرتے ہوئے چلے(۱)

۲۳۔۱ یعنی باغ کی طرف جانے کے لئے ایک تو صبح صبح نکلے دوسرے آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوئے گئے تاکہ کسی کو ان کے جانے کا علم نہ ہو.

ة۔۲۴ اَنْ لَّا يَدْ خُلَنَّهَا الْيَوْ مَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ہ

کہ آج کے دن کوئی مسکین تمہارے پاس نہ آنے پائے (۱)

۲۴۔۱ یعنی وہ ایک دوسرے کو کہتے رہے کہ آج کوئی باغ میں آ کر ہم سے کچھ نہ مانگے جس طرح ہمارے باپ کے زمانے میں آیا کرتے تھے اور وہ اپنا حصہ لے جاتے تھے.

ة۔۲۵ وَّ غَدَ وْ ا عَلٰى حَرْ دٍ قٰدِ رِيْنَ ہ

اور لپکے ہوئے صبح صبح گئے (سمجھ رہے تھے) کہ ہم قابو پا گئے (ا)

۲۵۔ا یعنی اپنے معاملے کا انہوں نے اندازہ کر لیا، یا اپنے ارادے سے انہوں نے باغ پر قدرت حاصل کر لی، یا مطلب ہے مساکین پر انہوں نے قابو پا لیا.

ۃ۔۲۶ فَلَمَّا رَاَوْ هَا قَالُوْ اِنَّا لَضَآ لُّوْ نَ ہ

جب انہوں نے باغ دیکھا (ا) تو کہنے لگے یقیناً ہم راستہ بھول گئے ہیں.

۲۶۔ا یعنی باغ والی جگہ کو راکھ کا ڈھیر یا اسے تباہ برباد دیکھا.

ۃ۔۲۷ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْ مُوْنَ ہ نہیں نہیں ہماری قسمت پھوٹ گئی (ا)

۲۷۔ا پھر جب غور کیا تو جان گئے کہ یہ آفت زدہ اور تباہ شدہ باغ ہمارا ہی ہے جسے اللہ نے ہمارے طرز عمل کی پاداش میں ایسا کر دیا اور واقعی یہ ہماری بدنصیبی ہے.

ۃ۔۲۸ قَالَ اَوْ سَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا تُسَبِّحُوْ نَ ہ

ان سب میں جو بہتر تھا اس نے کہا میں تم سے نہ کہتا تھا کہ تم اللہ کی پاکیزگی کیوں نہیں بیان کرتے (ا)

۲۸۔ا بعض نے تسبیح سے مراد انشاللہ کہنا مراد لیا ہے.

ۃ۔۲۹ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ہ

تو سب کہنے لگے ہمارا رب پاک ہے بیشک ہم ہی ظالم تھے.

ۃ۔۳۰ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَا وَ مُوْ نَ ہ

پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں ملامت کرنے لگے.

ۃ۔۳۱ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ہ کہنے لگے ہائے افسوس! یقیناً ہم سرکش تھے.

ۃ۔۳۲ عَسٰى رَ بُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰ غِبُوْ نَ ہ

کیا عجب ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلہ دے ہم تو اب (ا) اپنے رب سے ہی آرزو رکھتے ہیں

۳۲۔ا کہتے ہیں کہ انہوں نے آپس میں عہد کیا کہ اب اگر اللہ نے ہمیں مال دیا تو اپنے باپ کی طرح اس میں سے غربا اور مساکین کا حق ادا کریں گے۔ اسلئے ندامت اور توبہ کے ساتھ رب سے امیدیں بھی وابستہ کیں۔

رکوع **۳۳۔ۃ** كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع

یوں ہی آفت آتی ہے اور آخرت کی آفت بہت ہی بڑی ہے کاش انہیں سمجھ ہوتی (ا)

۳۳۔ا لیکن افسوس وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے، اس لئے پروا نہیں کرتے۔

۳۴۔ۃ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔

۳۵۔ۃ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ؕ ۝

کیا ہم مسلمانوں کو مثل گناہ گاروں کے کر دیں گے (ا)

۳۵۔ا مشرکین مکہ کہتے تھے کہ اگر قیامت ہوئی تو وہاں بھی ہم مسلمانوں سے بہتر ہی ہونگے، جیسے دنیا میں ہم مسلمانوں سے زیادہ آسودہ حال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا، یہ کس طرح ممکن ہے ہم مسلمانوں کو یعنی اپنے فرماں برداروں کو مجرموں یعنی نافرمانوں کی طرح کر دیں گے

۳۶۔ۃ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ تمہیں کیا ہو گیا، کیسے فیصلے کر رہے ہو؟

۳۷۔ۃ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب (ا) ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟

۳۷۔ا جس میں یہ بات لکھی ہوئی ہے جس کا تم دعویٰ کر رہے ہو، کہ وہاں بھی تمہارے لئے وہ کچھ ہو جسے تم پسند کرتے ہو۔

۳۸۔ۃ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝ کیا اس میں تمہاری من مانی باتیں ہوں۔

۳۹۔ۃ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝

یاتم نے ہم سے قسمیں لی ہیں؟ جو قیامت تک باقی رہیں کہ تمہارے لئے وہ سب ہے جو تم اپنی طرف سے مقرر کرلو(۱).

۳۹۔۱ یا ہم نے تم سے پکا عہد کر رکھا ہے، جو قیامت تک باقی رہنے والا ہے کہ تمہارے لئے وہی کچھ ہوگا جس کا تم اپنی بابت فیصلہ کرو گے.

ق۔۴۰ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ہ

ان سے پوچھو تو کہ ان میں سے کون اس بات کا ذمہ دار (اور دعویدار) ہے(۱)

۴۰۔۱ کہ کیا وہ قیامت والے دن ان کے لئے وہی کچھ فیصلہ کروائے گا، جو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے فرمائے گا.

ق۔۴۱ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ہ

کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ تو چاہیئے کہ اپنے اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر یہ سچے ہیں.

ق۔۴۲ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ہ

جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کرسکیں گے(۱)

۴۲۔۱ ایک صحیح حدیث اس کی تفسیر اس طرح بیان ہوئی ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا (جس طرح اس کی شان کے لائق ہے) تو ہر مومن مرد اور عورت اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے البتہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھلاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کرتے تھے وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی ریڑھ کی ہڈی کے منکے، تختے کی طرح ایک ہڈی بن جائیں گے جس کی وجہ سے ان کے لئے جھکنا ناممکن ہو جائے گا (صحیح بخاری) اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کس طرح کی ہوگی؟ اسے وہ کس طرح کھولے گا؟ اس کفیت ہم جان سکتے ہیں نہ بیان کرسکتے ہیں. اس لئے جس طرح ہم بلا کیف وبلا شبہ اس کی آنکھوں، کان، ہاتھ وغیرہ پر ایمان رکھتے ہیں، اسی طرح پنڈلی کا ذکر بھی قرآن اور حدیث

میں ہے ، اس پر بلا کیف ایمان رکھنا ضروری ہے. یہی سلف اور محدثین کا مسلک ہے .

ۃ۔۴۳ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ہ

نگاہیں نیچی ہوں گی ان پر ذلت وخواری چھا رہی ہوگی حالانکہ یہ سجدے کے لئے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سلامت تھے(۱)

۴۳۔۱ یعنی صحت مند اور توانا تھے، اللہ کی عبادت میں کوئی چیز ان کے لئے مانع نہیں تھی لیکن دنیا میں اللہ کی عبادت سے یہ دور رہے.

ۃ۔۴۴ فَذَرْنِىْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ط سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ہ

پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا(۱)

۴۴۔۱ قرآن میں کئی جگہ بیان کیا گیا ہے اور حدیث میں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ نافرمانی کے باوجود دنیاوی مال واسباب کی فروانی، اللہ کا فضل نہیں ہے، اللہ کے قانون پھر جب وہ گرفت کرنے پر آتا ہے تو کوئی بچانے والا نہیں ہوتا.

ۃ۔۴۵ وَاُمْلِىْ لَهُمْ ط اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ ہ

اور میں انہیں ڈھیل دونگا، بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے.

ۃ۔۴۶ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ہ

کیا تو ان سے کوئی اجرت چاہتا ہے جس کے تاوان سے یہ دبے جاتے ہوں(۱)

۴۶۔۱ یہ خطاب نبی ﷺ کو ہے لیکن سرزنش ان کو کی جارہی ہے جو آپ پر ایمان نہیں لا رہے تھے.

ۃ۔۴۷ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ہ کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے وہ لکھتے ہوں.

ۃ۔۴۸ فَا صْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَا حِبِ الْحُوْ تِ اِ ذْ نَا دٰى وَ هُوَ مَكْظُوْ مٌ ہ

بس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا جب (۱) کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کی (۱)

۱۔۴۸ جس کے نتیجے میں انہیں مچھلی کے پیٹ میں، جب کہ وہ غم واندوہ سے بھرے ہوئے تھے اپنے رب کو مدد کے لئے پکارانا پڑا. جیسے کہ تفصیل پہلے گزر چکی ہے،

ۃ۔۴۹ لَوْ لَآ اَنْ تَدٰ رَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّ بِّهٖ لَنُبِذَ بِا لْعَرَآ ءِ وَ هُوَ مَذْ مُوْ مٌ ہ

اگر اسے اس کے رب کی نعمت نہ پالیتی تو یقیناً وہ برے حالوں میں چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا (۱).

۱۔۴۹ یعنی اگر اللہ تعالیٰ انہیں توبہ ومناجات کی توفیق نہ دیتا اور ان کی دعا قبول نہ فرماتا تو ساحل سمندر کے بجائے جہاں ان کے سائے اور خوراک کے لئے بیلدار درخت اگا دیا گیا، کسی بنجر زمین میں پھینک دیا جاتا اور عنداللہ ان کی حثیت بھی مذموم رہتی، جب کہ قبولیت دعا کے بعد وہ محمود ہو گئے.

ۃ۔۵۰ فَا جْتَبٰهُ رَ بُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ ا لصّٰلِحِيْنَ ہ

اس کے رب نے پھر نوازا اور اسے نیک کاروں میں کر دیا (۱)

۱۔۵۰ اس کا مطلب ہے کہ انہیں توانا اور تندرست کرنے کے بعد دوبارہ رسالت سے نواز کر انہیں اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا، جیسا کہ سورت صافات۔۱۴۶ سے بھی واضع ہے.

ۃ۔۵۱ وَ اِنْ يَّكَا دُ الَّذِ يْنَ كَفَرُوْ الَيُزْ لِقُوْ نَكَ بِاَ بْصَا رِ هِمْ لَمَّا سَمِعُو ا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِ نَّهٗ لَمَجْنُوْ نٌ ہ

اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں (۱) جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے (۲)

۱۔۵۱ یعنی اگر تجھے اللہ کی حمائت وحفاظت نہ ہوتی تو کفار کی حاسدانہ نظروں سے نظر بد کا شکار ہو جاتا

یعنی ان کی نظر تمہیں لگ جاتی. چنانچہ امام ابن کثیر نے یہ مفہوم بیان کیا، مزید لکھتے ہیں ''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر، اللہ کے حکم سے، اثر انداز ہونا حق ہے. جیسا کہ متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے.

رکوع ۲ الربع

۵۲۔ۃ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ع

درحقیقت یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لئے سراسر نصیحت ہے(۱)

۵۲۔۱ جب واقعہ یہ ہے کہ یہ قرآن جن وانس کی ہدایت ورہنمائی کے لئے آیا ہے تو پھر اس کو لانے والا اور بیان کرنے والا مجنون (دیوانہ) کس طرح ہوسکتا ہے؟

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ ۶۹ یہ سورت مکی ہے اس میں (۵۲) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے.

۱۔ۃ اَلْحَآقَّةُ ۝ ثابت ہونے والی (۱)

۱۔۱ یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے. اس میں امر الٰہی ثابت ہوگا اور خود یہ بھی بہر صورت وقوع پذیر ہونے والی ہے، اس لئے اسے الْحَاقَّةُ سے تعبیر فرمایا.

۲۔ۃ مَا الْحَاقَّةُ ۝ ثابت ہونے والی کیا ہے؟(۱)

۲۔۱ یہ لفظاً استفہام ہے لیکن اس کا مقصد قیامت کی عظمت اور شان بیان کی گئی ہے.

۳۔ۃ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝ تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے؟(۱)

۳۔۱ گویا کہ تجھے اس کا علم نہیں، کیوں کہ تو نے ابھی اسے دیکھا ہے اور نہ اس کی ہولناکیوں کا مشاہدہ کیا ہے، گویا مخلوقات کے دائرۂ علم سے باہر ہے (فتح القدیر)

۴۔ۃ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ اس کھڑکا دینے والی کو ثمود اور عاد نے جھٹلا دیا تھا (۱)

۴-ا اس میں قیامت کو کھڑکا دینے والی کہا ہے، اس لئے کہ یہ اپنی ہولنا کیوں سے لوگوں کو بیدار کردے گی.

ۃ-۵ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ہ

(جس کے نتیجے میں) ثمود تو بے حد خوفناک (اوراونچی) آواز سے ہلاک کردیئے گئے (ا)

۵-ا اس میں قیام کو کھڑکا دینے والی کہا ہے، اس لئے کہ یہ اپنی ہولنا کیوں سے لوگوں کو بیدار کردے گی.

ۃ-۶ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ہ

اور عاد بیحد تیز وتند ہوا سے غارت کردیئے گئے (ا)

۶-ا کسی کے قابو میں نہ آنے والی، یعنی نہایت تندوتیز، پالے والی اور بے قابو ہوا کے ذریعے اسے حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد کو ہلاک کیا گیا.

ۃ-۷ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ہ

جسے ان پر سات رات اور آٹھ دن تک (اللہ نے) مسلّت رکھا (ا) پس تم دیکھتے کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر گئے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں.

۷-ا اس سے ان کی درازدی کی طرف اشارہ ہے کھوکھلے بے روح جسم کو کھوکھلے تنے سے تشبیہ دی ہے.

ۃ-۸ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ہ کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر آرہا ہے.

ۃ-۹ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ہ

فرعون اور اس کے پہلے کے لوگ اور جن کی بستیاں الٹ دی گئیں انہوں نے بھی خطائیں کیں.

ۃ-۱۰ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ہ

اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی (بالآخر اللہ نے (بھی) زبردست گرفت میں لیا.

ۃ-۱۱ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ہ

جب پانی میں طغیانی آ گئی (۱) تو اس وقت ہم نے تمہیں کشتی میں چڑھا لیا (۲)

۱۱۔۱ یعنی پانی بلندی میں تجاوز کر گیا، یعنی پانی خوب چڑھ گیا.

۱۱۔۲ کم سے مخاطب عہد رسالت کے لوگ ہیں، مطلب ہے کہ تم جن آبا کی پشتوں سے ہو، ہم نے انہیں کشتی میں سوار کر کے بپھرے ہوئے پانی سے بچایا تھا. **اَلْجَارِیَة** سے مراد سفینۂ نوح علیہ السلام ہے.

ۃ۔۱۲ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ہ

تا کہ اسے تمہارے لئے نصیحت اور یادگار بنا دیں اور (تا کہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں.

ۃ۔۱۳ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ہ پس جبکہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی .

ۃ۔۱۴ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ہ

اور زمین اور پہاڑ اٹھا لئے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے.

ۃ۔۱۵ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ہ

اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی.

ۃ۔۱۶ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ہ

اور آسمان پھٹ جائے گا اس دن بالکل بودا ہو جائے گا (۱)

۱۶۔۱ یعنی اس میں کوئی قوت اور استحکام نہیں رہے گا جو چیز پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، اس میں استحکام کس طرح رہ سکتا ہے.

ۃ۔۱۷ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ط وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ط ہ

اس کے کناروں پر فرشتے ہونگے اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہونگے (۱)

۱۷۔۱ یعنی اب مخصوص فرشتوں نے عرش الٰہی کو اپنے سروں پر اٹھایا ہوا ہوگا، یہ بھی ممکن ہے اس عرش سے مراد وہ

عرش ہو جو فیصلوں کے لئے زمین پر رکھا جائے گا ، جس پر اللہ تعالیٰ نزول اجلال فرمائے گا (ابن کثیر)

ۃ۔۱۸ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ہ

اس دن تم سب سامنے پیش کئے جاؤ گے تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا۔

ۃ۔۱۹ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ہ

سو جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا لو میرا نامۂ اعمال پڑھو(۱)

۱۔۱۹ یعنی وہ مارے خوشی کے ہر ایک کو کہے گا کہ لو، میرا اعمال نامہ پڑھ لو میرا اعمال نامہ تو مجھے مل گیا، اس لئے کہ اسے پتہ ہوگا کہ اس میں اس کی نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی، کچھ برائیاں ہونگی تو اللہ نے معاف فرما دی ہونگی۔

ۃ۔۲۰ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ہ مجھے تو کامل یقین تھا مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔

ۃ۔۲۱ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ہ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہوگا ۔

ۃ۔۲۲ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ہ بلند و بالا جنت میں۔

ۃ۔۲۳ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ہ جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے(۱)

۱۔۲۳ یعنی بالکل قریب ہونگے کوئی لیٹے لیٹے بھی توڑنا چاہے گا تو ممکن ہوگا۔

ۃ۔۲۴ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ہ

(ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ، پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کئے(۱)

۱۔۲۴ یعنی دنیا میں اعمال صالحہ کئے، یہ جنت ان کا صلہ ہے۔

ۃ۔۲۵ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ہ

لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ تو کہے گا کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی (۱)

۲۵۔ا کیوں کہ نامۂ اعمال کا بائیں ہاتھ میں ملنا بدبختی کی علامت ہوگا.

۲٦۔ۃ وَ لَمْ اَدْ رِ مَآ حِسَا بِيَهْ ہ اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے(ا)

۲٦۔ا یعنی مجھے بتلایا ہی نہ جاتا کیوں کہ سارا حساب ان کے خلاف ہوگا.

رکوع ۲۷۔ۃ يٰلَيْتَهَا كَا نَتِ الْقَا ضِيَةَ ہ ع کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی (ا)

۲۷۔ا یعنی موت ہی فیصلہ کن ہوتی اور دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا تا کہ یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا.

۲۸۔ۃ مَآ اَ غْنٰى عَنِّىْ مَا لِيَهْ ہ میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا.

۲۹۔ۃ هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ہ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا (ا) رہا.

۲۹۔ا یعنی جس طرح مال میرے کام نہ آیا، جاہ و مرتبہ اور سلطنت و حکومت بھی میرے کام نہ آئی.

۳۰۔ۃ خُذُ وْ هُ فَغُلُّوْ هُ ہ (حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو.

۳۱۔ۃ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْ هُ ہ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو (ا)

۳۱۔ا یہ اللہ، ملائکہ جہنم کو حکم دے گا.

۳۲۔ۃ ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْ عُهَا سَبْعُوْ نَ ذِرَ اعًا فَا سْلُكُوْ هُ ط ہ

پھر اسے ایسی زنجیروں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے جکڑ دو.

۳۳۔ۃ اِنَّهٗ كَا نَ لَا يُؤْ مِنُ بِا للّٰهِ الْعَظِيْمِ ہ بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا (ا)

۳۳۔ا یہ مذکورہ سزا کی علت یا مجرم کے جرم کا بیان ہے.

۳۴۔ہ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَا مِ الْمِسْكِيْنِ ہ اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا (ا)

۳۴۔ا یعنی عبادت و اطاعت کے ذریعے سے اللہ کا حق ادا کرتا تھا اور نہ وہ حقوق ادا کرتا تھا جو بندوں کے بندوں پر ہیں.

۳۵۔ۃ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْ مَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ہ پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے.

ۃ۔۳۶ وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ غِسۡلِيۡنٍ ہ اورنہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے.

ۃ۔۳۷ لَّا يَاۡكُلُهٗۤ اِلَّا الۡخَاطِـُٔوۡنَ ہ جسے گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا.

ۃ۔۳۸ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَا تُبۡصِرُوۡنَ ہ پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو.

ۃ۔۳۹ وَمَا لَا تُبۡصِرُوۡنَ ہ اوران چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے (ا)

۳۹۔ا یعنی اللہ کی پیدا کردہ وہ چیزیں، جواللہ کی ذات اوراس کی قدرت وطاقت پر دلالت کرتی ہیں جنہیں تم دیکھتے ہو یا نہیں دیکھتے، ان سب کی قسم ہے. آگے جواب قسم ہے.

ۃ۔۴۰ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ہ کہ بیشک یہ (قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے (ا)

۴۰۔ا بزرگ رسول سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں. اورقول سے مراد تلاوت ہے یعنی رسول کریم سے مراد ایسا قول ہے جو یہ رسول کریم ﷺ کی طرف سے تمہیں پہنچاتا ہے. کیونکہ قرآن، رسول یا جبرائیل علیہ السلام کا قول نہیں ہے، بلکہ اللہ کا قول ہے جواس نے فرشتے کے ذریعے سے پیغمبر پر نازل فرمایا ہے، پھر پیغمبر اسے لوگوں تک پہنچاتا ہے.

ۃ۔۴۱ وَّ مَا هُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ ہ
یہ کسی شاعر کا قول نہیں (افسوس) تمہیں بہت کم یقین ہے.

ۃ۔۴۲ وَلَا بِقَوۡلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ہ
نہ کسی کاہن کا قول ہے (افسوس) بہت کم نصیحت لے رہے ہو.

ۃ۔۴۳ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ہ (یہ تو (رب العالمین کا) اتارا ہوا ہے.

ۃ۔۴۴ وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ہ
اوراگر یہ ہم پر کوئی بات بنالیتا (ا)

۴۴۔ا یعنی اپنی طرف سے گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دیتا، یا اس میں کمی بیشی کر دیتا، تو ہم فوراً

اس کا مؤاخذا کرتے اور اس سے ڈھیل نہ دیتے جیسا کہ اگلی آیات میں فرمایا.

ۃ۔۴۵ لَاَ خَذْ نَا مِنْهُ بِا لْيَمِيْنِ ہ تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (ا)

۴۵۔ا یا دائیں ہاتھ کے ساتھ اس کی گرفت کرتے، اس لئے کہ دائیں ہاتھ سے گرفت زیادہ سخت ہوتی ہے.

ۃ۔۴۶ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَ تِيْنَ ہ پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے (ا)

۴۶۔ا خیال رہے یہ سزا، خاص نبی ﷺ کے ضمن میں بیان کی گئی ہے جس سے مقصد آپ کی صداقت کا اظہار ہے. اس میں یہ اصول بیان نہیں کیا گیا ہے کہ جو بھی نبوت کا جھوٹا وعدہ کرے.

ۃ۔۴۷ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِ يْنَ ہ

پھر تم سے کوئی بھی مجھے اس سے روکنے والا نہ ہوتا (ا)

۴۷۔ا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ سچے رسول تھے، جن کو اللہ نے سزا نہیں دی، بلکہ دلائل و معجزات اور اپنی خاص تائید و نصرت سے انہیں نوازا.

ۃ۔۴۸ وَ اِ نَّهٗ لَتَذْ كِرَ ةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ہ یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے.

ۃ۔۴۹ وَ اِ نَّـا لَـنَـعْـلَمُ اَ نَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّ بِيْنَ ہ ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں.

ۃ۔۵۰ وَ اِ نَّهٗ لَحَسْرَ ةٌ عَلَى الْكٰفِرِ يْنَ ہ بیشک (یہ جھٹلانا) کافروں پر حسرت ہے (ا)

۵۰۔ا یعنی قیامت والے دن اس پر حسرت کریں گے، کہ کاش ہم نے قرآن کی تکذیب نہ کی ہوتی. یا یہ قرآن بجائے خود ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگا، جب وہ اہل ایمان کو قرآن کا اجر ملتے ہوئے دیکھیں گے.

ۃ۔۵۱ وَ اِ نَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ہ اور بیشک (وشبہ) یہ یقینی حق ہے (ا)

۵۱۔ا یعنی قرآن اللہ کی طرف سے ہونا بالکل یقینی ہے، اس میں قطعاً شک کی کوئی گنجائش نہیں. یا قیامت

کی بابتجو خبر دی جارہی ہے،وہ بالکل حق اور سچ ہے.

ۃ۔۵۲ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ۝ ع پس تو اپنے رب عظیم کی پاکی بیان کر(۱) رکوع ۲

۵۲۔ا جس نے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی.

سُوۡرَةُ الۡمَعَارِجِ ۷۰ یہ سورت مکی ہے اس میں (۴۴) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے.

ۃ۔۱ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝

ایک سوال کرنے والے نے (۱) اس عذاب کا سوال کیا جو واضع ہونے والا ہے.

۱۔ا کہتے ہیں نضر ین بن حارث تھا یا ابوجہل تھا جس نے کہا تھا ﴿ اللّٰهُمَّ اِنۡ كَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَاَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ ﴾ (الانفال،۳۲) چنانچہ یہ شخص جنگ بدر میں مارا گیا.بعض کہتے ہیں اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں.جنہوں نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی اور اس کے نتیجے میں اہل مکہ پر قحط سالی مسلط کی گئی تھی.

ۃ۔۲ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ کافروں پر،جسے کوئی ہٹانے والا نہیں

ۃ۔۳ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِ ؕ ۝ اس اللہ کی طرف سے جو سیڑھیوں والا ہے(۱)

۳۔ا یا درجات والا،بلندیوں والا ہے،جس کی طرف فرشتے چڑھتے ہیں.

ۃ۔۴ تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ ۝

جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں (۱) ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے

۴۔ا روح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں،ان کی عظمت شان کے پیش نظر ان کا الگ خصوصی ذکر کیا گیا ہے ورنہ فرشتوں میں وہ بھی شامل ہیں. یا روح سے مراد انسانی روحیں ہیں جو مرنے

کے بعد آسمان پر لے جاتی ہیں جیسا کہ بعض روایات میں ہے.

ق۔۵ فَا صۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِيۡلًا ہ پس تو اچھی طرح صبر کر.

ق۔٦ اِنَّهُمۡ يَرَوۡنَهٗ بَعِيۡدًا ہ بیشک یہ اس (عذاب) کو دور سمجھ رہے ہیں.

ق۔۷ وَّنَرٰٮهُ قَرِيۡبًا ط ہ اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں(ا)

ا۔۷ دور سے مراد ناممکن اور قریب سے اس کا یقینی واقع ہونا ہے. یعنی کافر قیامت کو ناممکن سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ ضرور آ کر رہے گی.

ق۔۸ يَوۡمَ تَكُوۡنُ السَّمَآءُ كَالۡمُهۡلِ ہ جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا.

ق۔۹ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ ہ اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہو جائیں گے(ا)

ا۔۹ یعنی دھنی ہوئی روئی کی طرح، جیسے سورۃ القارعۃ میں ہے.

ق۔۱۰ وَلَا يَسۡـَٔلُ حَمِيۡمٌ حَمِيۡمًا ہ اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا.

ق۔۱۱ يُّبَصَّرُوۡنَهُمۡ ط يَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ يَفۡتَدِىۡ مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِئِذٍۢ بِبَنِيۡهِ ہ

(حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے(ا)، گنہگار اس دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو.

ا۔۱۱ لیکن سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی، اس لئے تعارف اور شناخت کے باوجود ایک دوسرے کو نہیں پوچھیں گے

ق۔۱۲ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيۡهِ ہ اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو.

ق۔۱۳ وَفَصِيۡلَتِهِ الَّتِىۡ تُـئْوِيۡهِ ہ اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا.

ق۔۱۴ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ثُمَّ يُنۡجِيۡهِ ہ

اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تا کہ یہ اسے نجات دلا دے(ا)

ا۔۱۴ یعنی اولاد، بیوی، بھائی اور خاندان یہ ساری چیزیں انسان کو نہایت عزیز ہوتی ہیں، لیکن قیامت والے دن مجرم چاہے گا کہ اس سے فدیئے میں یہ عزیز چیزیں قبول کر لی جائیں اور اسے چھوڑ دیا جائے.

ق۔۱۵ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۝ مگر یہ ہرگز نہ ہوگا، یقیناً وہ شعلے والی (آگ) ہے(۱)

۱۔۱۵ یعنی وہ جہنم، یہ اس کی شدت حرارت کا بیان ہے.

ق۔۱۶ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے(۱)

۱۔۱۶ یعنی گوشت اور کھال کو جلا کر رکھ دے گی. انسان صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے گا.

ق۔۱۷ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وہ ہر شخص کو پکارے گی جو پیچھے ہٹتا اور منہ موڑتا ہے.

ق۔۱۸ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے(۱)

۱۔۱۸ یعنی دنیا میں حق سے پیٹھ پھیرتا اور منہ موڑتا تھا اور مال جمع کر کے خزانوں میں سنبھال سنبھال کر رکھتا تھا، اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تھا نہ اس میں سے زکوٰۃ نکالتا تھا. اللہ تعالیٰ جہنم کو قوت گویائی عطا فرمائے گا اور جہنم بزبان قال خود ایسے لوگوں کو پکارے گی، بعض کہتے ہیں، پکارنے والے فرشتے ہی ہونگے اسے منسوب جہنم کی طرف کر دیا گیا ہے. بعض کہتے ہیں کوئی نہیں پکارے گا، یہ صرف تمثیل کے طور پر ایسا کہا گیا ہے. مطلب ہے کہ مذکورہ افراد کا ٹھکانا جہنم ہوگا.

ق۔۱۹ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ بیشک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے(۱)

۱۔۱۹ انسان کچے دل والا سے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ ایسا شخص ہی بخیل و حریص اور زیادہ گریہ جاری کرنے والا ہوتا ہے.

ق۔۲۰ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑبڑا اٹھتا ہے.

ق۔۲۱ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے.

ق۔۲۲ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ مگر وہ نمازی.

ق۔۲۳ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ جو اپنی نمازوں پر ہمیشگی کرنے والے ہیں

ق۔۲۴ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے(۱)

۲۴-۱ یعنی زکوٰۃ مفروضۃ بعض کے نزدیک یہ عام ہے، صدقات واجبہ اور نافلہ دونوں اس میں شامل ہیں.

ۃ-۲۵ لِّلسَّآ ئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ہ مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی.

ۃ-۲۶ وَالَّذِ یْنَ یُصَدِّ قُوْنَ بِیَوْ مِ الدِّ یْنِ ہ اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں.

ۃ-۲۷ وَالَّذِ یْنَ ھُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْ نَ ہ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں.

ۃ-۲۸ اِ نَّ عَذَا بَ رَ بِّھِمْ غَیْرُ مَاْ مُوْنٍ ہ بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں.

ۃ-۲۹ وَ الَّذِ یْنَ ھُمْ لِفُرُ وْ جِھِمْ حٰفِظُوْ نَ ہ

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں.

ۃ-۳۰ اِ لّا عَلٰٓی اَذْ وَ اجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَا نُھُمْ فَاِ نَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْ مِیْنَ ہ

ہاں ان کی بیویاں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں (۱)

۳۰-۱ یعنی انسان کے جنسی تسکین کے لئے اللہ نے دو جائز ذرائع رکھے ہیں ایک بیوی اور دوسری (لونڈی) بہر حال اہل ایمان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جنسی خواہش کی تکمیل و تسکین کے لئے ناجائز ذریعہ اختیار نہیں کرتے.

ۃ-۳۱ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَ آ ءَ ذٰ لِکَ فَاُ و لٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْ نَ ہ

اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہونگے.

ۃ-۳۲ وَ الَّذِ یْنَ ھُمْ لِاَ مٰنٰتِھِمْ وَ عَھْدِ ھِمْ رٰ عُوْ نَ ہ

جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں.

ۃ-۳۳ وَالَّذِ یْنَ ھُمْ بِشَھٰدٰ تِھِمْ قَآ ئِمُوْ نَ ہ اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں.

ۃ-۳۴ وَ الَّذِ یْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَا تِھِمْ یُحَا فِظُوْ نَ ط ہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں.

ۃ-۳۵ اُ و لٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَ مُوْ نَ ہ ع یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہونگے. رکوع

ۃ۔۳۶ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝

پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں.

ۃ۔۳۷ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝ دائیں اور بائیں سے گروہ کے گروہ (۱)

۳۷۔ا یہ نبی ﷺ کے زمانے کے کفار کا ذکر ہے کہ وہ آپ کی مجلس میں دوڑتے آتے، لیکن آپ کی باتیں سن کر عمل کرنے کی بجائے ان کا مذاق اڑاتے اور ٹولیوں میں بٹ جاتے. اور دعویٰ یہ کرتے کہ اگر مسلمان جنت میں گئے تو ہم ان سے پہلے جنت میں جائیں گے. اللہ نے اگلی آیت میں ان کے اس زعم باطل کی تردید فرمائی.

ۃ۔۳۸ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ۝

کیا ان میں سے ہر ایک کی توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟

ۃ۔۳۹ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

(ایسا) ہرگز نہ ہوگا ہم نے انہیں اس (چیز) سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں (۱)

۳۹۔ا یعنی (حقیر قطرے) سے. جب یہ بات ہے تو کیا تکبر اس انسان کو زیب دیتا ہے؟ جس تکبر کی وجہ سے ہی یہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب بھی کرتا ہے.

ۃ۔۴۰ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝

پس مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں (۱) کے رب کی (کہ) ہم یقیناً قادر ہیں

۴۰۔ا تفصیل کے لئے سورۂ صافات۔۵ دیکھئے.

ۃ۔۴۱ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝

اس پر ان کے عوض ان سے اچھے لوگ لے آئیں گے اور ہم عاجز نہیں ہیں (۱)

۴۱۔ا جب ایسا ہے تو کیا ہم قیامت والے دن ان کو دوبارہ نہیں اٹھا سکیں گے.

ق۔۴۲ فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ۙ‏

پس تو انہیں جھگڑتا کھیلتا چھوڑ دے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے..

ق۔۴۳ يَوۡمَ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمۡ اِلٰى نُصُبٍ يُّوۡفِضُوۡنَ ۙ‏

جس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے، گویا کہ وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں.

ق۔۴۴ خَاشِعَةً اَبۡصَارُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ‌ؕ ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الَّذِىۡ كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ۝ ع رکوع ۲

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگیں (۱) ان پر ذلت چھا رہی ہوگی (۲) یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا (۳).

۴۴۔۱ جس طرح مجرموں کی آنکھیں جھکی ہوتی ہیں کیونکہ انہیں اپنے کرتوتوں کا علم ہوتا ہے.

۴۴۔۲ یعنی سخت ذلت انہیں اپنی لپیٹ میں لے رہی ہوگی اور ان کے چہرے مارے خوف کے سیاہ ہوں گے.

۴۴۔۳ یعنی رسولوں کی زبانی اور آسمانی کتابوں کے ذریعے سے.

سُوۡرَةُ نُوۡحٍ ۷۱ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۸) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالٰی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے.

ق۔۱ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ‏ ۝

یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (۱) بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو (اور خبردار کر دو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آجائے (۲)

۱۔۱ حضرت نوح علیہ السلام جلیل القدر پیغمبروں میں سے ہیں، صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث شفاعت میں ہے کہ یہ پہلے رسول ہیں، نیز کہا جاتا ہے کہ انہی کی قوم سے شرک کا آغاز ہوا، چنانچہ اللہ تعالٰی نے انہیں اپنی

قوم کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا.

۱۔۲ قیامت کے دن عذاب یا دنیا میں عذاب آنے سے قبل، جیسے اس قوم پر طوفان آیا.

ۃ۔۲ قَالَ یٰقَوْ مِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ہ

(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف ڈرانے والا ہوں.

ۃ۔۳ اَنِ اعْبُدُ و االلّٰہَ وَ ا تَّقُوْ ہُ وَ اَ طِیْعُوْ نِ ہ

کہ تم اللہ کی عبادت کرو(۱) اور اسی سے ڈرو(۲) اور میرا کہنا مانو.(۳)

۳۔۱ اور شرک چھوڑ دو، صرف اسی کی عبادت کرو.

۳۔۲ اللہ کی نافرمانیوں سے اجتناب کرو، جن سے تم عذاب الٰہی کے مستحق قرار پا سکتے ہو،

۳۔۳ یعنی میں تمہیں جن باتوں کا حکم دوں اس میں میری اطاعت کرو، اس لئے کہ میں تمہاری طرف
اللہ کا رسول اور اس کا نمائندہ بن کر آیا ہوں.

ۃ۔۴ یَغْفِرْلَکُمْ مِّنْ ذُنُوْ بِکُمْ وَیُؤَ خِّرْ کُمْ اِلٰٓی اَ جَلٍ مُّسَمًّی ط اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآ ءَ لَا
یُؤَ خَّرُ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْ نَ ہ

تو وہ خود تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقرہ تک چھوڑ دے گا یقیناً اللہ کا وعدہ جب آ جاتا
ہے تو مؤاخر نہیں ہوتا کاش تمہیں سمجھ ہوتی.

ۃ۔۵ قَالَ رَ بِّ اِنِّی دَعَوْ تُ قَوْ مِیْ لَیْلًا وَّ نَھَا رًا ہ

(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا ہے(۱).

۵۔۱ یعنی تیرے حکم کی تعمیل میں، بغیر کسی کوتاہی کے رات دن میں نے تیرا پیغام اپنی قوم کو پہنچایا ہے.

ۃ۔۶ فَلَمْ یَزِدْ ھُمْ دُعَآ ءِیْٓ اِلَّا فِرَ ا رًا ہ

مگر میرے بلانے سے یہ لوگ اور زیادہ بھاگنے لگے(۱).

۶۔ا یعنی میری پکار سے یہ ایمان سے اور زیادہ دور ہو گئے ہیں. جب کوئی قوم گمراہی کے آخری کنارے پر پہنچ جائے تو پھر اس کا یہی حال ہوتا ہے، اسے جتنا اللہ کی طرف بلاؤ، وہ اتنا ہی دور بھاگتی ہے.

ۃ۔۷ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ہ

میں جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لئے بلایا (۱) انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں (۲) اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے (۳) اور پھر بڑا تکبر کیا،

۷۔ا یعنی ایمان اور اطاعت کی طرف، جو سبب مغفرت ہے.

۷۔۲ تا کہ میری آواز سن سکیں.

۷۔۳ یعنی کفر پر مصر رہے، اس سے باز نہ آئے اور توبہ نہیں کی.

۷۔۴ قبول حق اور سے انہوں نے سخت تکبر کیا.

ۃ۔۸ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ہ پھر میں نے انہیں باآواز بلند بلایا.

ۃ۔۹ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ہ

بیشک میں نے ان سے علانیہ بھی کہا اور چپکے چپکے بھی (۱).

۹۔ا یعنی مختلف انداز اور طریقوں سے انہیں دعوت دی. بعض کہتے ہیں، کہ اجتماعات اور مجلسوں میں بھی انہیں دعوت دی اور گھروں میں فرساً فرداً بھی تیرا پیغام پہنچایا.

ۃ۔۱۰ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا

اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (۱) (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے (۲)

۱۰۔ا یعنی ایمان اور اطاعت کا راستہ اپنا لو، اور اپنے رب سے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگ لو.

۱۰۔۲ وہ توبہ کرنے والوں کے لئے بڑا رحیم وگفار ہے.

ق-۱۱ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ه

وہ تم پر آسماں کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا (۱)

۱-۱۱ بعض علما اسی آیت کی وجہ سے نماز استسقا میں سورۂ نوح کے پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں. مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بھی ایک مرتبہ نماز استسقا کے لئے منبر پر چڑھے تو صرف آیات استغفار (جن میں یہ آیت بھی تھی) پڑھ کر منبر سے اتر آئے. اور فرمایا کہ میں نے بارش کو، بارش کے ان راستوں سے طلب کیا ہے جو آسمانوں میں ہیں جن سے بارش زمین پر اترتی ہے (ابن کثیر)

ق-۱۲ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ط ه

اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا.

ق-۱۳ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ه

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے.

ق-۱۴ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ه حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے (۱) پیدا کیا ہے.

۱-۱۴ پہلے نطفہ، پھر علقہ، پھر مضغہ، پھر عظام اور لحم اور پھر خلق تام، جیسا کہ سورۂ انبیا-۵، المومنین-۱۴، ۶۷ وغیرھا میں تفصیل گزری.

ق-۱۵ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ه

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کر دیئے ہیں.

ق-۱۶ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ه

اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا (۱) اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے.

۱-۱۶ جو روئے زمین کو منور کرنے والا اور اس کے ماتھے کا جھومر ہے.

ق۔۱۷ وَاللّٰهُ اَنۡۢبَتَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ۙ

اورتم کوزمین سے ایک (خاص) اہتمام سے) اگایا ہے(۱)

۱۔۱۷ یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو، جنہیں مٹی سے بنایا گیا اور پھر اس میں اللہ نے روح پھونکی. یا اگر تمام انسانوں کو مخاطب سمجھا جائے، تو مطلب ہوگا کہ تم جس نطفے سے پیدا ہوتے ہو وہ اسی خوراک سے بنتا ہے جو زمین سے حاصل ہوتی ہے ، اس اعتبار سے سب کی پیدائش کی اصل زمین ہی قرار پائی ہے.

ق۔۱۸ ثُمَّ يُعِيۡدُكُمۡ فِيۡهَا وَيُخۡرِجُكُمۡ اِخۡرَاجًا ۙ

پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر نکالے گا(۱)

۱۔۱۸ یعنی، مرکر پھر اسی مٹی میں دفن ہونا ہے اور پھر قیامت والے دن اسی زمین سے تمہیں زندہ کر کے نکالا جائے گا.

ق۔۱۹ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ بِسَاطًا ۙ

اور تمہارے لئے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنا دیا ہے.

ق۔۲۰ لِّتَسۡلُكُوۡا مِنۡهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۙ ع رکوع ۱

تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو.

ق۔۲۱ قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ اِنَّهُمۡ عَصَوۡنِىۡ وَاتَّبَعُوۡا مَنۡ لَّمۡ يَزِدۡهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ

نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال واولاد نے (یقیناً) نقصان ہی میں بڑھایا ہے(۱)

۱۔۲۱ یعنی ان کے اپنے بڑوں اور صاحب ثروت ہی کی پیروی کی جن کے مال واولاد نے انہیں دنیا اور آخرت کے خسارے میں ہی بڑھایا ہے.

ق۔۲۲ وَمَكَرُوۡا مَكۡرًا كُبَّارًا ۚ

اوران لوگوں نے بڑا سخت فریب کیا،

ۃ۔۲۳ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ہ

اورکہاانہوں نے کہ ہرگزاپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اورنہ ود اور سواع اوریغوث اوریعوق اورنس کو(چھوڑنا)(۱)

۲۳۔۱ یہ قوم نوح علیہ السلام کے وہ لوگ تھے جن کی عبادت کرتے تھے اوران کی اتنی شہرت ہوئی کہ عرب میں بھی ان کی پوجا ہوتی رہی، یہ پانچوں قوم نوح علیہ السلام کے نیک آدمیوں کے نام تھے ،جب یہ مرگئے تو شیطان نے ان کے عقیدت مندوں کو کہا کہ ان کی تصوریں بنا کرتم اپنے گھروں اوردکانوں میں رکھ لوتا کہ ان کی یادتازہ رہے اوران کے تصور سے تم بھی ان کی طرح نیکیاں کرتے رہو، جب یہ تصویریں رکھنے والے فوت ہوگئے تو شیطان نے ان کی نسلوں کو یہ کہہ کرکہ شرک میں ملوث کردیا کہ تمہارے آبا تو ان کی عبادت کرتے تھے جن کی تصویریں تمہارے گھروں میں لٹک رہی ہیں چنانچہ انہوں نے ان کی پوجا شروع کردی (صحیح بخاری)

ۃ۔۲۴ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ہ

اورانہوں نے بہت سے لوگوں کوگمراہ کیا(۱)(الٰہی) توان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا.

۲۴۔۱ انہوں نے بہت سے لوگوں کوگمراہ کیا اوراس کا مرجع یہی مذکورہ پانچ بت ہیں،اس کا مطلب ہوگا کہ ان کے سبب بہت سے لوگ گمراہی میں مبتلا ہوئے .جیسے ابراہیم علیہ السلام نے بھی کہا تھا:

﴿ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ﴾(ابراھیم ، ۳٦)

ۃ۔۲۵ مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ہ

یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبودیئے گئے اورجہنم میں پہنچا دیئے گئے اوراللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نہیں پایا.

ۃ۔۲۶ وَ قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ دَیَّارًا ہ

اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ (۱)

۲۶۔۱ یہ بددعا اس وقت کی جب حضرت نوح علیہ السلام ان کے ایمان لانے سے بالکل ناامید ہو گئے اور اللہ نے بھی اطلاع کر دی کہ اب ان میں سے کوئی ایمان نہیں لائے گا (ہود۔۳۶) مطلب ہے کسی کو باقی نہ چھوڑ.

ۃ۔۲۷ اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ یُضِلُّوۡا عِبَادَكَ وَ لَا یَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ہ

اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے.

ۃ۔۲۸ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ النصف
وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا تَبَارًا ہ ع رکوع۔۲

اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا (۱)

۲۸۔۱ یہ بددعا قیامت تک آنے والے ظالموں کے لئے ہے جس طرح مذکورہ دعا تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کے لئے ہے.

سُوۡرَۃُ الۡجِنِّ ۷۲ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۸) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالٰی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے.

ۃ۔۱ قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ہ

(اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت (۱) نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجب قرآن سنا ہے.

۱۔۱ یہ واقعہ سورۂ احقاف ۔۲۹ کے حاشیہ میں گزر چکا ہے کہ نبی ﷺ وادی نخلہ صحابہ کرامؓ کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ کچھ جنوں کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کا قرآن سنا. جس سے وہ متاثر ہوئے. یہاں بتلایا جا رہا ہے کہ اس وقت جنوں کا قرآن سننا، آپ کے علم میں نہیں آیا، بلکہ وحی کے ذریعے سے ان کو اس سے اگاہ فرمایا گیا،

۲۔ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ

جو راہ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے (۱) اہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہر گز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے.

۱۔۲ یہ قرآن کی دوسری صفت ہے کہ وہ راہ راست یعنی حق کو واضع کرتا ہے یا اللہ کی معرفت عطا کرتا ہے.

۳۔ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ

اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا (۱)

۱۔۳ یعنی ہمارے رب کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی اولاد یا بیوی ہو. گویا جنوں نے ان مشرکوں کی غلطی کو واضع کیا جو اللہ کی طرف بیوی یا اولاد کی نسبت کرتے تھے، انہوں نے ان دونوں کمزوریوں سے رب کی پاکی بیان کی.

۴۔ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوۡلُ سَفِيۡهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ

اور یہ کہ ہم میں ایک بیوقوف اللہ کے بارے میں خلاف حق باتیں کہا کرتا تھا (۱)

۱۔۴ (ہمارے بے وقوف) سے بعض نے شیطان مراد لیا ہے اور بعض نے ان کے ساتھی جن اور بعض نے بطور جنس؛ یعنی ہر وہ شخص جو یہ گمان باطل رکھتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے . **شَطَطًا** کے کئے معنی

کئے گئے ہیں، ظلم، جھوٹ، باطل، کفر میں مبالغہ وغیرہ۔ مقصد، راہ اعتدال سے دوری اور حد سے تجاوز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بات کہ اللہ کی اولاد ہے ان بے وقوفوں کی بات ہے جو راہ اعتدال سے دور، حد متجاوز اور جھوٹ کی طرف پرواز ہے۔

ق۔۵ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ہ

اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں (۱)

۵۔ا اسی لئے ہم اس کی تصدیق کرتے رہے اور اللہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے رہے۔ حتیٰ کہ ہم نے قرآن سنا تو پھر ہم پر اس عقیدے کا باطل ہونا واضح ہوا۔

ق۔۶ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ہ

بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے (۱)

۶۔ا یعنی جب جنات نے یہ دیکھا کہ انسان ہم سے ڈرتے ہیں اور ہماری پناہ طلب کرتے ہیں تو ان کی سرکشی اور تکبر میں اضافہ ہو گیا۔

ق۔۷ وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ہ

اور (انسانوں) نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا)

ق۔۸ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ہ

اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پر پایا (۱)

۸۔ا یعنی آسمانوں پر فرشتے چوکیداری کرتے ہیں کہ آسمانوں کی کوئی بات کوئی اور نہ سن لے اور یہ ستارے آسمان پر جانے والے شیاطین پر شعلہ بن کر گرتے ہیں۔

ق۔۹ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ہ

اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لئے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے(ا)

۹۔ا لیکن بعث محمدیہ کے بعد یہ سلسلہ بند کر دیا گیا، اب جو بھی اس نیت سے اوپر جاتا ہے، شعلہ اس کی تاک میں ہوتا ہے اور ٹوٹ کر اس پر گرتا ہے.

ۃ۔۱۰ وَّ اَنَّا لَا نَدۡرِیۡۤ اَشَرٌّ اُرِیۡدَ بِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا ۙ

ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے(ا)

۱۰۔ا یعنی اس حراست آسمانی سے مقصد اہل زمین کے لئے کسی شر کے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہچانا یعنی ان پر عذاب نازل کرنا یا بھلائی کا ارادہ یعنی رسول کا بھیجنا ہے.

ۃ۔۱۱ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَ مِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ

اور یہ کہ (بیشک) بعض تو ہم میں نیکوکار ہیں اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں سے بٹے ہوئے ہیں.

۱۱۔ا مطلب یہ کہ جنات میں بھی مسلمان، کافر، یہودی، عیسائی، مجوسی وغیرہ ہیں، بعض کہتے ہیں ان میں بھی مسلمانوں کی طرح قدریہ، مرجبۂ اور رافضہ وغیرہ ہیں (فتح القدیر)

ۃ۔۱۲ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَنۡ نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ۙ

اور ہم نے سمجھ لیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں.

ۃ۔۱۳ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخۡسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ

ہم تو ہدایت کی بات سنتے ہیں اس پر ایمان لا چکے ہیں اور جو بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے نہ ظلم وستم کا(ا)

۱۳۔۱ یعنی نہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ ان کی نیکیوں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی کر دی جائے گی اور نہ اس بات کا خوف کہ ان کی برائیوں میں اضافہ ہو جائے گا.

ۃ۔۱۴ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ط فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا o

ہاں ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں(۱) پس جو فرمابردار ہو گئے انہوں نے تو راہ راست کا قصد کیا.

۱۴۔۱ یعنی جو نبوت محمدیہ پر ایمان لائے وہ مسلمان ،اور اس کے منکر بے انصاف ہیں.

ۃ۔۱۵ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا o

اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بن گئے.

ۃ۔۱۶ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا o

اور (اے نبی یہ بھی کہہ دو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً انہیں بہت وافر پانی پلاتے.

ۃ۔۱۷ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ط وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا o

تا کہ ہم اس میں انہیں آزما لیں (۱) اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلا کر دیگا (۲)

۱۷۔۱ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب کفار قریش پر قحط سالی مسلط کر دی گئی تھی، الطَّرِيْقَةِ کے دوسرے معنی گمراہی کے راستے کے کئے گئے ہیں.

۱۷۔۲ نہایت سخت الم ناک عذاب (ابن کثیر)

ۃ۔۱۸ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا o

اور یہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو.

ۃ۔۱۹ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا o ع رکوع

اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں (۱)

۱۹۔۱ عَبۡدُ اللّٰہِ سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور مطلب ہے کہ انس وجن مل کر چاہتے ہیں کہ اللہ کے اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، لیکن امام ابن کثیر نے اسے رجوع کرنا قرار دیا ہے.

ۃ۔۲۰ قُلۡ اِنَّمَآ اَدۡعُوۡا رَبِّیۡ وَلَآ اُشۡرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ہ

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا.

ۃ۔۲۱ قُلۡ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِكُ لَكُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ہ

کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں.

ۃ۔۲۲ قُلۡ اِنِّیۡ لَنۡ یُّجِیۡرَنِیۡ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ہ

کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا (۱) اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا۔

۲۲۔۱ اگر میں اس کی نافرمانی کروں اور وہ مجھے اس پر وہ عذاب دینا چاہے.

ۃ۔۲۳ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ہ

البتہ میرا کام اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں کو) پہنچا دینا ہے (اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے.

ۃ۔۲۴ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ہ

(ان کی آنکھ نہ کھلے گی) یہاں تک کہ اسے دیکھ لیں جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا ہے (۱) پس عنقریب جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی جماعت کم ہے (۲).

۲۴۔۱ یا مطلب یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ اور مومنین کی عداوت اور اپنے کفر پر مصر رہیں گے، یہاں تک کہ دنیا یا آخرت میں وہ عذاب دیکھ لیں گے، جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے.

۲۴۔۲ یعنی اس وقت ان کو پتہ لگے گا کہ مومنوں کا مددگار کمزور ہے یا مشرکوں کا؟ اہل توحید کی تعداد کم ہے یا غیراللہ کے پجاریوں کی.

ۃ۔۲۵ قُلۡ اِنۡ اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ اَمۡ یَجۡعَلُ لَهٗ رَبِّیۡۤ اَمَدًا ہ

کہہ دیجئے مجھے معلوم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لئے دوری کی مدت مقرر کرے گا(۱).

۲۵۔۱ مطلب یہ ہے کہ عذاب یا قیامت کا علم، یہ غیب سے تعلق رکھتا ہے جس کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ قریب ہے یا دور.

ۃ۔۲٦ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا ہ

وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا.

ۃ۔۲۷ اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ یَسۡلُكُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا ہ

سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے(۱)

۲۷۔۱ یعنی نزول وحی کے وقت پیغمبر کے آگے پیچھے فرشتے ہوتے ہیں اور شیاطین اور جنات کو وحی کی باتیں سننے نہیں دیتے.

ۃ۔۲۸ لِّیَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیۡهِمۡ وَاَحۡصٰی كُلَّ شَیۡءٍ عَدَدًا ہ ع رکوع

تاکہ ان کے اپنے رب کے پیغام پہنچا دینے کا علم ہو جائے(۱) اللہ تعالیٰ نے انکے آس پاس (کی چیزوں) کا احاطہ کر رکھا ہے(۱) اور ہر چیز کی گنتی کا شمار کر رکھا ہے(۲).

۲۸۔۱ فرشتوں کے پاس کی یا پیغمبروں کے پاس کی.

۲۸۔۲ کیونکہ وہی عالم الغیب ہے، جو ہو چکا اور آئندہ ہوگا، سب کا اس نے شمار کر رکھا ہے یعنی اسکے علم میں ہے.

سُوۡرَۃُ الۡمُزَّمِّلِ ۷۳ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۰) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے.

ۃ۔۱ یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ اے کپڑے لپٹنے والے (۱)

۱۔۱ جس وقت ان آیات کا نزول ہوا، نبی ﷺ چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے، اللہ نے آپ کی اس کفیت کو بیان کرتے ہوئے خطاب فرمایا، مطلب ہے کہ اب چادر چھوڑ دیں اور رات کو تھوڑا قیام کریں. یعنی نماز تہجد پڑھیں. کہا جاتا ہے کہ اس حکم کی بنا پر نماز تہجد آپ کے لئے واجب تھی. (ابن کثیر)

ۃ۔۲ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم (۱)

ۃ۔۳ نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر لے.

ۃ۔۴ اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ ۙ

یا اس پر بڑھا دے (۱) اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کرو (۲)

۴۔۱ یعنی یہ قیام نصف رات سے کچھ کم (ثلث) یا کچھ زیادہ (دوثلث) ہو تو کوئی حرج نہیں ہے.

۴۔۲ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ کی قراءت ترتیل کے ساتھ ہی تھی اور آپ نے اپنی امت کو بھی ترتیل کے ساتھ، یعنی ٹھہر ٹھہر پڑھنے کی تلقین کی ہے.

ۃ۔۵ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ۙ یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے (۱)

۵۔۱ رات کا قیام چونکہ نفس انسانی کے لئے بالعموم گراں ہے، اس لئے یہ جملہ خاص کے طور پر فرمایا کہ ہم اس سے بھی بھاری بات تجھ پر نازل کریں گے، یعنی قرآن، جس کے احکام و فرائض پر عمل، اس کی حدود کی پابندی اور اس کی تبلیغ اور دعوت، ایک بھاری جانفسانی کا عمل ہے.

ۃ۔۶ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ ۙ

بیشک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لئے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بالکل درست کر دینے والا (۱)

۶۔۱ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ دن کے مقابلے میں رات کو قرآن زیادہ واضح اور حضور قلب کے لئے زیادہ موثر ہے، اس لئے کہ اس وقت دوسری آوازیں خاموش ہوتی ہیں. فضا میں سکون غالب ہوتا ہے اس وقت نمازی جو پڑھتا ہے وہ آوازوں کے شور اور دنیا کے ہنگاموں کے نذر نہیں ہوتا بلکہ نمازی اس سے خوب محفوظ ہوتا اور اس کی اثر آفرینی کو محسوس کرتا ہے.

ۃ۔۷ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ط ہ

یقیناً تجھے دن میں بہت شغل رہتا ہے (۱)

۷۔۱ یعنی رات کو نماز اور تلاوت زیادہ مفید اور موثر ہے، یعنی اس پر ہیشگی کر، دن ہو یا رات، اللہ کی تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل کرتا رہ.

ۃ۔۸ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلًا ط ہ

تو اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کر اور تمام مخلوقات سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جا.

ۃ۔۹ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ہ

مشرق و مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اسی کو اپنا کارساز بنا لے.

ۃ۔۱۰ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ہ

اور جو کچھ وہ کہیں تو سہتا رہ اور وضعداری کے ساتھ ان سے الگ تھلگ رہ.

ۃ۔۱۱ وَ ذَرْنِي وَ الْمُكَذِّبِينَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ہ

اور مجھے اور ان جھٹلانے والے آسودہ حال لوگوں کو چھوڑ دے اور انہیں ذرا سی مہلت دے.

ۃ۔۱۲ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِيمًا ہ

یقیناً ہمارے ہاں سخت بیڑیاں ہیں اور سلگتی ہوئی جہنم.

ق-۱۳ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ہ

اورحلق میں اٹکنے والا کھانا ہے اوردرددینے والا عذآب ہے(۱)

۱-۱۳ ذَاغُصَّةِ حلق میں اٹک جانے والا، نہ حلق سے نیچے اترے اورنہ باہر نکلے. یہ زَقُّوْمٌ کا کھانا ہوگا. ضَرِيْعٌ ایک کانٹے دار جھاڑی ہے جوسخت بدبوداراورزہریلی ہوتی ہے.

ق-۱۴ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ہ

جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور پہاڑ مثل بھربھری ریت کے ٹیلوں کے ہوجائیں گے.

ق-۱۵ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ط ہ

بیشک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا (۱) رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا.

۱-۱۵ جو قیامت والے دن تمہارے اعمال کی گواہی دے گا.

ق-۱۶ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ہ

توفرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت (وبال) کی پکڑ میں پکڑلیا(۱)

۱-۱۶ اس میں اہل مکہ کو تنبیہ ہے کہ تمہارا حشر بھی وہی ہوسکتا ہے. جوفرعون کا موسٰی علیہ السلام کی تکذیب کی وجہ سے ہوا.

ق-۱۷ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ہ

تم اگرکافر رہے تواس دن کیسے پناہ پاؤ گے جودن بچوں کو بوڑھا کردے گا(۱)

۱-۱۷ قیامت والے دن کی ہولناکی.

ق-۱۸ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ط كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ہ

جس دن آسمان پھٹ جائے گا(۱) اللہ تعالٰی کا یہ وعدہ ہوکرہی رہے گا.

۱۷۔ا یہ یوم کی دوسری صفت ہے اس دن ہولنا کی سے آسمان پھٹ جائے گا.

ة ۔۱۹ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ہ ع رکوع

بیشک یہ نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے.

ة ۔۲۰ اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ
مَعَكَ ط وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ط عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ ط عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ
وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ
عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ط وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ رکوع

آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے ، وہ خوب جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے (۱) پس تم پر مہربانی کی لہذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لئے آسان ہوا تنا ہی پڑھو، وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہونگے ، بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی) روزی بھی) تلاش کریں گے (۲) اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو (۳) اور نمازی کی پابندی رکھو (۴) اور زکوٰہ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو (۵) اور جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو. یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے.

۲۰۔ا جب تمہارے لئے رات کے گزرنے کا صحیح اندازہ ممکن ہی نہیں ، تو تم مقررہ اوقات تک نماز تہجد میں مشغول بھی کس طرح رہ سکتے ہو.

۲۰۔۲ یعنی تجارت اور کاروبار کے لئے سفر کرنا اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانا پڑے گا۔

۲۰۔۳ اسباب کی کے ساتھ کمی کا یہ حکم دوبارہ بطور تاکید بیان کر دیا گیا۔

۲۰۔۴ یعنی پانچوں نمازوں کی جو فرض ہیں۔

۲۰۔۵ یعنی اللہ کی راہ میں حسب ضرورت و توفیق خرچ کرو، اسے قرض حسنہ سے اس لئے تعبیر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں سات سو گنا بلکہ اس سے زیادہ تک اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔

سُوۡ رَ ۃُ الۡمُدَّ ثِّرِ ۷۴ یہ سورت مکی ہے اس میں (۵۶) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّ ثِّرُ ۙ اے کپڑا اوڑھنے والے (۱)

۱۔۱ سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی وہ ﴿ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ﴾ ہے اس کے بعد وحی میں وقفہ ہو گیا اور نبی ﷺ سخت مضطرب اور پریشان رہتے۔ ایک روز اچانک پھر وہی فرشتہ، جو غار حرا میں پہلی مرتبہ وحی لیکر آیا تھا۔ آپ نے دیکھا کہ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے، جس سے آپ پر ایک خوف سا طاری ہو گیا اور گھر جا کر گھر والوں سے کہا کہ مجھے کوئی کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے جسم پر ایک کپڑا ڈال دیا، اسی حالت میں وحی نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری) اس اعتبار سے یہ دوسری وحی اور احکام کے حساب سے پہلی وحی ہے۔

ۃ۔۲ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۙ کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے (۱)۔

۲۔۱ یعنی اہل مکہ کو ڈرا، اگر وہ ایمان نہ لائیں۔

ۃ۔۳ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۙ اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔

ق۔۴ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ہ اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر(۱)

۴۔۱ یعنی قلب اور نیت کے ساتھ کپڑے بھی پاک رکھ. یہ حکم اس لئے دیا گیا کہ مشرکین مکہ طہارت کا اہتمام نہیں کرتے تھے.

ق۔۵ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُر ہ ناپاکی کو چھوڑ دے(۱)

۵۔۱ یعنی بتوں کی عبادت چھوڑ دے. یہ دراصل لوگوں کو آپ کے ذریعے سے حکم دیا جا رہا ہے.

ق۔۶ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ہ اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر(۱)

۶۔۱ یعنی احسان کر کے یہ خواہش نہ کر کہ بدلے میں اس سے زیادہ ملے گا.

ق۔۷ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ط ہ اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر.

ق۔۸ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ہ پس جبکہ صور پھونک ماری جائے گی.

ق۔۹ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ہ وہ دن بڑا سخت دن ہوگا.

ق۔۱۰ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ہ (جو) کافروں پر آسان نہ ہوگا.

۱۰۔۵ یعنی قیامت کا دن کافروں پر بھاری ہوگا کیونکہ اس روز کفر کا نتیجہ انہیں بھگتنا ہوگا، جو جرم وہ دنیا میں کرتے رہے ہونگے.

ق۔۱۱ ذَرْنِيْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ہ

مجھے اور اسے چھوڑ دے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے(۱)

۱۱۔۱ یہ کلمہ وعید و تہدید ہے کہ اسے، جسے میں نے ماں کے پیٹ میں اکیلا پیدا کیا، اس کے پاس مال تھا نہ اولاد، اور مجھے اکیلا چھوڑ دو، یعنی میں خود ہی ء اس سے نمٹ لونگا، کہتے ہیں کہ یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہے. یہ کفر و طغیان میں بہت بڑھا ہوا تھا، اس لئے اس کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے. واللہ عالم.

ق۔۱۲ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ہ اور اسے بہت سا مال دے رکھا تھا.

ق۔۱۳ وَّ بَنِيۡنَ شُهُوۡدًا ۙ‏ اور حاضر باش فرزند بھی (ا)

ا۔۱۳ اسے اللہ نے اولاد سے نوازا تھا اور وہ ہر وقت اس کے پاس ہی رہتے تھے، گھر میں دولت کی فراوانی تھی، اس لئے بیٹوں کو تجارت وکاروبار کے لئے باہر جانے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی بعض کہتے ہیں کہ اس کے تین بیٹے مسلمان ہو گئے تھے، خالد، ہشام اور ولید بن ولیدؓ (فتح القدیر)

ق۔۱۴ وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيۡدًا ۙ‏ اور میں نے اسے بہت کچھ کشادگی دے رکھی ہے (ا)

ا۔۱۴ یعنی مال ودولت میں ریاست و سرداری میں اور درازی عمر میں.

ق۔۱۵ ثُمَّ يَطۡمَعُ اَنۡ اَزِيۡدَ ۙ‏ پھر بھی اس کی چاہت ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں.

ق۔۱۶ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيۡدًا ؕ‏ نہیں نہیں (ا) وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے.

ا۔۱۶ یعنی میں اسے زیادہ نہیں دونگا.

ق۔۱۷ سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا ؕ‏ عنقریب میں اسے ایک سخت چڑھائی چڑھاؤں گا (ا)

ا۔۱۷ یعنی ایسے عذاب میں مبتلا کروں گا جس کا برداشت کرنا نہائت سخت ہوگا، بعض کہتے ہیں، جہنم میں آگ کا پہاڑ ہوگا جس پر اس کو چڑھایا جائے گا (فتح القدیر)

ق۔۱۸ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ‏ اس نے غور کر کے تجویز کی (ا)

ا۔۱۸ یعنی قرآن اور نبی ﷺ کا پیغام سن کر، اس نے اس امر پر غور کیا کہ میں اس کا جواب دوں؟ اور اپنے جی میں اس نے وہ تیار کیا.

ق۔۱۹ فَقُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ ۙ‏ اسے ہلاکت ہو کیسی (تجویز) سوچی؟

ق۔۲۰ ثُمَّ قُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ ۙ‏ وہ پھر غارت ہو کس طرح اندازہ کیا (ا) .

ا۔۲۰ یہ اس کے حق میں بددعائیہ کلمے ہیں، کہ ہلاک ہو، مارا جائے، کیا بات اس نے سوچی ہے؟

ق۔۲۱ ثُمَّ نَظَرَ ۙ‏ اس نے پھر دیکھا (ا)

۲۱۔ا یعنی پھر غور کیا کہ قرآن کا رد کس طرح ممکن ہے۔

ۃ۔۲۲ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ہ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا(ا)

۲۲۔ا یعنی جواب سوچتے وقت چہرے کی سلوٹیں بدلیں، اور منہ بسورا، جیسا کہ عموماً کسی مشکل بات پر غور کرتے وقت آدمی ایسا کرتا ہے۔

ۃ۔۲۳ ثُمَّ اَدْ بَرَ وَ ا سْتَكْبَرَ ہ پھر پیچھے ہٹ گیا اور غرور کیا(ا)

۲۳۔ا یعنی حق سے انکار کیا اور ایمان لانے سے تکبر کیا۔

ۃ۔۲۴ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤثَرُ ہ اور کہنے لگا یہ تو صرف جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے(ا)

۲۴۔ا یعنی کسی سے یہ سیکھ آیا ہے اور وہاں سے نقل کر لایا ہے اور دعویٰ کر دیا کہ اللہ کا نازل کردہ ہے۔

ۃ۔۲۵ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ط ہ سوائے انسانی کلام کے کچھ بھی نہیں۔

ۃ۔۲۶ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ط ہ میں عنقریب اس دوزخ میں ڈالوں گا۔

ۃ۔۲۷ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا سَقَرُ ط ہ اور تجھے کیا خبر کہ دوزخ کیا چیز ہے(ا)۔

۲۷۔ا دوزخ کے ناموں یا درجات ایک کا نام سَقَرُ بھی ہے۔

ۃ۔۲۸ لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ہ نہ وہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے(ا)

۲۸۔ا ان کے جسموں پر گوشت چھوڑے گی نہ ہڈی، یا مطلب ہے جہنمیوں کو زندہ چھوڑے گی نہ مردہ، لَا يَمُوتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى

ۃ۔۲۹ لَوَّ احَةٌ لِّلْبَشَرِ ہ کھال کو جھلسا دیتی ہے۔

ۃ۔۳۰ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ط ہ اور اس میں انیس (فرشتے مقرر) ہیں(ا)۔

۳۰۔ا یعنی جہنم پر بطور دربان ۱۹ فرشتے مقرر ہیں

ۃ۔۳۱ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّ مَا جَعَلْنَا عِدَّ تَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ ع

ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کی ہے (۱) تاکہ اہل کتاب یقین کرلیں (۲) اور ایماندار ایمان میں اور بڑھ جائیں اور اہل کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ کافر کہیں کہ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے (۳) اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (۴) تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا (۵) یہ تو کل بنی آدم کے لئے سراسر پند اور نصیحت ہے.

۳۱-۱ یہ مشرکین قریش کا رد ہے، جب جہنم کے داروغوں کا اللہ نے ذکر فرمایا تو ابوجہل نے جماعت قریش کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کیا تم میں سے ہر دس آدمیوں کا گروپ، ایک ایک فرشتے کے لئے کافی نہیں ہوگا، بعض کہتے ہیں کہ کالدہ نامی شخص نے اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، کہا، تم سب صرف دو فرشتے سنبھال لینا، ۱۷ فرشتوں کو تو میں اکیلا ہی کافی ہوں. کہتے ہیں اس نے رسول اللہ ﷺ کو کشتی کا بھی کئی مرتبہ چیلنج دیا اور ہر مرتبہ شکست کھائی مگر ایمان نہیں لایا، کہتے ہیں اس کے علاوہ رکانہ بن عبد یزید کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے کشتی لڑی تھی لیکن وہ شکست کھا کر مسلمان ہو گئے تھے (ابن کثیر) مطلب یہ کہ یہ تعداد بھی ان کے مذاق یا آزمائش کا سبب بن گئی.

۳۱-۲ یعنی جان لیں کہ رسول برحق ہے اور اس نے وہی بات کی ہے جو پچھلی کتابوں میں بھی درج ہے.

۳۱-۳ کہ اہل کتاب نے ان کے پیغمبر کی بات کی تصدیق کی ہے

۳۱۔۴ بیمار دلوں سے مراد منافقین ہیں یا پھر وہ جن کے دلوں میں شکوک تھے کیوں کہ مکہ میں منافقین نہیں تھے۔ یعنی یہ پوچھیں گے کہ اس تعداد کو یہاں ذکر کرنے میں اللہ کی کیا حکمت ہے؟

۳۱۔۵ یعنی گذشتہ گمراہی کی طرح جسے چاہتا ہے گمراہ اور جسے چاہتا ہے، راہ یاب کر دیتا ہے، اس میں حکمت بالغہ ہوتی ہے اسے صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

۳۱۔۶ یعنی کفار ومشرکین سمجھتے ہیں کہ جہنم میں ۱۹ فرشتے ہی تو ہیں، جن پر قابو پانا کون سا مشکل کام ہے؟ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ رب کے لشکر تو اتنے ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہی نہیں۔ صرف فرشتے ہی اتنی تعداد میں ہیں کہ ۷۰ ہزار فرشتے روزانہ اللہ کی عبادت کے لئے بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں، پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔ (صحیح بخاری)

۳۱۔۷ یعنی یہ جہنم اور اس پر مقرر فرشتے، انسانوں کی پند ونصیحت کے لئے ہیں کہ شاید وہ نافرمانیوں سے باز آجائیں۔

ق۔۳۲ كَلَّا وَ الْقَمَرِ ہ ع قسم ہے چاند کی اور رات کی جب وہ پیچھے ہٹے یعنی جانے لگے۔ رکوع ۔

ق۔۳۳ وَ الَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ہ اور رات جب وہ پیچھے ہٹے۔

ق۔۳۴ وَ الصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ہ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے،

ق۔۳۵ اِنَّهَا لَاِ حْدَى الْكُبَرِ ہ کہ (یقیناً وہ جہنم) بڑی چیزوں میں سے ایک ہے(۱)

۳۵۔۱ یہ جواب قسم ہے کُبَرٌ، کُبْرَیٰ کی جمع ہے تین نہایت اہم چیزوں کی قسموں کے بعد اللہ نے جہنم کی بڑائی اور ہولناکی کو بیان کیا ہے جس سے اس کی بڑائی میں کوئی شک نہیں رہتا۔

ق۔۳۶ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ہ بنی آدم کو ڈرانے والی۔

ق۔۳۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ط ہ

(یعنی) اسے (۱) جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہیے۔

۳۷۔ا یعنی یہ جہنم ڈرانے والی ہے یا نذیر سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں یا قرآن بھی اپنے بیان کردہ وعدو وعید کے اعتبار سے انسانوں کے لئے نذیر ہے.

ۃ۔۳۸ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ہ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے(ا)

۳۸۔ا یعنی ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے، وہ عمل اسے عذآب سے چھڑالے گا، (اگر نیک ہوگا) یا ہلاک کروادے گا.(اگر برا ہے)

ۃ۔۳۹ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنَ ہ مگر دائیں ہاتھ والے(ا)

۳۹۔ا اپنے نیک اعمال کی وجہ سے آزاد ہونگے.

ۃ۔۴۰ فِيْ جَنّٰتٍ ط يَتَسَآءَلُوْنَ ہ

ۃ۔۴۱ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ہ سوال کرتے ہونگے (ا)

۴۱۔ا اہل جنت بالاخانوں میں بیٹھے، جہنمیوں سے سوال کریں گے.

ۃ۔۴۲ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ہ تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا.

ۃ۔۴۳ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ہ وہ جواب دیں گے ہم نمازی نہ تھے.

ۃ۔۴۴ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ہ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے.

ۃ۔۴۵ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ہ

اور ہم بحث کرنے والے(انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے(ا)

۴۵۔ا یعنی کج بحثی اور گمراہی کی حمایت میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے.

ۃ۔۴۶ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ہ اورروز جزا کو جھٹلاتے تھے.

ۃ۔۴۷ حَتّٰۤى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ط ہ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی.

ۃ۔۴۸ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ط ہ

پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی (۱)

۴۸۔۱ یعنی جو صفات مذکورہ کا حامل ہوگا، اسے کسی کی شفاعت بھی فائدہ نہیں پہنچائے گی، اس لئے کہ کفر کی وجہ سے محل شفاعت ہی نہیں ہوگا، شفاعت تو صرف ان کے لئے مفید ہوگی جو ایمان کی وجہ سے شفاعت کے قابل ہونگے۔

۴۹۔ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ٥ انہیں کیا ہوگیا ہے؟ کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔

۵۰۔ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ٥ گویا کہ وہ بھکے ہوئے گدھے ہیں۔

۵۱۔ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ط ٥ جو شیر سے بھاگے ہوں۔

۵۲۔ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ٥

بلکہ ان میں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں دی جائیں (۱)

۵۲۔۱ یعنی ہر ایک ہاتھ میں اللہ کی طرف سے ایک ایک کتاب مفتوح نازل ہو جس میں لکھا ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ بعض اس مفہوم یہ بیان کیا ہیکہ بغیر عمل کے یہ عذاب سے چھٹکارہ چاہتے ہیں، یعنی ہر ایک کو پروانۂ نجات مل جائے۔ (ابن کثیر)

۵۳۔ كَلَّا ط بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ط ٥

ہرگز ایسا نہیں (ہوسکتا بلکہ) یہ قیامت سے بے خوف ہیں (۱)

۵۳۔۱ یعنی ان کے فساد کی وجہ سے ان کا آخرت پر عدم ایمان اور اس کی تکذیب ہے جس نے انہیں بے خوف کر دیا ہے۔

۵۴۔ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ٥ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے (۱)

۵۴۔۱ لیکن اس کے لئے جو اس قرآن کے واعظ اور نصیحت سے عبرت حاصل کرنا چاہے۔

۵۵۔ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ط ٥ اب جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔

ۃ۔۵۶ وَ مَا یَذْ کُرُوْ نَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآ ءَ اللّٰہُ ط ھُوَ اَ ھْلُ التَّقْوٰی وَ اَھْلُ الْمَغْفِرَ ۃِ ہ ع

اور وہ اس وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے(۱) وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے(۲).

۵۶۔۱ یعنی اس قرآن سے ہدایت اور نصیحت اسے ہی حاصل ہوگی جسے اللہ چاہے گا.

۵۶۔۲ یعنی وہ اللہ ہی اس لائق ہے اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کے اختیارات رکھتا ہے. اس لئے وہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اسکی نافرمانی سے بچا جائے تاکہ انسان اس کی مغفرت ورحمت کا سزاوار قرار پائے.

سُوْ رَ ۃُ الْقِیٰمَۃِ ۷۵ یہ سورت مکی ہے اس میں (۴۰) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّ حْمٰنِ الرّ حِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ لَآ اُقْسِمُ بِیَوْ مِ الْقِیٰمَۃِ ہ میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی (۱).

۱۔۱ میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں، قیامت کے دن کی قسم کھانے کا مقصد اس کی اہمیت اور عظمت کو واضح کرنا ہے.

ۃ۔۲ وَلَآ اُقْسِمُ بِا لنَّفْسِ اللَّوَّ امَۃِ ط ہ اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو(۱).

۲۔۱ یعنی بھلائی پر بھی کرتا ہے کہ زیادہ کیوں نہیں کی. اور برائی پر بھی، کہ اس سے باز کیوں نہیں آتا؟ دنیا میں بھی جن کے ضمیر بیدار ہوتے ہیں ان کے نفس انہیں ملامت کرتے ہیں، تاہم آخرت میں تو سب کے ہی نفس ملامت کریں گے.

ۃ۔۳ اَ یَحْسَبُ الْاِ نْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَا مَہٗ ط ہ

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں (۱).

۳۔ا یہ جواب قسم ہے انسان سے مراد یہاں کافر اور بے دین انسان ہے جو قیامت کو نہیں مانتا.اس کا گمان غلط ہے، اللہ تعالیٰ یقیناً انسانوں کے اجزا کو جمع فرمائے گا، یہاں ہڈیوں کا بطور خاص ذکر ہے، اس لیئے کہ ہڈیاں ہی پیدائش کا اصل ڈھانچہ اور قالب ہیں.

ق۔۴ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ہ

ہاں ضرور کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کر دیں (ا).

۴۔ا بَـنَـان (پورپور) جوڑوں، ناخن،لطیف رگوں اور باریک ہڈیوں پر مشتمل ہوتے ہیں.جب یہ باریک اور لطیف چیزیں ہم بالکل صحیح صحیح جوڑ دیں گے تو بڑے حصے کو جوڑ دینا ہمارے لئے کیا مشکل ہوگا

ق۔۵ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ہ بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے (ا)

۵۔ا یعنی اس امید پر نافرمانی اور حق کا انکار کرتا ہے کہ کون سی قیامت آنی ہے.

ق۔۶ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ط ہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا (ا)

۶۔ا یہ سوال اس لئے نہیں کرتا کہ گناہوں سے تائب ہو جائے، بلکہ قیامت کو ناممکن الوقوع سمجھتے ہوئے پوچھتا ہے.

ق۔۷ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ہ پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے گی (ا).

۷۔ا دہشت اور حیرانی سے جیسے موت کے وقت عام طور پر ہوتا ہے.

ق۔۸ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ہ اور چاند بے نور ہو جائے گا (ا)

۸۔ا جب چاند کو گرہن لگ جاتا ہے تو اس وقت بھی وہ بے نور ہو جاتا ہے.لیکن جو علامات قیامت میں سے ہے، جب ہوگا تو اس کے بعد اس میں روشنی نہیں آئے گی.

ق۔۹ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ہ اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے (ا).

۹۔ا یعنی بے نوری میں.مطلب ہے کہ چاند کی طرح سورج کی روشنی بھی ختم ہو جائے گی.

ق۔۱۰ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ہ

اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے(ا).

ا۔۱۰ یعنی جب یہ واقعات ظہور پذیر ہونگے تو پھر اللہ سے یا جہنم کے عذاب سے راہ فرار ڈھونڈے گا،لیکن اس وقت راہ فرار کہاں ہوگی.

ق۔۱۱ كَلَّا لَا وَزَرَ ط ہ نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں(ا).

ا۔۱۱ وَ زَ رَ پہاڑ یا قعلے کو کہتے ہیں جہاں انسان پناہ حاصل کرلے.وہاں ایسی کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی.

ق۔۱۲ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ ط ہ آج تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے(ا)

ا۔۱۲ جہاں وہ بندوں کے درمیان فیصلے فرمائے گا.یہ ممکن نہیں ہوگا کہ کوئی اللہ کی اس عدالت سے چھپ جائے

ق۔۱۳ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ط ہ

آج انسان کو اس کے آگے بھیجے ہوے،اور پیچھے چھوڑے ہوئے سے اگاہ کیا جائے گا(ا)

ا۔۱۳ یعنی اس کے تمام اعمال سے اگاہ کیا جائے گا قدیم ہو یا جدید،اول ہو یا آخر چھوٹا ہو یا بڑا

ق۔۱۴ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ہ بلکہ انسان خود اپنے اوپر حجت ہے(ا).

ا۔۱۴ یعنی اس کے اپنے ہاتھ،پاؤں،زبان اور دیگر اعضاء گواہی دیں گے،یا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے عیوب خود جانتا ہے.

ق۔۱۵ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ط ہ اگر چہ کتنے ہی بہانے پیش کرے(ا).

ا۔۱۵ یعنی لڑے جھگڑے،ایک سے ایک بہانہ کرے،لیکن ایسا کرنا نہ اس کے لئے مفید ہے اور نہ وہ اپنے ضمیر کو مطمعن کرسکتا ہے.

ق۔۱۶ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ط ہ

(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لئے اپنی زبان کو حرکت (ا) نہ دیں.

۱۶۔ا حضرت جبرائیل علیہ السلام جب وحی لیکر آتے نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ جلدی سے پڑھتے جاتے کہ کہیں کوئی لفظ بھول نہ جائے۔ اللہ نے اپنے فرشتے کے ساتھ ساتھ اس طرح پڑھنے سے منع فرمایا (صحیح بخاری)۔

ۃ۔۱۷ اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ ۝ اسکا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے(ا)

۱۷۔ا یعنی آپ کے سینے میں اس کا جمع کر دینا اور آپ کی زبان پر اس کی قراءت کو جاری کر دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

ۃ۔۱۸ فَاِذَا قَرَاۡنٰهُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَهٗ ۝

جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں(ا)

۱۸۔ا یعنی اس کے شرائع واحکام لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور ان کی پیروی بھی کریں۔

ۃ۔۱۹ ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ ؕ ۝ پھر اس کا واضح کر دینا ہمارا ذمہ ہے۔

ۃ۔۲۰ كَلَّا بَلۡ تُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ ۝ نہیں نہیں تم جلدی ملنے والی (دنیا) کی محبت رکھتے ہو۔

ۃ۔۲۱ وَتَذَرُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ؕ ۝ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو(ا)

۲۱۔ا یعنی یوم قیامت کو جھٹلانا اور حق سے اعراض، اسلئے ہے کہ تم نے دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ رکھا ہے اور آخرت تمہیں بالکل فراموش ہے۔

ۃ۔۲۲ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اس روز بہت سے چہرے تر وتازہ اور بارونق ہوں گے۔

ۃ۔۲۳ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہونگے (ا)

۲۳۔ا یہ اہل ایمان کے چہرے ہونگے جو اپنے حسن انجام کی وجہ سے مطمئن، مسرور اور منور ہونگے۔ مزید دیدار الٰہی سے بھی لطف اندوز ہونگیں۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے۔

ۃ۔۲۴ وَوُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ۝ اور کتنے چہرے اس دن (بدرونق) اور اداس ہونگے (ا)

۲۴۔ا یہ کافروں کے چہرے ہونگے سیاہ اور بے رونق۔

ۃ ۲۵ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ط ہ سمجھتے ہونگے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا

ۃ۔۲۶ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ہ نہیں نہیں(۱) جب روح ہنسلی تک (۲) پہنچے گی۔

۲۶۔ا یعنی یہ ممکن نہیں کہ کافر قیامت پر ایمان لے آئیں۔

۲۶۔۲ گردن کے قریب، سینے اور کندھے کے درمیان ایک ہڈی ہے، یعنی جب موت آئے گی آہنی پنجہ تمہیں اپنی گرفت میں لے لے گا۔

ۃ۔۲۷ وَ قِیْلَ مَنْ رَاقٍ ہ اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک (۱) کرنے والا ہے؟

۲۷۔ا یعنی حاضرین میں سے کوئی ہے جو جھاڑ پھونک کے ذریعہ سے تمہیں موت کے پنجے سے چھڑا لے۔

ۃ۔۲۸ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ہ اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے(۱)

۲۸۔ا یعنی وہ شخص یقین کر لے گا جس کی روح ہنسلی تک پہنچ گئی ہے کہ اب، مال، اولاد اور دنیا کی ہر چیز سے جدائی کا مرحلہ آگیا ہے۔

ۃ۔۲۹ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ہ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی (۱)

۲۹۔ا اس سے یا تو موت کے وقت پنڈلی کا پنڈلی کے ساتھ مل جانا مراد ہے یا پے در پے تکلیفیں، بہت سے مفسرین نے دوسرے معنی کئے ہیں۔(فتح القدیر)

ۃ۔۳۰ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ ط ہ ع آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔

ۃ۔۳۱ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی ہ اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز ادا کی(۱)۔

۳۱۔ا یعنی اس انسان نے رسول اور قرآن کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی یعنی اللہ کی عبادت نہیں کی۔

ۃ۔۳۲ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ہ بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی(۱)۔

۳۲۔ا یعنی رسول کو جھٹلایا اور ایمان واطاعت سے روگردانی کی.

۳۳۔ۃ ثُمَّ ذَ ھَبَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ یَتَمَطّٰٓی ط ہ پھر اپنے گھر والوں کے پاس اتراتا ہوا گیا(ا)

۳۳۔ا یَتَمَطّٰی اتراتا اور اکڑاتا ہوا.

۳۴۔ۃ اَوْلٰی لَكَ فَاَ وْلٰی ہ افسوس ہے تجھ پر حسرت ہے تجھ پر.

۳۵۔ۃ ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَ وْلٰی ط ہ وائے ہے اور خرابی ہے تیرے لئے (ا)

۳۵۔ا یہ کلمہ وعید سے کہا جاتا ہے کہ اس کی اصل ہے، اللہ تجھے ایسی چیز سے دوچار کرے جسے تو ناپسند کرے.

۳۶۔ۃ اَیَحْسَبُ الْاِ نْسَا نُ اَنْ یُّتْرَ كَ سُدًی ط ہ

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کے اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا(ا)

۳۶۔ا یعنی اس کو کسی چیز کا حکم دیا جائے گا، نہ کسی چیز سے منع کیا جائے گا، نہ اس کا محاسبہ ہوگا. یا اس کی قبر میں ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا جائے گا، وہاں سے اسے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا.

۳۷۔ۃ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ہ کیا وہ ایک گا ڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟

۳۸۔ۃ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ہ پھر لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا(ا)

۳۸۔ا فَسَوّٰی، یعنی اسے ٹھیک ٹھاک کیا اور اس کی تکمیل کی اور اس میں روح پھونکی.

۳۹۔ۃ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّ وْ جَیْنِ الذَّ كَرَ وَا لْاُ نْثٰی ط ہ پھر اس سے جوڑے یعنی نر مادہ بنائے.

۴۰۔ۃ اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِ رٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِ َ الْمَوْ تٰی ہ ع رکوع

کیا (اللہ تعالیٰ) اس (امر) پر قادر نہیں کہ مردے کو زندہ کردے (ا)

۴۰۔ا یعنی انسان کو اس طرح مختلف اطوار سے گزار کر پیدا فرماتا ہے کیا مرنے کے بعد دوبارہ اسے زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟

سُوْ رَةُ الدَّھرِ ۷۶ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۳۱) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ٥

یقیناً گزرا ہے انسان ایک وقت زمانے میں (۱) جب کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔

۱۔۱ یعنی انسان اول حضرت آدم ہیں اور حِيْنٌ (ایک وقت) سے مراد، روح پھونکے جانے سے پہلے کا زمانہ ہے، جو چالیس سال ہے اور اکثر مفسرین کے نزدیک الانسان کا لفظ بطور جنس کے استعمال ہوا ہے اور حِيْنٌ سے مراد حمل یعنی رحم مادر کی مدت ہے جس میں وہ قابل ذکر چیز نہیں ہوتا۔ اس میں گویا انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایک پیکر حسن و جمال کی صورت میں جب باہر آتا ہے تو رب کے سامنے اکڑتا اور اتراتا ہے، اسے اپنی حیثیت یاد رکھنی چاہیئے کہ میں تو وہی ہوں جب میں عالم نیست میں تھا، تو مجھے کون جانتا تھا۔

ۃ۔۲ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ٥

بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لئے (۱) پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا (۲)

۲۔۱ ملے جلے مطلب، مرد اور عورت دونوں کے پانی کا ملنا پھر ان کا مختلف اطوار سے گزرنا ہے۔ پیدا کرنے کا مقصد انسان کی آزمائش ہے۔

۲۔۲ یعنی اسے سماعت اور بصارت کی قوتیں عطا کیں، تاکہ وہ سب کچھ دیکھ سکے اور سن سکے اور اس کے بعد اطاعت یا انکاری دونوں راستوں میں کسی ایک کا انتخاب کر سکے۔

ۃ۔۳ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ٥

ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا۔

ۃ۔۴ اِنَّآ اَعْتَدْ نَا لِلْكٰفِرِ يْنَ سَلٰسِلَا وَ اَ غْلٰلًا وَّ سَعِيْرًا ہ

یقیناً ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اورطوق اورشعلوں والی آگ تیارکررکھی ہے.

ۃ۔۵ اِنَّ الْاَ بْرَارَ يَشْرَ بُوْ نَ مِنْ كَاْ سٍ كَا نَ مِزَا جُهَا كَا فُوْ رًا ہ

بیشک نیک لوگ وہ جام پیئیں گےجس کی امیزش کافورکی ہے.

ۃ۔۶ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَا دُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْ نَهَا تَفْجِيْرًا ہ

جوایک چشمہ ہے(۱) جس سےاللہ کےبندے پیئیں گے اس کی نہریں نکال لے جائیں گے(۲)

(جدھرچاہیں).

۶۔۱ یعنی کافورملی شراب،دوچارصراحیوں یامٹکوں نہیں ہوگی،بلکہ چشمہ ہوگا،یعنی ختم ہونےوالی نہیں ہوگی.

۶۔۲ یعنی اس کوجدھرچاہیں گے،موڑلیں گے،اپنےمحلات ومنازل میں،اپنی مجلسوں میں اوربیٹھکوں میں

اورباہرمیدانوں اورتفریح گاہوں میں.

ۃ۔۷ يُوْ فُوْنَ بِا لنَّذْ رِ وَ يَخَا فُوْ نَ يَوْ مًا كَا نَ شَرُّ هٗ مُسْتَطِيْرًا ہ

جونذرپوری کرتےہیں اوراس دن سےڈرتےہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانےوالی ہے(۱).

۷۔۱ یعنی اس دن سےڈرتے ہوئےمحرمات اورمعصیات کاارتکابنہیں کرتے.برائی پھیل جانےکامطلب

ہےکہ اس روز اللہ کی گرفت صرف وہی بچےگا جسےاللہ اپنےدامن عفوورحمت میں ڈھانک لےگا.باقی

سب اس کےشرکی لپیٹ میں ہونگے.

ۃ۔۸ وَ يُطْعِمُوْ نَ الطَّعَا مَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَ سِيْرًا ہ

اوراللہ تعالیٰ کی محبت میں کھاناکھلاتےہیں مسکین یتیم اورقیدیوں کو.

ۃ۔۹ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَ جْهِ اللّٰهِ لَا نُرِ يْدُ مِنْكُمْ جَزَ آ ءً وَّ لَا شُكُوْ رًا ہ

ہم تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کےلئےکھلاتےہیں نہ تم سےبدلہ چاہتےہیں نہ شکرگزاری.

ۃ۔۱۰ اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا یَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِیۡرًا ہ

بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں(۱) جو اداسی اور سختی والا ہوگا.

۱۔۱۰ یعنی وہ دن نہایت سخت ہوگا اور سختیوں اور ہولناکیوں کی وجہ سے کافروں پر بڑا لمبا ہوگا(ابن کثیر)

ۃ۔۱۱ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الۡیَوۡمِ وَ لَقّٰهُمۡ نَضۡرَةً وَّ سُرُوۡرًا ہ

پس انہیں اللہ تعالٰی نے اس دن کی برائی سے بچا لیا(۱) اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی.

۱۔۱۱ جیسا کہ وہ اس کے شر سے ڈرتے تھے اور اس سے بچنے کے لئے اللہ کی اطاعت کرتے تھے.

ۃ۔۱۲ وَ جَزٰىهُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّةً وَّ حَرِیۡرًا ہ

اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے.

ۃ۔۱۳ مُّتَّكِئِیۡنَ فِیۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ لَا یَرَوۡنَ فِیۡهَا شَمۡسًا وَّ لَا زَمۡهَرِیۡرًا ہ

یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے. نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ سردی کی سختی.

ۃ۔۱۴ وَ دَانِیَةً عَلَیۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِیۡلًا ہ

ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہونگے(۱) اور ان کے میوے اور گچھے نیچے لٹکے ہوئے ہونگے.

۱۔۱۴ گو وہاں سورج کی حرارت نہیں ہوگی، اس کے باوجود درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے یا یہ مطلب ہے کہ ان کی شاخیں ان کے قریب ہونگی.

ۃ۔۱۵ وَ یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِاٰنِیَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّ اَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِیۡرَا ہ

اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا(۱) جو شیشے کے ہونگے.

۱۔۱۵ یعنی خادم انہیں لیکر جنتیوں کے درمیان پھریں گے.

ۃ۔۱۶ قَوَارِیۡرَا مِنۡ فِضَّةٍ قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِیۡرًا ہ

شیشے بھی چاندی کے(۱) جن کو (ساقی نے) اندازے سے ناپ رکھا ہوگا(۲)

۱۶_۱ یعنی یہ برتن اورآب خورے چاندی اورشیشے سے بنے ہونگے ،نہایت نفیس اورنازک.

۱۶_۲ یعنی ان میں شراب ایسے اندازے سے ڈالی گئی ہوگی کہ جس سے وہ سیراب بھی ہو جائیں، تشنگی محسوس نہ کریں اوربرتنوں اور جاموں میں بھی زائد نہ بچی رہے.مہمان نوازی کے اس طریقے میں بھی مہمانوں کی عزت افزائی ہی کا اہتمام ہے.

ۃ۱۷ وَ یُسۡقَوۡ نَ فِیۡهَا کَاۡ سًا کَا نَ مِزَا جُهَا زَ نۡجَبِیۡلًا ہ

اورانہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی آمیزش زنجبیل کی ہوگی (۱)

۱۷_۱ زَ نۡـجَبِیۡـلٌ (سونٹھ ،خشک ادرک) کو کہتے ہیں.یہ گرم ہوتی ہے اس کی آمیزش سے ایک خوشگوار تلخی پیدا ہو جاتی ہے.علاوہ ازیں عربوں کی یہ مرغوب چیز ہے . چنانچہ کے قہوہ میں بھی زنجبیل شامل ہوتی ہے .

ۃ۱۸ عَیۡنًا فِیۡهَا تُسَمّٰی سَلۡسَبِیۡلًا ہ

جنت کی ایک نہر جس کا نام سلسلبیل ہے(۱)

۱۸_۱ یعنی اس شراب زنجبیل کی بھی ایک نہر ہوگی جسے سلسبیل کہا جاتا ہے.

ۃ۱۹ وَ یَـطُـوۡ فُ عَلَیۡهِمۡ وِ لۡدَا نٌ مُّخَلَّدُوۡ نَ اِ ذَ ا رَ اَیۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُؤۡ لُؤًا مَّنۡثُوۡ رًا ہ

اورجن کے اردگرد گھومتے پھرتے ہونگے وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں (۱) جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں (۲)

۱۹_۱ شراب کی اوصاف بیان کرنے کے بعد،ساقیوں کا وصف بیان کیا جارہا ہے " ہمیشہ رہیں گے" کا مطلب تو یہ ہے جنتیوں کی طرح ان خادموں کو بھی موت نہیں آئے گی.دوسرا یہ کہ ان کا بچپن اوران کی رعنائی ہمیشہ برقرار رہے گی.وہ بوڑھے نہ ہونگے نہ ان کا حسن جمال تبدیل ہوگا.

۱۹_۲ حسن وصفائی اورتازگی وشادابی میں موتیوں کی طرح ہونگے ،بکھرے ہونے کا مطلب،خدمت کے لئے ہرطرف پھیلے ہوئے اورنہایت تیزی سے مصروف خدمت ہوں گے.

ۃ۔۲۰ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ہ

تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا.

ۃ۔۲۱ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ہ

ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا(ا) اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا

۲۱۔ا جیسے ایک زمانے میں بادشاہ، سردار اور ممتاز قسم کے لوگ پہنا کرتے تھے.

ۃ۔۲۲ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ہ ع

(کہا جائے گا) کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی.

ۃ۔۲۳ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ہ

بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے(ا)

۲۳۔ا یعنی ایک ہی مرتبہ نازل کرنے کی بجائے حسب ضرورت مختلف اوقات میں نازل کیا. اس کا دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے، یہ تیرا اپنا گھڑا ہوا نہیں ہے، جیسا کہ مشرکین دعویٰ کرتے ہیں.

ۃ۔۲۴ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ہ

پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ(ا) اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا نہ مان.

۲۴۔ا یعنی اس کے فیصلے کا کا انتظار کر وہ تیری مدد میں کچھ تاخیر کر رہا ہے تو اس میں اس کی حکمت ہے. اس لئے صبر اور حوصلے کی ضرورت ہے.

ۃ۔۲۵ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ہ

اوراپنے رب کے نام کا صبح شام ذکر کیا کر۔

۲۶ وَ مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ○

اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر۔

۲۷ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ يَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ○

بیشک یہ لوگ جلدی ملنے والی (دنیا) کو چاہتے ہیں (۱) اور اپنے پیچھے ایک بڑے بھاری دن کو چھوڑے دیتے ہیں (۲)۔

۲۷۔۱ یعنی کفار مکہ اور ان جیسے دوسرے لوگ دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں اور ساری توجہ اسی پر ہے۔

۲۷۔۲ یعنی قیامت کو، اس کی شدتوں اور ہولناکیوں کی وجہ سے اسے بھاری دن کہا اور چھوڑنے کا مطلب ہے کہ اس کے لئے تیاری نہیں کرتے اور اس کی پروا نہیں کرتے۔

۲۸ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ○

ہم نے انہیں پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے جوڑ اور بندھن مضبوط کئے (۱) اور ہم جب چاہیں ان کے عوض ان جیسے اوروں کو بدل لائیں۔

۲۸۔۱ یعنی ان کی پیدائش کو مضبوط بنایا، یا ان کے جوڑوں کو، رگوں کو اور پٹھوں کے ذریعے سے، ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا، بلفظ دیگر، ان کا مانجھا کڑا کیا۔

۲۹ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○

یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی راہ لے لے (۱)

۲۹۔۱ یعنی اس قرآن سے ہدایت حاصل کرے۔

۳۰ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے (۱) بیشک اللہ تعالیٰ علم والا باحکمت ہے۔

۳۰۔۱ یعنی تم میں سے کوئی اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ ہدایت کی راہ لگا لے، اپنے لئے کسی نفع کو جاری کر لے، ہاں اگر اللہ چاہے تو ایسا ممکن ہے، اس کی مشیت کے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے. البتہ صحیح ارادہ نیت پر وہ اجر ضرور عطا فرماتا ہے ''اعمال کا دارو مدار، نیتوں پر ہے، ہر آدمی کے لئے وہ ہے جس کی وہ نیت کرے''

ۃ۔۳۱ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ط وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ہ ع رکوع ۲

جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کر لے، اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ ۷۷ یہ سورت مکی ہے اس میں (۵۰) آیات اور (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

☆ یہ سورت مکی ہے جیسا کہ صحیحین میں مروی ہے. حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم منیٰ کے ایک غار میں تھے کہ آپ ﷺ پر سورۂ مرسلات کا نزول ہوا، آپ ﷺ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں اسے محمد ﷺ سے حاصل کر رہا تھا کہ اچانک ایک سانپ آ گیا. نبی ﷺ نے فرمایا، اسے مار دو، لیکن وہ تیزی سے غائب ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا ''تم اس کے شر اور وہ تمہارے شر سے بچ گیا'' (بخاری تفسیر سورۂ المرسلات)

ۃ۔۱ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ہ دل خوش کن چلتی ہوئی ہواؤں کی قسم (۱)

۱۔۱ اس مفہوم کے اعتبار سے عرفاً کے معنی پے درپے ہوں گے. بعض نے مُرسلات سے فرشتے یا انبیا مراد لئے ہیں اس صورت میں عرفاً کے معنی وحی الہٰی، یا احکام شریعت ہوں گے.

ۃ۔۲ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ہ پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم (۱)

۲۔۱ یا فرشتے مراد ہیں، جو بعض دفعہ ہواؤں کے عذاب کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں.

ق۔۳ وَّ النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ہ پھر(ابرکو)ابھارکر پراگندہ کرنے والیوں(۱) کی قسم.

۳۔۱ یاان فرشتوں کی قسم، جوبادلوں کومنتشر کرتے ہیں یافضائے آسمانی میں اپنے پر پھیلاتے ہیں.تاہم امام ابن کثیراورامام طبری نے ان تینوں ہوائیں مراد لی اورصحیح قرار دیا ہے، جیسے کہ ترجمے میں بھی اسی کواختیا کیا ہے.

ق۔۴ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ہ پھرحق اور باطل کوجداجدا کردینے والے(۱)

۴۔۱ یعنی ان فرشتوں کی قسم جوحق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے احکام لیکراترتے ہیں. یا مرادآیات قرآنیہ ہیں، جن سے حق و باطل اورحلال وحرام کی تمیز ہوتی ہے یارسول مراد ہیں جووحی الہی کےذریعے سےحق وباطل کے درمیان فرق واضع کرتے ہیں.

ق۔۵ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ہ اوروحی لانے والےفرشتوں کی قسم.

ق۔۶ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ہ جو(وحی) الزام اتارنے یاآگاہ کردینے والی ہوتی ہے(۱)

۶۔۱ یعنی فرشتے وحی لیکرآتے ہیں تاکہ لوگوں پردلیل قائم ہوجائے اور یہ عذرباقی نہ رہے کہ ہمارے پاس توکوئی اللہ کاپیغام ہی لیکرنہیں آیا یامقصدڈرانا ہے.

ق۔۷ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ط ہ جس چیزکاتم سے وعدہ کیاجاتا ہےیقیناًہونے والی ہے(۱).

۷۔۱ (یاجواب قسم) یہ ہے کہ تم سے قیامت کا جووعدہ کیاجاتا ہے، وہ یقیناًواضع ہونے والی ہے،یعنی اس میں شک کرنے کی نہیں بلکہ اس کے لئے تیاری کرنے کی ضرورت ہے.یہ قیامت کب واقع ہوگی؟ اگلی سورت میں اس واضع کیاجارہاہے

ق۔۸ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ہ پس جب ستارے بےنورکردیئے جائیں گے(۱)

۸۔۱ طَمْسٌ کے معنی مٹ جانے اوربےنشان ہونے کے ہیں،یعنی جب ستاروں کی روشنی ختم بلکہ ان کانشان تک مٹ جائے گا.

ق۔۹ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ہ اورجب آسمان توڑپھوڑدیاجائے گا.

ق۔۱۰ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ہ اورجب پہاڑٹکڑے ٹکڑے کرکےاڑادیئے جائیں گے.

ق۔۱۱ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ط ہ اورجب رسولوں کووقت مقررہ پرلایاجائے گا.

ق۔۱۲ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ط ہ کس دن کے لئے (ان سب کو) مؤخرکیاگیا(۱)

۱۲۔۱ یعنی کیسے عظیم دن کے لئے ،جس کی شدت اور ہولناکی ،لوگوں کے لئے سخت تعجب انگیز ہوگی، ان پیغمبروں کو جمع ہونے کا وقت دیا گیا ہے.

ۃ۔۱۳ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ہ فیصلے کے دن کے لئے.

ۃ۔۱۴ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ط ہ تجھے کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

ۃ۔۱۵ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ہ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے .

ۃ۔۱۶ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ط ہ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟

ۃ۔۱۷ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ہ پھر ہم ان کے بعد پچھلوں کو لائے (۱)

۱۷۔۱ یعنی کفار مکہ اوران کے ہم نوا، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جھٹلایا.

ۃ۔۱۸ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ہ ہم گنہگاروں کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں (۱)

۱۸۔۱ یعنی سزا دیتے ہیں دنیا میں اور آخرت میں.

ۃ۔۱۹ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ہ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے (افسوس) ہے.

ۃ۔۲۰ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ہ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے (منی سے) پیدا نہیں کیا.

ۃ۔۲۱ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ہ پھر ہم نے اسے مضبوط و محفوظ جگہ میں رکھا (۱)

۲۱۔۱ یعنی رحم مادر میں.

ۃ۔۲۲ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ہ ایک مقررہ وقت تک.

ۃ۔۲۳ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ہ پھر ہم نے اندازہ کیا (۱) اور ہم کیا خوب اندازہ کرنے والے ہیں

۲۳۔۱ یعنی رحم مادر میں جسمانی ساخت و ترکیب و صحیح اندازہ کیا کہ دونوں آنکھوں، دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں

اور دونوں کانوں کے درمیان اور دیگر اعضا کا ایک دوسرے کے درمیان کتنا فیصلہ رہنا چاہیئے .

ۃ-۲۴ وَيلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ہ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے.

ۃ-۲۵ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ہ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟

ۃ-۲۶ اَحْيَآءً وَّ اَمْوَاتًا ہ زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی (۱)

۱-۲۶ یعنی زمین زندوں کو اپنی پشت پر اور مردوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے.

ۃ-۲۷ وَّ جَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِىَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ط ہ

اور ہم نے اس میں بلند اور بھاری پہاڑ بنا دیئے اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا .

ۃ-۲۸ وَيلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبُوْنَ ہ اس دن جھوٹ جاننے والوں کے لئے وائے اور افسوس ہے.

ۃ-۲۹ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ہ اس دوزخ کی طرف جاؤ جسے تم جھٹلاتے رہے تھے (۱).

۱-۲۹ یہ فرشتے جہنمیوں کو کہیں گے

ۃ-۳۰ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ہ چلو تین شاخوں والے تنے کی طرف (۱)

۱-۳۰ جہنم سے جو دھواں آئے گا وہ بلند ہو کر تین طرفوں میں پھیل جائے گا، یعنی جس طرح دیوار یا درخت کا سایہ ہوتا ہے، یہ دھواں حقیقت میں اس طرح کا سایہ نہیں ہوگا جس میں جہنمی کچھ سکون حاصل کر لیں .

ۃ-۳۱ لَّا ظَلِيْلٍ وَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ ط ہ جو دراصل نہ سایہ دینے والا ہے نہ شعلے سے بچا سکتا ہے.

ۃ-۳۲ اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ہ یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو محل کی سی ہیں

ۃ-۳۳ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ط ہ گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں (۱).

۱-۳۳ یعنی اس کی ایک ایک چنگاری اتنی اتنی بڑی ہوگی جیسے محل یا قلعہ. پھر ہر چنگاری کے مزید

اتنے بڑے بڑے ٹکڑے ہو جائیں گے جیسے اونٹ ہوتے ہیں.

ق۔۳۴ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ہ آج ان جھٹلانے والوں کی درگت ہے.

ق۔۳۵ هٰذَا يَوۡمُ لَا يَنۡطِقُوۡنَ ہ آج (کا دن) وہ دن ہے کہ یہ بول بھی نہ سکیں گے (ا)

۳۵۔ا محشر کا دن جس میں کافروں کی مختلف حالتیں ہوں گی.

ق۳۶ وَلَا يُؤۡذَنُ لَهُمۡ فَيَعۡتَذِرُوۡنَ ہ نہ انہیں معذرت کی اجازت دی جائے گی.

ق۔۳۷ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ہ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے.

ق۔۳۸ هٰذَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ جَمَعۡنٰكُمۡ وَالۡاَوَّلِيۡنَ ہ

یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں اور اگلوں کو سب کو جمع کر لیا (ا)

۳۸۔ا یہ اللہ کے بندوں سے خطاب فرمائے گا کہ ہم نے تمہیں اپنی قدرت کاملہ سے فیصلہ کرنے کے لئے ایک ہی میدان میں جمع کر لیا.

ق۔۳۹ فَاِنۡ كَانَ لَـكُمۡ كَيۡدٌ فَكِيۡدُوۡنِ ہ پس اگر تم مجھ سے کوئی چال چل سکتے ہو تو چل لو (ا)

۳۹۔ا یہ سخت وعید اور تہدید ہے کہ اگر تم میری گرفت سے بچ سکتے ہو اور میرے حکم سے نکل سکتے ہو تو بچ اور نکل کے دکھاؤ.

ق۔۴۰ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ہ ع وائے ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے. رکوع ۱

ق۔۴۱ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ ظِلٰلٍ وَّعُيُوۡنٍ ہ بیشک پرہیزگار لوگ سایوں میں ہیں (ا) اور بہتے چشموں میں.

۴۱۔ا یعنی درختوں اور محلات کے سائے، آگ کے دھوئیں کا سایہ نہیں ہوگا جیسے مشرکین کے لئے ہوگا.

ق۔۴۲ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ط ہ اوران میوں میں جن کی وہ خواہش کریں (ا)

۴۲۔ا ہر قسم کے پھل، جب بھی خواہش کریں گے، آموجود ہونگے.

ق۔۴۳ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا م بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ

(اے جنتیوں!) کھاؤ پیؤ مزے سے اپنے کئے ہوئے اعمال کے بدلے.

ق۔۴۴ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ہ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں.

ق۔۴۵ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ہ اس دن سچا نہ جاننے والوں کے لئے (افسوس) ہے (ا)

۴۵۔ا کہ اہل تقویٰ کے حصے میں جنت کی نعمتیں آئیں اور ان کے حصے میں بڑی بدبختی.

ق۔۴۶ كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ہ

(اے جھٹلانے والو) تم دنیا میں تھوڑا سا کھالو اور فائدہ اٹھالو بیشک تم گنہگار رہو (ا)

۴۶۔ا یہ مکذبین قیامت کو خطاب ہے اور یہ امر، تہدید و وعید کے لئے ہے، یعنی اچھا چند روز خوب عیش کرلو، تم جیسے مجرمین کے لئے شکنجہ عذاب تیار ہے.

ق۔۴۷ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ہ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے سخت ہلاکت ہے.

ق۔۴۸ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ہ

ان سے جب کہا جاتا ہے کہ رکوع کرلو تو نہیں کرتے (ا)

۴۸۔ا یعنی جب ان کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے، تو نماز نہیں پڑھتے.

ق۔۴۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ہ اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے.

ق۔۵۰ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ م بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ہ ع اب اس قرآن کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے (ا) رکوع ۲

۵۰۔ا یعنی جب قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے تو اس کے بعد اور کون سا کلام ہے جس پر ایمان لائیں گے.

عَمَّ ۳۰

سورت	النبا	النزعت	عبس	التکویر	الانفطار	المطفّفین	الانشقاق	البروج	الطارق
صفحہ	۵۸۶	۵۹۲	۵۹۸	۶۰۳	۶۰۶	۶۰۸	۶۱۲	۶۱۵	۶۱۹
سورت	الاعلیٰ	الغاشیۃ	الفجر	البلد	الشّمس	الیل	الضحیٰ	الانشراح	التین
صفحہ	۶۲۱	۶۲۳	۶۲۵	۶۲۹	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷
سورت	العلق	القدر	البیّنۃ	الزلزال	العدیٰت	القارعۃ	التکاثر	العصر	الھمزۃ
صفحہ	۶۳۹	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۸	۶۴۹	۶۴۹
سورت	الفیل	قریش	الماعون	الکوثر	الکٰفرون	النصر	اللھب	الاخلاص	الفلق الناس
صفحہ	۶۵۰	۶۵۲	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷،۶۵۸

سُوۡرَۃُ النَّبَاِ ۷۸ یہ سورت مکی ہے اس میں (۴۰) آیات اور (۲) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔ا عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ یہ لوگ کس کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں (۱)

ا۔ا جب رسول اللہ ﷺ کو خلعت نبوت سے نوازا گیا اور آپ نے توحید، قیامت وغیرہ کا بیان فرمایا اور قرآن کی تلاوت فرمائی تو کفار ومشرکین باہم ایک دوسرے سے پوچھتے کہ یہ قیامت کیا واقعی ممکن ہے ،جبکہ یہ شخص دعویٰ کر رہا ہے یا یہ قرآن ،واقعی اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جیسا کہ محمد

ﷺ کہتا ہے استفہام کے ذریعے سے اللہ نے پہلے ان چیزوں کی وہ حثیت نمایاں کی جوان کی ہے.
پھر خود ہی جواب دیا کہ.

ق۔٢ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ہ یہ بڑی خبر کے متعلق .

ق۔٣ الَّذِیۡ ھُمۡ فِیۡہِ مُخۡتَلِفُوۡ نَ ط ہ جس کے بارے میں یہ اختلاف کر رہے ہیں(١)

٣۔ا یعنی جس بڑی خبر کی بابت ان کے درمیان اختلاف ہے اس کے متعلق استفسار ہے.اس بڑی خبر سے بعض نے قرآن مجید مراد لیا ہے کافر اس کے بارے میں مختلف باتیں کرتے تھے،کوئی اسے جادو،کوئی کہانت، کوئی شعر اور کوئی پہلوں کی کہانیاں بتلاتا تھا.بعض کے نزدیک اس سے مراد قیامت کا برپا ہونا اور دوبارہ زندہ ہونا ہے۔اسکا ان کے درمیان کچھ اختلاف تھا کوئی بالکل انکار کرتا تھا کوئی صرف شک کا اظہار بعض کہتے تھے کہ سوال کرنے والے مومن وکافر دونوں ہی تھے،مومنین کا سوال تو اضافہ یقین یا بصیرت کے لئے تھا اور کافروں کا جھٹلانا اور مذاق کے طور پر.

ق۔٤ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡ نَ ہ یقیناً یہ ابھی جان لیں گے.

ق۔٥ ثُمَّ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡ نَ ہ پھر بالیقین انہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا (١)

٥۔ا اللہ تعالیٰ اپنی کاریگری اور عظیم قدرت کا تذکرہ فرما رہا ہے تاکہ توحید کی حقیقت ان کے سامنے واضح ہو اور اللہ کا رسول انہیں جس چیز کی دعوت دے رہا تھا،اس پر ایمان لانا ان کے لئے آسان ہو جائے.

ق۔٦ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِھٰدًا ہ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟

ق۔٧ وَّالۡجِبَا لَ اَوۡ تَا دًا ہ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)؟(١)

٧۔ا یعنی پہاڑوں کو زمین کے لئے میخیں بنایا تاکہ ساکن رہے،حرکت نہ کرے.

ق۔٨ وَّ خَلَقۡنٰکُمۡ اَ زۡ وَا جًا ہ اور ہم نے تجھے جوڑا جوڑا پیدا کیا.

ق۔٩ وَّ جَعَلۡنَا نَوۡ مَکُمۡ سُبَا تًا ہ اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا.

ق۔١٠ وَّ جَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِبَاسًا ہ اور رات کو ہم نے پردہ بنایا(ا)

١٠۔ا یعنی رات کا اندھیرا اور سیاہی ہر چیز کو اپنے دامن میں چھپالیتی ہے، جس طرح لباس انسان کے جسم کو چھپالیتا ہے.

ق۔١١ وَّ جَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ہ اور دن کو ہم نے وقت روزگار بنایا(ا)

١١۔ا مطلب ہے کہ دن روشن بنایا تاکہ لوگ کسب معاش کے لئے جدوجہد کرسکیں.

ق۔١٢ وَّ بَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ہ تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط آسمان بنائے.

ق۔١٣ وَّ جَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ہ اور ایک چمکتا ہوا روشن چراغ (سورج) پیدا کیا.

ق۔١٤ وَّ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ہ اور بدلیوں سے ہم نے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا(ا)

١٤۔ا مُعۡصِرَاتٌ وہ بدلیاں جو پانی سے بھری ہوئی ہوں لیکن ابھی برسی نہ ہوں جیسے اَلۡمَرۡاَةُ الۡمُعۡتَصِرَةُ اس عورت کو کہتے ہیں جس کی ماہواری قریب ہو ثَجَّاجًا کثرت سے بہنے والا پانی.

ق۔١٥ لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ہ تاکہ اس سے اناج اور سبزہ اگائیں.

ق۔١٦ وَّ جَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ہ اور گھنے باغ (بھی اگائیں(ا)

١٦۔ا شاخوں کی کثرت کی وجہ سے ایک دوسرے سے ملے ہوئے درخت یعنی گھنے باغ.

ق۔١٧ اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ مِيۡقَاتًا ہ بیشک فیصلہ کے دن کا وقت مقرر ہے.

ق۔١٨ يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ہ

جس دن کہ صور پھونکا جائے گا. پھر تم فوج در فوج چلے آؤ گے(ا)

١٨۔ا بعض نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ ہر امت اپنے رسول کے ساتھ میدان حشر میں آئے گی. یہ دوسرا نفخہ ہوگا، جس میں سب لوگ قبروں سے زندہ اٹھ کر نکل آئیں گے. اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا، جس سے انسان کھیتی کی طرح اگ آئے گا. انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی، سوائے

ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے، اس سے قیامت والے دن تمام مخلوقات کی دوبارہ ترکیب ہوگی. (صحیح بخاری)

ق۔۱۹ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ہ اور آسمان کھول دیا جائے گا پھر اس میں دروازے دروازے ہوجائیں گے(ا)

۱۹۔ا یعنی فرشتوں کے نزول کے لئے راستے بن جائیں گے اور وہ زمین پر اتر آئیں گے.

ق۔۲۰ وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ؕ ہ

اور پہاڑ چلائے جائیں گے پس وہ سراب ہوجائیں گے(ا)

۲۰۔ا وہ ریت جو دور سے پانی محسوس ہوتی ہو، پہاڑ بھی دور سے نظر آنے والی چیز بن کر رہ جائیں گے.

ق۔۲۱ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ہ بیشک دوزخ گھات میں ہے(ا).

۲۱۔ا گھات ایسی جگہ کو کہتے ہیں، جہاں چھپ کر دشمن کا انتظار کیا جاتا ہے تاکہ وہاں سے گذرے تو فوراً حملہ کردیا جائے، جہنم کے داروغے بھی جہنمیوں کے انتظار میں اسی طرح بیٹھے ہیں یا خود جہنم اللہ کے حکم سے کفار کے لئے گھات لگائے بیٹھی ہے.

ق۔۲۲ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ہ سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے.

ق۔۲۳ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ہ اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے.

ق۔۲۴ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ہ

نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے، نہ پانی کا.

ق۔۲۵ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ ہ سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے(ا)

۲۵۔ا جو جہنمیوں کے جسموں سے نکلے گی.

ق۔۲۶ جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ ہ (ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا(ا)

١-٢٦ یعنی یہ سزا ان کے اعمال کے مطابق ہے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں.

ة-٢٧ اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ہ انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی

ة-٢٨ وَّکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا ط ہ اور بے باقی سے ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے.

ة-٢٩ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ کِتٰبًا ہ ہم نے ہر چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے(١)

١-٢٩ یعنی لوح محفوظ میں. یا وہ ریکارڈ مراد ہے جو فرشتے لکھتے رہے. پہلا مفہوم زیادہ صحیح ہے.

ة-٣٠ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَکُمْ اِلَّا عَذَابًا ہ

اب تم (اپنے کئے کا)مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے.

ة-٣١ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ہ ع یقیناً پرہیزگار لوگوں کے لئے کامیابی ہے. رکوع ١

ة-٣٢ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ہ باغات ہیں اور انگور ہیں.

ة-٣٣ وَّکَوَاعِبَ اَتْرَابًا ہ اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں(١)

١-٣٣ کَوَاعِبَ کَاعِبَةً کی جمع ہے، یہ کَعْبٌ (ٹخنہ) سے ہے، ابھرا ہوا ہوتا ہے، ان کی چھاتیوں میں بھی ایسا ہی ابھار ہوگا، جو ان کے حسن و جمال کا ایک مظہر ہے. اَتْرَابٌ ہم عمر.

ة-٣٤ وَّکَاْسًا دِھَاقًا ط ہ چھلکتے ہوئے جام شراب ہیں.

ة-٣٥ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا وَّلَا کِذّٰبًا ہ

اور وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ ہی جھوٹیں باتیں سنیں گے(١)

١-٣٥ یعنی کوئی بے فائدہ اور بے ہودہ بات وہاں نہیں ہوگی، نہ ایک دوسرے سے جھوٹ بولیں گے.

ة-٣٦ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ہ

(ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہوگا (١)

١-٣٦ یعنی اللہ کی داد و دہشت کی وہاں فروانی ہوگی.

ۃ۔۳۷ رَّ بّ السَّمٰوٰ تِ وَ الۡاَ رۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَاالرَّ حۡمٰنِ لَا یَمۡلِکُوۡ نَ مِنۡهُ خِطَا بًا ہ

(اس رب کی طرف سے ملے گا جو کہ) آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کا پروردگار ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے۔ کسی کو اس سے بات چیت کرنے کا اختیار نہیں ہوگا(۱)

۳۷۔۱ یعنی اس کی عظمت، ہیبت اور جلالت اتنی ہوگی کہ ابتداء اس سے کسی کو بات کرنے کی ہمت نہ ہوگی، اسی لئے اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کے لئے لب کشائی نہیں کر سکے گا۔

ۃ۔۳۸ یَوۡ مَ یَقُوۡ مُ الرُّوۡ حُ وَ الۡمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا ؕ لَّا یَتَکَلَّمُوۡ نَ اِلَّا مَنۡ اَ ذِ نَ لَهُ الرَّ حۡمٰنُ وَ قَا لَ صَوَا بًا ہ

جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کھڑے ہونگے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے(۱)

۳۸۔۱ یہ اجازت اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو اور اپنے پیغمبروں کو عطا فرمائے گا اور وہ جو بات کریں گے حق و صواب ہی ہوگی، یا یہ مفہوم ہے کہ اجازت صرف اس کے بارے میں دی جائے گی جس نے درست بات کہی ہو، یعنی کلمہ توحید کا اقراری رہا ہو۔

ۃ۔۳۹ ذٰلِكَ الۡیَوۡ مُ الۡحَقُّ فَمَنۡ شَآ ءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَ بِّهٖ مَاٰ بًا ہ

یہ دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کے پاس (نیک اعمال کر کے) ٹھکانا بنالے(۱)

۳۹۔۱ اس آنے والے دن کو سامنے رکھتے ہوئے ایمان و تقویٰ کی زندگی اختیار کرے تاکہ اس روز وہاں اس کو اچھا ٹھکانا مل جائے۔

ۃ۔۴۰ اِنَّـآ اَنۡـذَ رۡ نٰـکُـمۡ عَـذَا بًا قَرِیۡبًا یَّوۡ مَ یَنۡظُرُ الۡمَرۡ ءُ مَا قَدَّ مَتۡ یَدٰ هُ وَ یَقُوۡ لُ الۡکٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰ بًا ہ ع

رکوع۔

ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا اور (چوکنا کر دیا) ہے جس دن انسان اپنے

ہاتھوں کی کمائی کو دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہو جاتا (۱)

۴۰۔۱ یعنی جب وہ اپنے لئے ہولناک عذاب دیکھے گا تو یہ آرزو کرے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ حیوانات کے درمیان بھی عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ فرمائے گا، حتیٰ کہ ایک سینگ والی بکری نے بے سینگ والی پر کوئی زیادتی کی ہوگی، تو اس کا بھی بدلہ دلائے گا اس سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ جانوروں کو حکم دے گا کہ مٹی ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ مٹی ہو جائیں گے۔ اسوقت کافر بھی آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی حیوان ہوتے اور آج مٹی بن جاتے (تفسیر ابن کثیر)

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ ۷۹ یہ سورت مکی ہے اس میں (۴۶) آیات اور (۲) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ہ ڈوب کر سختی سے کھینچنے والوں کی قسم (۱)

۱۔۱ نَزْعٌ کے معنی سختی سے کھینچنا، غَرْقًا ڈوب کر، یہ جان نکالنے والے فرشتوں کی صفت ہے فرشتے کافروں کی جان، نہایت سختی سے نکالتے ہیں اور جسم کے اندر ڈوب کر۔

ۃ۔۲ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ہ بند کھول کر چھڑا دینے والوں کی قسم (۱)

۲۔۱ نَشْطٌ کے معنی گرہ کھول دینا، یعنی مومن کی جان فرشتے بہ سہولت نکالتے ہیں جیسی کسی چیز کی گرہ کھول دی جائے۔

ۃ۔۳ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ہ اور تیرنے پھرنے والوں کی قسم (۱)

۳۔۱ سَبْحٌ کے معنی تیرنا، فرشتے روح نکالنے کے لئے انسان کے بدن میں اس طرح تیرتے پھرتے ہیں جیسے سمندر سے موتی نکالنے کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں تیرتے ہیں یا مطلب ہے کہ نہایت تیزی سے اللہ کا حکم لیکر آسمان سے اترتے ہیں۔

ق۔۴ فَا لسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ہ پھردوڑکرآگے بڑھنے والوں کی قسم(ا)

ا۔۴ یہ فرشتے اللہ کی وحی،انبیا تک،دوڑکر پہنچاتے ہیں تا کہ شیطان کو اس کی کوئی خبر نہ لگے.یا مومنوں کی روحیں جنت کی طرف لے جانے میں نہایت سرعت سے کام لیتے ہیں.

ق۔۵ فَا لۡمُدَ بِّرٰ تِ اَ مۡرًا ہ پھرکام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم(ا)

ا۔۵ یعنی اللہ تعالیٰ جوکام سپردکرتا ہے،وہ اس کی تدبیر کرتے ہیں اصل مدبر تو اللہ ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے تحت فرشتوں کے ذریعے سے کام کرواتا ہے تو انہیں بھی مدبر کہا جاتا ہے.

ق۔۶ یَوۡ مَ تَرۡ جُفُ الرَّ ا جِفَةُ ہ جس دن کاپنے والی کانپے گی(ا)

ا۔۶ یہ نفخہ اولیٰ ہے جسے نفخہ فنا کہتے ہیں،جس سے ساری کائنات کانپ اورلرزاٹھے گی اور ہر چیز فنا ہوجائے گی.

ق۔۷ تَتۡبَعُهَا الرَّ ا دِ فَةُ ط ہ اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی (پیچھے پیچھے) آئے گی(ا)

ا۔۷ یہ دوسرانفخہ ہوگا،جس سے سب لوگ زندہ ہوکرقبروں سے نکل آئیں گے.یہ دوسرانفخہ پہلے نفخہ سے چالیس سال بعد ہوگا.

ق۔۸ قُلُوۡ بٌ یَّوۡ مَئِزٍ وَّا جِفَةٌ ہ (بہت سے) دل اس دن دھڑکتے ہونگے(ا)

ا۔۸ قیامت کے ہول اورشدائد سے.

ق۔۹ اَبۡصَا رُ هَا خَا شِعَةٌ ہ جس کی نگاہیں نیچی ہونگی(ا)

ا۔۹ دہشت زدہ لوگوں کی نظریں بھی (مجرموں کی طرح) جھکی ہوئی ہوں گی.

ق۔۱۰ یَقُوۡ لُوۡنَ ءَ اِ نَّا لَمَرۡدُوۡ دُوۡ نَ فِی الۡحَا فِرَ ةِ ط ہ

کہتے ہیں کہ کیا پہلی کی سی حالت کی طرف لوٹائے جائیں گے(ا)

ا۔۱۰ حا فِرَ ةٌ ، پہلی حالت کو کہتے ہیں.منکرین قیامت کا قول ہے کہ کیا ہم پھراس طرح زندہ کر

دیئے جائیں گے جس طرح مرنے سے پیشتر تھے.

ق۔۱۱ ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً ط ہ کیا اس وقت جب کہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے(ا)

۱۔۱۱ یہ انکار قیامت کی مزید تاکید ہے کہ ہم کس طرح زندہ کر دیئے جائیں گے جب کہ ہماری ہڈیاں بوسیدہ اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گی.

ق۔۱۲ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ہ کہتے ہیں کہ پھر تو یہ لوٹنا نقصان دہ ہے(ا)

۱۔۱۲ یعنی اگر واقعی ایسا ہوا جیسا کہ محمد ﷺ کہتے ہیں ، پھر دوبارہ زندگی ہمارے لئے سخت نقصان دہ ہوگی.

ق۔۱۳ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ہ (معلوم ہونا چاہیئے) وہ تو صرف ایک (خوفناک) ڈانٹ ہے.

ق۔۱۴ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ط ہ کہ (جس کے ظاہر ہوتے ہی) وہ ایک دم میدان میں جمع ہو جائیں گے(ا)

۱۔۱۴ یہ قیامت کی منظر کشی ہے کہ ایک ہی نفخے سے سب لوگ ایک میدان میں جمع ہو جائیں گے.

ق۔۱۵ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ہ کیا موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر تمہیں پہنچی ہے؟

ق۔۱۶ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ہ

جب کہ انہیں ان کے رب نے پاک میدان طویٰ میں پکارا(ا)

۱۔۱۶ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے واپسی پر آگ کی تلاش میں کوہ طور پر پہنچ گئے تھے تو وہاں ایک درخت کی اوٹ سے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الاسلام سے کلام فرمایا تھا، جیسا کہ تفصیل سورۃ طٰهٰ کے آغاز میں گزری.

ق ۔۱۷ اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ہ کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کرلی ہے(ا)

۱۷۔ا یعنی کفر و معصیت اور تکبر میں حد سے تجاوز کر گیا ہے.

ق ۔۱۸ فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰۤی اَنۡ تَزَكّٰی ہ اس سے کہو کہ کیا تو اپنی درستگی اور صلاح چاہتا ہے(ا)

۱۸۔ا یعنی کیا ایسا راستہ اور طریقہ تو پسند کرتا ہے جس سے تیری اصلاح ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان اور مطیع ہو جا.

ق ۔۱۹ وَاَهۡدِيَكَ اِلٰی رَبِّكَ فَتَخۡشٰی ہ

اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں تا کہ تو (اس سے) ڈرنے لگے(ا)

۱۹۔ا یعنی اس کی توحید اور عبادت کا راستہ، تاکہ تو اس کے عقاب سے ڈرے. اس لئے کہ اللہ کا خوف اسی دل میں پیدا ہوتا ہے جو ہدایت پر چلنے والا ہوتا ہے.

ق ۔۲۰ فَاَرٰىهُ الۡاٰيَةَ الۡكُبۡرٰی ہ پس اسے بڑی نشانی دکھائی (ا)

۲۰۔ا یعنی اپنی صداقت کے وہ دلائل پیش کئے جو اللہ کی طرف سے انہیں عطا کئے گئے تھے. بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ معجزات ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے تھے. مثلاً ید بیضا اور عصا اور بعض کے نزدیک آیات تسعہ.

ق ۲۱ فَكَذَّبَ وَعَصٰی ہ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی.

ق ۔۲۲ ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰی ہ پھر پلٹا دوڑ دھوپ کرتے ہوئے (ا)

۲۲۔ا یعنی اس نے ایمان واطاعت سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ زمین میں فساد پھیلائے اور موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کی سعی کرتا رہا، چنانچہ جادوگروں کو جمع کر کے ان کا مقابلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کرایا تاکہ موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا ثابت کیا جا سکے.

ق ۔۲۳ فَحَشَرَ فَنَادٰی ہ پھر سب کو جمع کر کے پکارا.

ق-۲۴ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ہ تم سب کا رب میں ہی ہوں.

ق-۲۵ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ط ہ

تو (سب سے بلند و بالا) اللہ نے بھی اسے آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کرلیا (ا)

۲۵-ا یعنی اللہ نے اس کی ایسی گرفت فرمائی کہ اسے دنیا میں ائندہ آمنے والے فرمانوں کے لئے نشان عبرت بنادیا اور قیامت کا عذاب اس کے علاوہ ہے، جو اسے وہاں ملے گا

ق-۲۶ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی ط ہ ع بیشک اس میں اس شخص کے لئے عبرت ہے جو ڈرے (ا)

۲۶-ا یا میں نبی ﷺ کے لئے تسلی اور کفار مکہ کو تنبیہ ہے کہ اگر انہوں نے گزشتہ لوگوں کے واقعات سے عبرت نہ پکڑی تو ان کا انجام بھی فرعون کی طرح ہوسکتا ہے.

ق-۲۷ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ط بَنٰهَا ہ

کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ اللہ نے اسے بنایا.

۲۷-ا یہ کفار مکہ کو خطاب ہے اور مقصود تنبیہ ہے کہ جو اللہ اتنے بڑے آسمانوں اور ان کے عجائبات کو پیدا کرسکتا ہے، اس کے لئے تمہارا دوبارہ پیدا کرنا آسمان بنانے سے زیادہ مشکل ہے.

ق-۲۸ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ہ اس کی بلندی اونچی کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کردیا. (ا)

۲۸-ا ٹھیک ٹھاک کا مطلب اسے ایسی شکل صورت میں ڈھالنا ہے کہ جس میں کوئی تفاوت، کجی، شگاف اور خلل باقی نہ رہے.

ق-۲۹ وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ط ہ اسکی رات کو تاریک بنایا اکے دن کو روشن بنایا.

ق-۳۰ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ط ہ اس کے بعد زمین کو (ہموار) بچھا دیا.

ق-۳۱ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ہ اس میں سے پانی اور چارہ نکالا.

ق-۳۲ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ہ اور پہاڑوں کو (مضبوط) گاڑ دیا.

ۃ۔۳۳ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ط ہ یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لئے ہیں۔

ۃ۔۳۴ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ہ پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائے گی۔

ۃ۔۳۵ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ہ جس دن کے انسان اپنے کئے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا۔

ۃ۔۳۶ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ہ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے جہنم ظاہر کی جائے گی۔

ۃ۔۳۷ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ہ تو جس (شخص) نے سرکشی کی (ہوگی)(ا)

۳۷۔ا یعنی کفر و گناہوں میں حد سے تجاوز کیا ہوگا۔

ۃ۔۳۸ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ہ اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی۔

ۃ۔۳۹ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ط ہ (اسکا) ٹھکانا جہنم ہی ہے۔

ۃ۔۴۰ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ہ

ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے (ا) سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔

۴۰۔ا کہ اگر میں نے گناہ اور اللہ کی نافرمانی کی تو مجھے اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا، اس لئے وہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہا ہو۔

ۃ۔۴۱ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ط ہ تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔

ۃ۔۴۲ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ط ہ

لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں (ا)

۴۲۔ا یعنی قیامت کب واقع اور قائم ہوگی؟ جس طرح کشتی اپنے آخری مقام پر پہنچ کر لنگر انداز ہوتی ہے اسی طرح قیامت کے واقع کا صحیح وقت کیا ہے؟

ۃ۔۴۳ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ط ہ آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟ (ا)

۴۳۔ا یعنی آپ کو اس کی بابت یقینی علم نہیں ہے، اس لئے آپ کا اس کو بیان کرنے سے کیا تعلق؟ اس کا

یقینی علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے.

ق-۴۴ اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ؕ ۝ اس کے علم کی انتہا تو اللہ کی جانب ہے.

ق-۴۵ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا ؕ ۝

آپ تو صرف اس سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں (۱)

۴۵-۱ یعنی آپ کا کام صرف انداز (ڈرانا) ہے، نہ کہ غیب کی خبریں دینا، جن میں قیامت کا علم بھی ہے جو اللہ نے کسی کو بھی نہیں دیا.

ق-۴۶ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۝ ع

جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں (۱)

۴۶-۱ یعنی دنیا میں پورا ایک دن بھی نہ رہے، دن کا پہلا حصہ یا دن کا آخری حصہ ہی صرف دنیا میں رہے ہیں یعنی دنیا کی زندگی، انہیں اتنی قلیل معلوم ہوگی.

سُوْرَةُ عَبَسَ ۸۰ یہ سورت مکی ہے اس میں (۴۲) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق-۱ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی ۝ وہ ترش رو ہوا اور منہ موڑ لیا.

ق-۲ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ؕ ۝ (صرف اس لئے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا (۱)

۲-۱ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اشراف قریش بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک ابن ام مکتوم جو نابینا تھے، تشریف لے آئے اور آکر نبی کریم ﷺ سے دین کی باتیں پوچھنے لگے. نبی ﷺ نے اس پر کچھ ناگواری محسوس کی اور کچھ بے توجہی سی برتی. چنانچہ تنبیہ کے طور پر ان آیات کا نزول

ہوا (ترندی، تفسیر سورۂ عبس)

ق۔۳ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى ہ تجھے کیا خبر شاید وہ سنور جاتا (۱)

ا۔۳ یعنی وہ نابینا تجھ سے دینی رہنمائی حاصل کر کے عمل صالح کرتا، جس سے اس کا اخلاق و کردار سنور جاتا، اس کے باطن کی اصلاح ہو جاتی اور تیری نصیحت سننے سے اس کو فائدہ ہوتا.

ق۔۴ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ط ہ یا نصیحت سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی.

ق۔۵ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ہ جو بے پروائی کرتا ہے (۱)

ا۔۵ ایمان سے اور اس علم سے جو تیرے پاس اللہ کی طرف سے آیا ہے. یا دوسرا ترجمہ جو صاحب ثروت و غنا ہے.

ق۔۶ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ہ اس کی طرف تو پوری توجہ کرتا.

ق۔۷ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ط ہ حالانکہ اس کے نہ سنورنے سے تجھ پر کوئی الزام نہیں.

ق۔۸ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ہ جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے (۱)

ا۔۸ اس بات کا طالب بن کر آتا ہے کہ تو خیر کی طرف اس کی رہنمائی کرے اور اسے واعظ نصیحت سے نوازے.

ق۔۹ وَ هُوَ يَخْشٰى ہ اور وہ ڈر (بھی) رہا ہے (۱)

ا۔۹ خدا کا خوف بھی اس کے دل میں ہے.

ق۔۱۰ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ہ تو اس سے بے رخی برتتا ہے (۱)

ا۔۱۰ یعنی ایسے لوگوں کی قدر افزائی کی ضرورت ہے نہ کہ ان سے بے رخی برتنے کی. ان آیات سے یہ معلوم ہوا کہ دعوت و تبلیغ میں کسی کو خاص نہیں کرنا چاہیئے بلکہ صاحب حثیت اور بے حثیت، امیر اور غریب، آقا اور غلام مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے سب کو یکساں حثیت دی جائے اور سب کو

مشترکہ خطاب کیا جائے.

ۃ۔۱۱ کَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ہ یہ ٹھیک نہیں(۱) قرآن تو نصیحت کی چیز ہے.

۱۔۱۱ یعنی غریب سے یہ روگردانی اور اصحاب حثیت کی طرف خصوصی توجہ، یہ ٹھیک نہیں.مطلب ہے کہ، آئندہ ایسا دوبارہ نہ ہو.

ۃ۔۱۲ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ہ جو چاہے اس سے نصیحت لے(۱)

۱۔۱۲ یعنی جو اس میں رغبت کرے، وہ اس سے نصیحت حاصل کرے، اور اسے یاد کرے اور اس پر عمل کرے اور جو اس سے منہ پھیرے، جیسے اشراف قریش نے کیا، تو ان کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں.

ۃ۔۱۳ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ہ (یہ تو) پر عظمت آسمانی کتب میں سے (ہے)(۱)

۱۔۱۳ یعنی لوح محفوظ میں، کیوں کہ وہیں سے یہ قرآن اترتا ہے کہ یہ صحیفے اللہ کے ہاں بڑے محترم ہیں کیوں کہ وہ علم وحکم سے پر ہیں.

ۃ۔۱۴ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ہ جو بلند بالا اور پاک صاف ہے.

ۃ۔۱۵ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ہ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے(۱)

۱۔۱۵ یعنی اللہ اور رسول کے درمیان ایلچی کا کام کرتے ہیں. یہ قرآن سفیروں کے ہاتھوں میں ہے جو اسے لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں.

ۃ۔۱۶ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ط ہ جو بزرگ اور پاکباز ہیں(۱)

۱۔۱۶ یعنی خلق کے اعتبار سے وہ کریم یعنی شریف اور بزرگ ہیں اور افعال کے اعتبار سے وہ نیکوکار اور پاکباز ہیں.

ۃ۔۱۷ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ط ہ اللہ کی مار انسان پر کیسا ناشکرا ہے.

ۃ۔۱۸ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ط ہ اسے اللہ نے کس چیز سے پیدا کیا.

ق۔۱۹ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ (اسے) ایک نطفہ سے(۱) پھر اندازہ پر رکھا اس کو.

۱۔۱۹ یعنی جس کی پیدائش ایسے حقیر قطرۂ آب سے ہوئی ہے، کیا اسے تکبر زیب دیتا ہے.

ق۔۲۰ ثُمَّ السَّبِيۡلَ يَسَّرَهٗ ۙ پر اس کے لئے راستہ آسان کیا(۱)

۱۔۲۰ یعنی خیر اور شر کے راستے اس کے لئے واضح کر دیئے، بعض کہتے ہیں اس سے مراد ماں کے پیٹ سے نکلنے کا راستہ ہے. لیکن پہلا فہوم زیادہ صحیح ہے.

ق۔۲۱ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقۡبَرَهٗ ۙ پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا.

ق۔۲۲ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنۡشَرَهٗ ؕ ۙ پھر جب چاہے گا اسے زندہ کر دے گا.

ق۔۲۳ كَلَّا لَمَّا يَقۡضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ؕ ۙ ہر گز نہیں(۱) اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی.

۱۔۲۳ یعنی معاملہ اس طرح نہیں ہے، جس طرح یہ کافر کہتا ہے.

ق۔۲۴ فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۙ انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کو دیکھے(۱)

۱۔۲۴ کہ اسے اللہ نے کس طرح پیدا کیا، جو اس کی زندگی کا سبب ہے اور کس طرح اس کے لئے اسباب معاش مہیا کئے تاکہ وہ ان کے ذریعے سعادت آخروی حاصل کر سکے.

ق۔۲۵ اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا ۙ کہ ہم نے خوب پانی برسایا.

ق۔۲۶ ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا ۙ پھر پھاڑا زمین کو اچھی طرح.

ق۔۲۷ فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا ۙ پھر اس میں اناج اگائے.

ق۔۲۸ وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا ۙ اور انگور اور ترکاری.

ق۔۲۹ وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا ۙ اور زیتوں اور کھجور.

ق۔۳۰ وَّحَدَآٮِٕقَ غُلۡبًا ۙ اور گنجان باغات.

ق۔۳۱ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا).

ق۔۳۲ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ط ہ
تمہارے استعمال وفائدہ کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے.

ق۔۳۳ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ہ پس جب کان بہرے کردینے والی (قیامت) آجائے گی (ا)

ا۔۳۳ یعنی قیامت وہ ایک نہایت سخت چیخ کے ساتھ واقع ہوگی جو کانوں کو بہرہ کر دے گی.

ق۔۳۴ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ہ اس دن آدمی اپنے بھائی سے.

ق۔۳۵ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ہ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے.

ق۔۳۶ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ط ہ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا.

ق۔۳۷ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ہ
ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی (ا).

ا۔۳۷ یا اپنے اقربا اور احباب سے بے نیاز اور بے پروا کردے گا حدیث میں آتا ہے. نبی ﷺ
نے فرمایا کہ سب لوگ میدان محشر میں ننگے بدن ننگے پیر، پیدل اور بغیر ختنے کئے ہوئے ہوں گے.

ق۔۳۸ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ہ اس دن بہت سے چہرے روشن ہونگے.

ق۔۳۹ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ہ (جو) ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے (ا)

ا۔۳۹ یہ اہل ایمان کے چہرے ہونگے، جنہیں ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں ملیں
گے، جس سے انہیں اپنی آخروی سعادت وکامیابی کا یقین ہوجائے گا، جس سے ان کے چہرے
خوشی سے ٹمٹماتے رہے ہونگے.

ق۔۴۰ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ہ اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے.

ق۔۴۱ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ط ہ جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہوگی (ا)

ا۔۴۱ یعنی ذلت اور عذاب سے ان کے چہرے غبار آلود، کدورت زدہ اور سیاہ ہونگے.

۴۲۔ۃ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ہ ع وہ یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے(ا) رکوع ۔

۴۲۔ا یعنی اللہ کا، رسولوں کا اور قیامت کا انکار کرنے والے بھی تھے اور بدکردار بداطوار بھی.

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر ۸۱ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۹) آیات اور (ا) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ا۔ۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ہ جب سورج لپیٹ میں آجائے گا (ا)

ا۔ا یعنی جس طرح سر پر پگڑی کو لپیٹا جاتا ہے، اسی طرح سورج کے وجود کو لپیٹ کر پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی روشنی ازخود ختم ہو جائے گی.

۲۔ۃ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ہ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے (ا)

۲۔ا دوسرا ترجمہ کہ جھڑ کر گر جائیں گے یعنی آسمان پر ان کا وجود ہی نہیں رہے گا

۳۔ۃ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ہ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے (ا)

۳۔ا یعنی انہیں زمین سے اکھیڑ کر ہواؤں میں چلادیا جائے گا اور دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑیں گے.

۴۔ۃ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ہ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی (ا)

۴۔ا جب قیامت برپا ہوگی تو ایسا ہولناک منظر ہوگا کہ اگر کسی کے پاس اس قسم کی حاملہ اور قیمتی اونٹنی بھی ہوگی تو وہ ان کی پرواہ نہیں کرے گا اور چھوڑ دے گا.

۵۔ۃ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ہ اور جب وحشی جانور اکھٹے کئے جائیں گے (ا)

۵۔ا یعنی انہیں بھی قیامت والے دن جمع کیا جائے گا

۶۔ۃ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ہ اور جب سمندر بھڑ کائے جائیں گے.

۷۔ۃ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ہ اور جب جانیں (جسموں سے) ملادی جائیں گی (ا)

١۔٧ اس کے کئے مفہوم بیان کئے گئے ہیں. زیادہ قرین قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کو اس کے ہم مذہب وہم مشرب کے ساتھ ملا دیا جائے گا. مومنوں کو مومنوں کے ساتھ اور بد کو بدوں کے ساتھ یہودی کو یہودیوں کے ساتھ اور عیسائی کو عیسائیوں کے ساتھ.

ۃ۔٨ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ہ جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا.

ۃ۔٩ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ہ کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی

ۃ۔١٠ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ہ جب نامۂ اعمال کھول دیئے جائیں گے(١)

١۔١٠ موت کے وقت یہ صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں، پھر قیامت والے دن حساب کے لئے کھول دیئے جائیں گے، جنہیں ہر شخص دیکھ لے گا بلکہ ہاتھوں میں پکڑا دیئے جائیں گے.

ۃ۔١١ وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ ہ اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی (١)

١۔١١ یعنی اس طرح ادھیڑ دیئے جائیں گے جس طرح چھت ادھڑی جاتی ہے.

ۃ۔١٢ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ہ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی.

ۃ۔١٣ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ہ اور جن جنت نزدیک کر دی جائے گی.

ۃ۔١٤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ط ہ تو اس دن ہر شخص جان لے گا جو کچھ لیکر آیا ہوگا (١)

١۔١٤ یہ جواب ہے یعنی مذکورہ امور ظہور پذیر ہوں گے، جن میں سے پہلے چھ کا تعلق دنیا سے ہے اور دوسرے چھ امور کا آخرت سے. اس وقت ہر ایک کے سامنے اس کی حقیقت آجائے گی.

ۃ۔١٥ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ہ میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے.

ۃ۔١٦ الْجَوَارِ الْکُنَّسِ ہ پھر چلنے پھرنے والے چھپنے والے ستاروں کی (١)

١۔١٦ یہ ستارے دن کے وقت اپنے منظر سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور نظر نہیں آتے اور یہ زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد ہیں، یہ خاص طور پر سورج کے رخ پر ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ سارے ہی

ستارے مراد ہیں، کیونکہ سب ہی اپنے غائب ہونے کی جگہ پر غائب ہوجاتے ہیں یا دن کو چھپے رہتے ہیں.

ۃ۔۱۷ وَ الَّیۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ہ اور رات کی جب جانے لگے.

ۃ۔۱۸ وَ الصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ہ اور صبح کی جب چمکنے لگے.

ۃ۔۱۹ اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ہ یقیناً ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے(۱)

۱۔۱۹ اس لئے کہ وہ اسے اللہ کی طرف سے لیکر آیا ہے. مراد حضرت جبرائیل علیہ الاسلام ہیں.

ۃ۔۲۰ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ہ جو قوت والا ہے عرش والے (اللہ) کے نزدیک بلند مرتبہ ہے.

ۃ۔۲۱ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ط ہ جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے، امین ہے.

ۃ۔۲۲ وَمَا صَاحِبُکُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ہ اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں(۱)

۱۔۲۲ یہ خطاب اہل مکہ سے ہے اور صاحب سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں. یعنی تم جو گمان رکھتے ہو کہ کہ تمہارا ہم نسب اور ہم وطن ساتھی، (محمد ﷺ) دیوانہ ہے. نعوذ باللہ ایسا نہیں ہے، ذرا قرآن پڑھ کر تو دیکھو کہ کیا کوئی دیوانہ ایسے حقائق بیان کرسکتا ہے اور گزشتہ قوموں کے صحیح صحیح حالات بتلا سکتا ہے جو اس قرآن میں بیان کئے گئے ہیں.

ۃ۔۲۳ وَ لَقَدۡ رَاٰہُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ہ اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے(۱)

۱۔۲۳ یہ پہلے گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی اصل حالت میں دیکھا ہے، جن میں سے ایک یہاں ذکر ہے. یہ ابتدائے نبوت کا واقع ہے، اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کے چھ سو پر تھے، جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر دیا تھا، دوسری مرتبہ معراج کے موقعے پر دیکھا جیسا کہ سورۂ نجم میں تفصیل گزر چکی ہے.

ۃ۔۲۴ وَمَا ھُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ہ اور یہ غیب کی باتوں کو بتلانے کے لئے بخیل بھی نہیں.

ۃ۔۲۵ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ہ اور یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں.

ۃ۔۲۶ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ط ہ پھر تم کہاں جا رہے ہو (۱)

۲۶۔۱ یعنی کیوں اس سے روگردانی کرتے ہو؟ اور اس کی اطاعت نہیں کرتے.

ۃ۔۲۷ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ہ یہ تمام جہان والوں کے لئے نصیحت نامہ ہے.

ۃ۔۲۸ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ط ہ (بالخصوص) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے.

ۃ۔۲۹ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ہ ع رکوع ۱

اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے (۱)

۲۹۔۱ یعنی تمہاری چاہت، اللہ کی توفیق پر منحصر ہے، جب تک تمہاری چاہت کے ساتھ اللہ کی مشیت اور اس کی توفیق بھی شامل نہیں ہوگی اس وقت تک تم سیدھا راستہ اختیار نہیں کرسکتے.

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ ۸۲

یہ سورت مکی ہے اس میں (۱۹) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ہ جب آسمان پھٹ جائے گا (۱)

۱۔۱ یعنی اللہ کے حکم اور اس کی ہیبت سے پھٹ جائے گا اور فرشتے نیچے اتر آئیں گے.

ۃ۔۲ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ہ جب ستارے جھڑ جائیں گے.

ۃ۔۳ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ہ سمندر بہہ نکلیں گے

ۃ۔۴ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ہ اور جب قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی (۱)

۴۔۱ یعنی قبروں سے مردے زندہ ہو کر نکل آئیں گے یا ان کی مٹی پلٹ دی جائے گی.

ۃ۔۵ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ط ہ

(اس وقت) ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لے گا۔

ۃ۔۶ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ە

اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا؟

ۃ۔۷ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ە

جس (رب نے) تجھے پیدا کیا (۱) پھر ٹھیک ٹھاک کیا (۲) اور پھر درست اور برابر بنایا۔

۷۔۱ یعنی حقیر نطفے سے، جب کہ اس کے پہلے تیرا وجود نہیں تھا۔

۷۔۲ یعنی تجھے ایک کامل انسان بنا دیا، تو سنتا ہے، دیکھتا ہے اور عقل فہم رکھتا ہے۔

ۃ۔۸ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ط ە جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

ۃ۔۹ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ە ہر گز نہیں بلکہ تم تو جزا وسزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔

ۃ۔۱۰ وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ە یقیناً تم پر نگہبان عزت والے۔

ۃ۔۱۱ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ە لکھنے والے مقرر ہیں۔

ۃ۔۱۲ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ە جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

ۃ۔۱۳ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ە یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش آرام اور) نعمتوں میں ہوں گے۔

ۃ۔۱۴ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ە اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہونگے۔

ۃ۔۱۵ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ە بدلے والے دن اس میں جائیں گے (۱)

۱۵۔۱ یعنی جس دن جزا وسزا کے دن کا وہ انکار کرتے تھے اسی دن جہنم میں اپنے اعمال کی پاداش میں داخل ہونگے،

ۃ۔۱۶ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ط ە وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے۔

ق۔۱۷ وَ مَآ اَدۡ رٰكَ مَا يَوۡ مُ الدِّ يۡنِ ہ تجھے کچھ خبر بھی ہے کہ بدلے کا دن کیا ہے.

ق۔۱۸ ثُمَّ مَآ اَدۡ رٰكَ مَـا يَـوۡ مُ الدِّ يۡنِ ط ہ پھر میں (کہتا ہوں) تجھے کیا معلوم کہ جزاوسزا کا دن کیا ہے.

ق۔۱۹ يَوۡ مَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ط وَالۡاَ مۡرُ يَوۡ مَئِذٍ لِّلّٰهِ ہ ع

ا ربع (رکوع ۱)

(وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لئے کسی چیز کا مختار نہ ہوگا، اور (تمام تر) احکام اس روز اللہ کے ہی ہوں گے (۱)

۱۔۱۹ یعنی دنیا میں تو اللہ نے عارضی طور پر، آزمانے کے لئے، انسانوں کو کم وبیش کے کچھ فرق کے ساتھ اختیارات دے رکھے ہیں. لیکن قیامت والے دن تمام اختیارات صرف اور صرف اللہ کے پاس ہوں گے.

سُوۡ رَ ةُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ ۸۳

یہ سورت مکی ہے اس میں (۳۶) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ وَ يۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ہ بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی.

ق۔۲ الَّذِ يۡنَ اِ ذَ ا اكۡتَالُوۡ ا عَلَى النَّا سِ يَسۡتَوۡ فُوۡ نَ ہ

کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں.

ق۔۳ وَ اِ ذَ ا كَالُوۡ هُمۡ اَوۡ وَّزَ نُوۡ هُمۡ يُخۡسِرُوۡ نَ ط ہ

جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں (۱)

۱۔۳ یعنی لینے اور دینے کے الگ الگ پیمانے رکھنا اور اس طرح ڈنڈی مار کر ناپ تول میں کمی کرنا، بہت بڑی اخلاقی بیماری ہے، جس کا نتیجہ دین اور آخرت میں تباہی ہے. ایک حدیث ہے، جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے، تو اس پر قحط سالی، سخت محنت اور حکمرانوں کا ظلم مسلط کر دیا جاتا ہے.

ق۔۴ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۝ کیاانہیں مرنے کے بعداٹھنے کا خیال نہیں.

ق۔۵ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝ اس عظیم دن کے لئے.

ق۔۶ يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ ۝

جس دن سب لوگ رب لعالمین کے سامنے کے کھڑے ہوں گے.

ق۔۷ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ؕ ۝ یقیناًبدکاروں کااعمالنامہ سجین میں ہے(۱)

۷۔۱ سِجِّيۡنٌ بعض کہتے ہیں سِجۡنٌ (قیدخانہ) سے ہے،مطلب ہے کہ قیدخانہ کی طرح ایک نہایت تنگ مقام ہے اوربعض کہتے ہیں کہ یہ زمین کے سب سے نچلے حصے میں ایک جگہ ہے، جہاں کافروں ،ظالموں اور مشرکوں کی روحیں اور ان کے اعمال نامے جمع اور محفوظ ہوتے ہیں .اسی لئے آگے اسے " لکھی ہوئی کتاب" قراردی ہے.

ق۔۸ وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا سِجِّيۡنٌ ؕ ۝ تجھے کیا معلوم سجین کیا ہے.

ق۔۹ كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ؕ ۝ (یہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے.

ق۔۱۰ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝ اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے.

ق۔۱۱ الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ ۝ جوجزااورسزاکے دن کوجھٹلاتے رہے.

ق۔۱۲ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ۝

اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جوحد سے آگےنکل جانے والا(اور) گناہ گار ہوتا ہے.

ق۔۱۳ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ ۝

جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں(۱)

۱۳۔۱ یعنی اس کا گناہوں میں مصروفیت اورحد سے تجاوز اتنا بڑھ گیا کہ اللہ کی آیات سن کران پرغوروفکر کرنے کے بجائے،انہیں اگلوں کی کہانیاں بتلاتا ہے.

ق۔۱۴ كَلَّا بَلْ رَا نَ عَلٰى قُلُوْ بِهِمْ مَّا كَا نُوْ ا يَكْسِبُوْ نَ ٥

یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے(۱)

۱۔۱۴ یعنی ان کے دل اس قرآن اور وحی الٰہی پر ایمان اس نہیں لاتے کہ ان کے دلوں پر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے پردے پڑ گئے ہیں اور وہ زنگ الود ہو گئے ہیں.

ق۔۱۵ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّ بِّهِمْ يَوْ مَئِذٍ لَّمَحْجُوْ بُوْ نَ ط ٥

ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں گے(۱)

۱۔۱۵ ان کے برعکس اہل ایمان روئیت باری تعالٰی سے مشرف ہوں گے.

ق۔۱۶ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَا لُو االْجَحِيْمِ ط ٥ پھر یہ لوگ بالیقین جہنم میں جھونکے جائیں گے.

ق۔۱۷ ثُمَّ يُقَا لُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّ بُوْ نَ ط ٥

پھر کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے وہ جسے تم جھٹلاتے رہے.

ق۔۱۸ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَ بْرَارِ لَفِیْ عِلِّيِّيْنَ ط ٥

یقیناً یقیناً نیکوکاروں کا نامۂ اعمال علیین میں ہے(۱)

۱۔۱۸ عِـلِّيِّيْنُ ،(بلندی سے ہے یہ عِـلِّيِّيْنُ کے برعکس، آسمانوں میں یا سدرۃ الـمُنْتَهٰی یا عرش کے پاس جگہ ہے جہاں نیک لوگوں کی روحیں اور ان کے اعمال نامے محفوظ ہوتے ہیں، جس کے پاس مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں.

ق۔۱۹ وَمَآ اَدْ رٰ كَ مَا عِلِّيُّوْنَ ط ٥ تجھے کیا پتہ کہ علیین کیا ہے؟

ق۔۲۰ كِتٰبٌ مَّرْ قُوْ مٌ ٥ (وہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے.

ق۔۲۱ يَّشْهَدُ هُ الْمُقَرَّ بُوْ نَ ط ٥ مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں.

ق۔۲۲ اِنَّ الْاَ بْرَا رَ لَفِیْ نَعِيْمٍ ٥ یقیناً نیک لوگ (بڑی) نعمتوں میں ہونگے.

ق-٢٣ عَلَى الْاَ رَ آ ئِكِ يَنْظُرُوْ نَ ہ مسہریوں میں بیٹھے دیکھ رہے ہونگے.

ق-٢٤ تَعْرِ فُ فِیْ وُ جُو ھِھِمْ نَضْرَ ةَ النَّعِیْمِ ہ

تو ان کے چہروں سے ہی نعمتوں کی تروتازگی پہچان لے گا.

ق-٢٥ یُسْقَوْ نَ مِنْ رَّ حِیْقٍ مَّخْتُوْ مٍ ہ یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے.

ق-٢٦ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ط وَ فِیْ ذٰ لِكَ فَلْیَتَنَا فَسِ الْمُتَنَا فِسُوْ نَ ط ہ

جس پر مشک کی مہر ہوگی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیئے (ا)

١-٢٦ یعنی عمل کرنے والوں ایسے عملوں میں سبقت کرنی چاہیئے جس کے صلے میں جنت اور اس کی نعمتیں حاصل ہوں. جیسے فرمایا، ﴿ لِمِثْلِ فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴾ (الصا فات ـ ٦١)

ق-٢٧ وَ مِزَا جُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ہ اور اس کی امیزش تسنیم ہوگی (ا)

١-٢٧ اس میں تسنیم شراب کی امیزش ہوگی جو جنت کے بلائی علاقوں سے ایک چشمے کے ذریعے سے آئے گی. یہ جنت کی بہترین اور اعلیٰ شراب ہوگی.

ق-٢٨ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّ بُوْ نَ ط ہ (یعنی) وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پیئں گے.

ق-٢٩ اِ نَّ الَّذِ یْنَ اَجْرَ مُوْ ا كَا نُوْ ا مِنَ الَّذِ یْنَ اٰ مَنُوْ ا یَضْحَكُوْ نَ ہ

گنہگار لوگ ایمانداروں کی ہنسی اڑیا کرتے تھے (ا)

١-٢٩ یعنی انہیں حقیر جانتے ہوئے ان کا مذاق اڑاتے تھے.

ق-٣٠ وَاِذَا مَرُّ وْ بِھِمْ یَتَغَا مَزُوْ نَ ہ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آپس میں انکھ کے اشارے کرتے تھے.

ق-٣١ وَاِ ذَ اا نْقَلَبُوْآ اِلٰٓى اَھْلِھِمُ انْقَلَبُوْ ا فَكِھِیْنَ ہ

اور جب اپنے والوں کی طرف لوٹتے تو دل لگیاں کرتے تھے (ا)

١-٣١ یعنی اہل ایمان کا ذکر کرکے خوش ہوتے اور دل لگیاں کرتے. دوسرا مطلب یہ کہ جب اپنے گھروں میں

لوٹتے تو وہاں خوشحالی اور فراغت ان کا استقبال کرتی اور جو چاہتے وہ انہیں مل جاتا، اس کے باوجود انہوں نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا بلکہ اہل ایمان کی تحقیر کی اور ان پر حسد کرنے میں ہی مشغول رہے (ابن کثیر)

ق۔۳۲ وَ اِذَا رَاَوْھُمْ قَالُوْۤا اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝

اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ گمراہ (بے راہ) ہیں۔

ق۔۳۳ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَیْھِمْ حٰفِظِیْنَ ط ۝ یہ ان پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجے گئے (۱)

۳۳۔۱ یعنی یہ کافر مسلمانوں پر نگران بنا کر تو نہیں بھیجے گئے ہیں کہ ہر وقت مسلمانوں کے اعمال و احوال ہی دیکھتے اور ان پر تبصر کرتے رہیں۔

ق۔۳۴ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ ۝

پس آج ایمان والے ان کافروں پر ہنسیں گے۔

ق۔۳۵ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ط ۝ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہونگے۔

ق۔۳۶ ھَلْ ثُوِّبَ الْکُفَّارُ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ ع ۱

کہ اب ان منکروں نے جیسا یہ کرتے تھے پورا پورا بدلہ پالیا (۱)

۳۶۔۱ کافروں کو، جو کچھ وہ کرتے تھے، اس بدلہ دے دیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ ۸۴ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۵) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ جب آسمان پھٹ جائے گا (۱)

۱۔۱ یعنی جب قیامت برپا ہوگی۔

ق۔۲ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ ۝ اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اسی کے لائق وہ ہے (۱)

۲۔ا یعنی اس کے یہ لائق ہے کہ سنے اطاعت کرے،اس لئے کہ وہ سب پر غالب ہے اور سب اس کے ماتحت ہیں اس کے حکم سے سرتابی کرنے کی کس کو مجال ہے؟

ۃ۔۳ وَ اِذَ االْاَرْضُ مُدَّ تْ ہ اور جب زمین کھینچ کر پھیلا دی جائے گی (ا)

۳۔ا یعنی اس کے طول وعرض میں مزید وسعت کردی جائے گی. یا یہ مطلب ہے کہ اس پر جو پہاڑ وغیرہ ہیں،سب کو ریزہ ریزہ کرکے زمین کو ہموار کرکے بچھایا جائے گا.اس میں میں کوئی اونچ نیچ نہیں رہے گی.

ۃ۔۴ وَ اَلْقَت مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ہ اور اس میں جو ہے اسے وہ اگل دے گی اور خالی ہوجائے گی (ا)

۴۔ا یعنی اس میں جو مردے دفن ہیں،سب زندہ ہوکر باہر نکل آئیں گے جو خزانے اس کے بطن میں موجود ہیں وہ انہیں ظاہر کردے گی،اور خود بالکل خالی ہوجائے گی.

ۃ۔۵ وَ اَذِ نَتْ لِرَ بِّهَا وَ حُقَّتْ ط ہ اور اپنے رب پر کان لگائے گی اور اسی لائق وہ ہے.

ۃ۔۶ يٰۤاَ يُّهَا الْاِ نْسَا نُ اِنَّكَ كَا دِ حٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْ حًا فَمُلٰقِيْهِ ہ

اے انسان! تو نے اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کرکے اس سے ملاقات کرنے والا ہے.

ۃ۔۷ فَاَمَّا مَنْ اُوْ تِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ہ تو (اسوقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا.

ۃ۔۸ فَسَوْ فَ يُحَا سَبُ حِسَا بًا يَّسِيْرًا ہ اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا

ۃ۔۹ وَّ يَـنْـقَـلِـبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ط ہ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا (ا).

۹۔ا یعنی جو اس کے گھر والوں میں سے جنتی ہونگے۔یا مراد وہ حور عین اور ولدان ہیں جو جنتیوں کو ملیں گے.

ۃ۔۱۰ وَ اَمَّا مَنْ اُوْ تِىَ كِتٰبَهٗ وَ رَآ ءَ ظَهْرِهٖ ہ

ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا.

ۃ۔۱۱ فَسَوْ فَ يَدْ عُوْا ثُبُوْ رًا ہ تو وہ موت کو بلانے لگے گا.

ۃ۔۱۲ وَّ يَصۡلٰى سَعِيۡرًا ؕ ہ اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا.

ۃ۔۱۳ اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ ہ یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا میں) خوش تھا(۱)

۱۔۱۳ یعنی دنیا میں اپنی خواہشات میں مگن اور اپنے گھر والوں کے درمیان بڑا خوش تھا،

ۃ۔۱۴ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ہ اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا.

ۃ۔۱۵ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ؕ ہ کیوں نہیں حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا(۱)

۱۔۱۵ یعنی اس سے اس کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں تھا .

ۃ۔۱۶ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ہ مجھے شفق کی قسم (۱) اور رات کی!

۱۔۱۶ شفق جو سورج غروب ہونے پر ظاہر ہوتی ہے اور عشا کا وقت شروع ہونے تک رہتی ہے.

ۃ۔۱۷ وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ ہ اور اس کی جمع کردہ (۱) چیزوں کی قسم.

۱۔۱۷ اندھیرا ہوتے ہی ہر چیز اپنے مسکن کی طرف جمع اور سمٹ آتی ہے یعنی رات کا اندھیرا جن چیزوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے.

ۃ۔۱۸ وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ہ اور چاند کو جب وہ کامل ہوجاتا ہے.

ۃ۔۱۹ لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ؕ ہ یقیناً تم ایک حالت سے دوسرے حالت میں پہنچوں گے(۱)

۱۔۱۹ یہاں مراد شدائد ہیں جو قیامت والے دن واقع ہونگے یعنی اس روز ایک سے بڑھ کر ایک حالت طاری ہوگی (یہ جواب قسم ہے)

ۃ۔۲۰ فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ہ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے.

السجدہ

ۃ۔۲۱ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ؕ ہ

اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے (۱)

۱۔۲۱ احادیث سے یہاں نبی ﷺ اور صحابہ کرام کا سجدہ کرنا ثابت ہے.

ق۔۲۲ بَلِ الَّذِ یْنَ کَفَرُوْ ا یُکَذِّ بُوْ نَ ہ بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلا رہے ہیں(۱)

۲۲۔۱ یعنی ایمان لانے کی بجائے جھٹلا رہے ہیں.

ق۔۲۳ وَ اللّٰـہُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْ عُوْ نَ ہ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں رکھتے ہیں.

ق۔۲۴ فَبَشِّرْ ھُمْ بِعَذَا بٍ اَلِیْمٍ ہ انہیں المناک عذابوں کی خوشخبری سنا دو.

ق۔۲۵ اِلَّا الَّذِ یْنَ اٰ مَنُوْا وَ عَمِلُو اا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ اَجْرٌ غَیرُ مَمْنُوْنٍ ہ ع رکوع۔۱

ہاں ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو بے شمار اور نہ ختم ہونے والا اجر ہے.

سُوْ رَ ۃُ ا لْبُرُوْ جِ ۸۵ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۲) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّ حْمٰنِ الرَّ حِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ وَالسَّمَآ ءِ ذَ ا تِ الْبُرُ وْ جِ ہ برجوں والے آسمان کی قسم(۱)

۱۔۱ یعنی ستارے والے آسمان کی قسم، بعض کے نزدیک اس سے آسمان کے دروازے یا چاند کی منزلیں مراد ہیں (فتح القدیر)

ق۔۲ وَالْیَوْمِ الْمَوْ عُوْ دِ ہ وعدہ کئے ہوئے دن کی قسم!(۱)

۲۔۱ اس سے مراد قیامت کا دن ہے.

ق۔۳ وَشَا ھِدٍ وَّ مَشْھُوْ دٍ ط ہ حاضر ہونے والے اور حاضر کئے گئے کی قسم(۱)

۳۔۱ شَـا ھِدٍ اور مَشْھُـوْ دِ کی تفسیر میں بہت اختلاف ہے، امام شوکانی نے احادیث و آثار کی بنیاد پر کہا ہے کہ شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے، اس دن جس نے جو بھی عمل کیا ہوگا یہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا، اور مشہود سے عرفے (۹ ذوالحجہ) کا دن ہے جہاں لوگ حج کے لئے جمع اور حاضر ہوتے ہیں.

ق۔٤ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُ خۡدُ وۡ دِ ہ (کہ) خند قوں والے ہلاک کئے گئے(ا)

٤۔ا یعنی جن لوگوں نے خندقیں کھود کر اس میں رب کے ماننے والوں کو ہلاک کیا، ان کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے.

ق۔٥ النَّا رِ ذَ ا تِ الۡوَ قُوۡ دِ ہ وہ ایک آگ تھی ایندھن والی(ا)

٥۔ا یہ خندقیں کیا تھیں؟ ایندھن والی آگ تھیں، جو اہل ایمان کو اس میں جھونکنے کے لئے دہکائی گئی تھی.

ق۔٦ اِ ذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡ دٌ ہ جبکہ وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے(ا)

٦۔ا کافر بادشاہ یا اسکے کارندے، آگ کے کنارے بیٹھے اہل ایمان کے جلنے کا تماشہ دیکھ رہے تھے، جیسا کہ اگلی آیت میں ہے.

ق۔٧ وَّ هُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡ مِنِيۡنَ شُهُوۡ دٌ ط ہ

اور مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اس کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے.

ق۔٨ وَمَا نَقَمُوۡ ا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡ مِنُوۡ ا بِا للّٰهِ ا لۡعَزِ يۡزِ الۡحَمِيۡدِ ہ

یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ) کا بدلہ نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے(ا)

٨۔ا یعنی ان لوگوں کا جرم، جنہیں آگ میں جھونکا جا رہا تھا، یہ تھا کہ وہ اللہ غالب پر ایمان لائے تھے، اس واقع کی تفصیل جو صحیح احادیث سے ثابت ہے، مختصراً اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں.

ق۔٩ الَّذِ یۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَ رۡ ضِ ط وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ شَهِيۡدٌ ط ہ

جس کے لئے آسمان و زمین کا ملک ہے. اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر چیز.

واقعہ اصحاب الاخدود:

گزشتہ زمانے میں ایک بادشاہ کا جادوگر اور کاہن تھا، جب وہ کاہن بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا

کہ مجھے ایک ذہین لڑکا دو، جسے میں یہ علم سکھادوں، چنانچہ بادشاہ نے ایک سمجھدار لڑکا تلاش کر کے اس کے سپرد کر دیا لڑکے کے راستے میں ایک راہب کا بھی مکان تھا، یہ لڑکا آتے جاتے اس کے پاس بھی بیٹھتا اور اس کی باتیں سنتا، جو اسے اچھی لگتیں، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا، ایک مرتبہ یہ لڑکا جا رہا تھا کہ راستے میں ایک بہت بڑے جانور (شیر یا سانپ وغیرہ) نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا لڑکے نے سوچا، آج میں پتہ کرتا ہوں کہ جادوگر صحیح ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر پکڑا اور کہا ''اے اللہ، اگر راہب کا معاملہ، تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے بہتر اور پسندیدہ ہے تو اس جانور کو مار دے، تا کہ لوگوں کی آمد ورفت جاری ہو جائے'' یہ کہہ اس نے پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لڑکے نے جا کر یہ واقعہ راہب کو بتایا راہب نے کہا، بیٹے! اب تم فضل وکمال کو پہنچ گئے ہو اور تمہاری آزمائش شروع ہونے والی ہے. لیکن اس دور آزمائش میں میرا نام ظاہر نہ کرنا، یہ لڑکا مادرزاد اندھے، برص اور دیگر بیماریوں کا علاج بھی کرتا تھا لیکن ایمان باللہ کی شرط پر، اسی شرط پر اس نے بادشاہ کے ایک نابینا مصاحب کی آنکھیں بھی اللہ سے دعا کر کے صحیح کر دیں. یہ لڑکا یہی کہتا تھا کہ اگر تم ایمان لے آؤ گے تو میں اللہ سے دعا کروں گا، وہ شفا عطا فرما دے گا، چنانچہ اس کی دعا سے اللہ شفا یاب فرما دیتا، یہ خبر بادشاہ تک پہنچی تو وہ بہت پریشان ہوا، بعض اہل ایمان کو قتل کرا دیا. اس لڑکے کے بارے میں اس نے چند آدمیوں کو کہا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر نیچے پھینک دو، اس نے اللہ سے دعا کی پہاڑ میں لرزش پیدا ہوئی جس سے وہ سب مر گئے اور اللہ نے اسے بچا لیا. بادشاہ نے اسے دوسرے آدمیوں کے سپرد کر کے کہا کہ ایک کشتی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ لیجا کر اسے پھینک دو، وہاں بھی اس کی دعا سے کشتی الٹ گئی، جس سے وہ سب غرق ہو گئے اور یہ بچ گیا. اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا، اگر تو مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کر اور بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ کہہ کر مجھے تیر مار، بادشاہ نے ایسے ہی کیا جس سے وہ لڑکا مر گیا لیکن سارے

لوگ پکار اٹھے، کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ اور زیادہ پریشان ہوگیا. چنانچہ اس نے خندقیں کھدوائیں اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا کہ جو ایمان سے انحراف نہ کرے اس کو آگ میں پھینک دو، اس طرح ایمان دار آتے رہے اور آگ کے حوالے ہوتے رہے، حتیٰ کہ ایک عورت آئی، جس کے ساتھ ایک بچہ تھا وہ ذرا ٹھٹھکی، تو بچہ بول پڑا، اماں صبر کر تو حق پر ہے" (صحیح مسلم) امام ابن کثیر نے اور بھی بعض واقعات نقل کئے ہیں جو اس سے مختلف ہیں اور کہا ہے، ممکن ہے اس قسم کے متعدد واقعات مختلف جگہوں پر ہوئے ہوں (تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر ابن کثیر)

ق-۱۰ اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ؕ ہ

بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے.

ق-۱۱ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡكَبِیۡرُ ؕ ہ

بیشک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لئے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں.

ق-۱۲ اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِیۡدٌ ؕ ہ یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے.

ق-۱۳ اِنَّهٗ هُوَ یُبۡدِئُ وَ یُعِیۡدُ ہ وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرے گا.

ق-۱۴ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ہ وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے.

ق-۱۵ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِیۡدُ ہ عرش کا مالک عظمت والا ہے.

ق-۱۶ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ؕ ہ جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے(۱)

۱۶۔۱ یعنی وہ جو چاہے، کر گزرتا ہے اس کے حکم اور مشیت کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہے نہ اسے کوئی پوچھنے والا ہی ہے.

ۃ۔۱۷ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ه تجھے لشکروں کی خبر ملی ہے؟(۱)

۱۷۔۱ یعنی ان پر میرا عذاب آیا اور میں نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا، جسے کوئی ٹال نہیں سکا.

ۃ۔۱۸ فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ط ه (یعنی) فرعون اور ثمود کی.

ۃ۔۱۹ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ه (کچھ نہیں) بلکہ کافر جھٹلانے میں پڑے ہوئے ہیں.

ۃ۔۲۰ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ه ع اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے.

ۃ۔۲۱ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ه بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا.

ۃ۔۲۲ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ه لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے(۱) رکوع

۲۲۔۱ یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے، جہاں فرشتے اس کی حفاظت پر مامور ہیں، اللہ تعالیٰ حسب ضرورت اس نازل فرماتا ہے.

سُوْرَةُ الطَّارِقِ ۸۶ یہ سورت مکی ہے اس میں (۱۷) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ه قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی.

ۃ۔۲ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ ه تجھے معلوم بھی ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟

ۃ۔۳ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ه وہ روشن ستارہ ہے(۱)

۳۔۱ طارق سے مراد؟ خود قرآن نے واضح کر دیا. روشن ستارہ طارق ہے جس کے لغوی معنی کھٹکھٹانے کے ہیں، لیکن طارق رات کو آنے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے. ستاروں کو بھی طارق اسی لئے کہا گیا

ہے کہ یہ دن کو چھپ جاتے ہیں اور رات کو نمودار ہوتے ہیں.

ق۔۴ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ط ہ کوئی ایسا نہیں جس پر نگہبان فرشتہ نہ ہو(۱)

۴۔۱ یعنی ہر نفس پر اللہ کی طرف سے فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اچھے یا برے سارے اعمال لکھتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ انسانوں کی حفاظت کرنے والے فرشتے ہیں.

ق۔۵ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ط ہ انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے.

ق۔۶ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ہ وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے.

ق۔۷ يَّخْرُجُ مِنْ ۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ط ہ جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے.

ق۔۸ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ط ہ بیشک وہ اسے پھیر لانے پر یقیناً قدرت رکھنے والا ہے(۱)

۸۔۱ یعنی انسان کے مرنے کے بعد، اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے.

ق۔۹ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ہ جس دن پوشیدہ باتوں کی جانچ پڑتال ہوگی.

ق۔۱۰ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ط ہ تو نہ ہوگا اس کے پاس کچھ زور نہ مددگار.

ق۱۱ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ہ بارش والے آسمان کی قسم(۱)

۱۱۔۱ عرب بارش کو رجع کہتے ہیں اس لئے بارش کو رَجْعٌ کہا اور بطور شگون عرب بارش کو کہتے تھے تا کہ وہ بار بار ہوتی رہے.

ق۔۱۲ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ہ اور پھٹنے والی زمین کی قسم(۱)

۱۲۔۱ یعنی زمین پھٹتی ہے تو اس سے پودا باہر نکلتا ہے، زمین پھٹتی ہے تو اس سے چشمہ جاری ہوتا ہے اور اسی طرح ایک دن آئے گا کہ زمین پھٹے گی، سارے مردے زندہ ہوکر باہر نکل آئیں گے.

ق۱۳ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ہ بیشک یہ (قرآن) البتہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے.

ق۔۱۴ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ط ہ یہ ہنسی کی (اور بے فائدہ) بات نہیں(۱)

۱۴۔۱ یعنی کھیل کود اور مذاق والی چیز نہیں ہے (قصد اور ارادہ) کی ضد ہے، یعنی ایک واضع مقصد کی حامل کتاب ہے، لہوولعب کی طرح بے مقصد نہیں.

۱۵،ۃ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں (۱)

۱۵۔۱ یعنی نبی ﷺ جو دین حق لیکر آئے ہیں، اس کو ناکام کرنے کے لئے سازشیں کرتے ہیں، یا نبی ﷺ کو دھوکا اور فریب دیتے ہیں اور منہ پر ایسی باتیں کرتے ہیں کہ دل میں اس کے برعکس ہوتا ہے.

ۃ۔۱۶ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ۝ اور میں بھی ای چال چل رہا ہوں (۱)

۱۶۔۱ یعنی میں ان کی چالوں اور سازشوں سے غافل نہیں ہوں، میں بھی ان کے خلاف تدبیر کر رہا ہوں یا ان کی چالوں کا توڑ کر رہا ہوں، جو برے مقصد کے لئے ہو تو بری اور مقصد نیک تو بری نہیں.

ۃ۔۱۷ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ ع تو کفروں کو مہلت دے (۱) انہیں تھوڑے دن چھوڑ دے. رکوع

۱۷۔۱ یعنی ان کے لئے جلدی عذاب کا سوال نہ کر بلکہ انہیں کچھ مہلت دے دے.

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى ۸۷ یہ سورت مکی ہے اس میں (۱۹) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر (۱)

۱۔۱ یعنی ایسی چیزوں سے اللہ کی پاکیزگی اس کے لائق نہیں ہے حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ اس جواب میں پڑھا کرتے تھے، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (مسند احمد ۱۔۲۳۲)

ۃ۔۲ اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ جس نے پیدا کیا اور صحیح سالم بنایا.

ۃ۔۳ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ اور جس نے (ٹھیک ٹھاک) اندازہ کیا اور پھر راہ دکھائی (۱)

۳۔۱ یعنی نیکی اور بدی کی، ضروریات زندگی، اشیا کی جنسوں کی، ان کی انواع وصفات اور خصوصیات کا

اندازہ فرما کر انسان کی بھی ان کی طرف رہنمائی فرما دی تا کہ انسان ان سے استفادہ حاصل کرے۔

ۃ۔۴ وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَ جَ الۡمَرۡ عٰی ۙ اور جس نے تازہ گھاس پیدا کیا۔

ۃ۔۵ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ ۙ پھر اس نے اس کو (سکھا کر) سیاہ کوڑا کر دیا۔

ۃ۔۶ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ ہم تجھے پڑھائیں گے پھر تو نہ بولے گا (۱)

۱۔۶ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لیکر آتے تو آپ جلدی جلدی پڑھتے تا کہ بھول نہ جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس طرح جلدی نہ کریں، نازل شدہ وحی ہم آپ کو پڑھوائیں گے، یعنی آپ کی زبان پر جاری کر دیں گے۔

ۃ۔۷ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰی ؕ ۙ

مگر جو کچھ اللہ چاہے، وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔

ۃ۔۸ وَ نُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰی ۙ ہم آپ کیلئے آسانی پیدا کر دیں گے (۱)

۱۔۸ ہم آپ پر وحی آسان کر دیں گے تا کہ اس کو یاد کرنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے ہم آپ کی اس طریقے سے رہنمائی کریں گے جو آسان ہوگا، ہم جنت والا عمل آپ کے لئے آسان کر دیں گے۔

ۃ۔۹ فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰی ؕ ۙ تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے۔

ۃ۔۱۰ سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰی ۙ ڈرنے والا تو نصیحت لے گا۔

ۃ۔۱۱ وَ يَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی ۙ (ہاں) بدبخت اس سے گریز کرے گا۔

ۃ۔۱۲ الَّذِیۡ يَصۡلَى النَّا رَ الۡكُبۡرٰی ۙ جو بڑی آگ میں جائے گا۔

ۃ۔۱۳ ثُمَّ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَ لَا يَحۡيٰی ؕ ۙ جہاں پھر نہ مرے گا نہ جئے گا (بلکہ حالت نزع میں پڑا رہے گا۔

ۃ۔۱۴ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰی ۙ بیشک اس نے فلاح پائی جو پاک ہو گیا (۱)

۱۔۱۴ جنہوں نے اپنے نفس کو اخلاق رذیلہ سے اور دلوں کو شرک کی آلودگی سے پاک کر لیا۔

ق۔۱۵ وَ ذَكَـرَ اسْـمَ رَبِّـهٖ فَصَلّٰى ۝ط اورجس نے اپنے رب کا نام یادرکھا اورنماز پڑھتا رہا۔

ق۔۱۶ بَـلْ تُـئْـوْ ثِـرُوْنَ الْـحَیٰـوةَ الدُّ نْیَـا ۝ لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

ق۔۱۷ وَ الْاٰ خِرَ ةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ۝ط اورآخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے(۱)

۱۔۱۷ کیونکہ دنیا اوراس کی ہر چیز فانی ہے،جبکہ آخرت کی زندگی دائمی اورابدی ہے، اس لئے عاقل فانی چیز کو باقی رہنے والی پر ترجیح نہیں دیتا۔

ق۔۱۸ اِ نَّ هٰذَ ا لَفِی الصُّحُفِ الْاُ وْلٰی ۝ یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں۔

ق۔۱۹ صُحُفِ اِ بْرٰ هِیْمَ وَ مُوْ سٰی ۝ ع (یعنی) ابراہیم اورموسیٰ کی کتابوں میں۔ رکوع۱

سُوْ رَ ةُ الْغَا شِيَةِ ۸۸ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۶) آیات اور(۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّ حْمٰنِ الرَّ حِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ هَلْ اَتٰكَ حَدِ يْثُ الْغَا شِيَةِ ۝ط کیا تجھے بھی چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے(۱)۔

۱۔۱ مراد قیامت ہے،اس لئے کہ اس کی ہولناکیاں تمام مخلوق کو ڈھانک لیں گی۔

ق۔۲ وُ جُوْ ہٌ یَّوْ مَئِذٍ خَا شِعَةٌ ۝ اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہونگے۔

ق۔۳ عَا مِلَةٌ نَّا صِبَةٌ ۝ (اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہونگے (۱)

۱۔۳ یعنی انہیں اتنا پر مشقت عذاب ہوگا کہ اس سے ان کا سخت برا حال ہو۔اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں عمل کر کے تھکے ہوئے ہونگے یعنی بہت عمل کرتے رہے،لیکن وہ عمل باطل مذہب کے مطابق بدعات پر مبنی ہوں گے،اس لئے "عبادت" اور "سخت اعمال" کے باوجود جہنم میں جائیں گے۔ چنانچہ اس مفہوم کی روح سے حضرت ابن عباسؓ نے (عَـمِـلَةٌ نَّـا صِبَةٌ) سے نصاریٰ مراد لئے ہیں (صحیح بخاری)

ق۔۴ تَصۡلٰی نَارًا حَامِیَةً ه اوردہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

ق۔۵ تُسۡقٰی مِنۡ عَیۡنٍ اٰنِیَةٍ ط ه نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا۔

ق۔۶ لَیۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِیۡعٍ ه ان کے لئے کانٹے داردرختوں کے سوااور کچھ کھانا نہ ہوگا۔

ق۔۷ لَّا یُسۡمِنُ وَلَا یُغۡنِیۡ مِنۡ جُوۡعٍ ط ه جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا۔

ق۔۸ وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ه بہت سے چہرے اس دن تروتازہ اور (آسودہ) حال ہونگے۔

ق۔۹ لِّسَعۡیِهَا رَاضِیَةٌ ه اپنی کوشش پرخوش ہونگے۔

ق۔۱۰ فِیۡ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ه بلندوبالاجنتوں میں ہونگے۔

ق۔۱۱ لَّا تَسۡمَعُ فِیۡهَا لَاغِیَةً ط ه جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے۔

ق۔۱۲ فِیۡهَا عَیۡنٌ جَارِیَةٌ ه جہاں بہتا ہوا چشمہ ہوگا۔

ق۔۱۳ فِیۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ه (اور) اس میں اونچے اونچے تخت ہونگے۔

ق۔۱۴ وَّاَکۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ه اور پینے کے برتن رکھے ہوئے (ہونگے۔

ق۔۱۵ وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ه اورقطار میں لگے ہوئے تکیے ہونگے۔

ق۔۱۶ وَّزَرَابِیُّ مَبۡثُوۡثَةٌ ط ه اورمخملی مسندیں پھیلی پڑی ہونگی۔

ق۔۱۷ اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ه کیایہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے وہ کس طرح پیدا کئے (ا)

ا۔۱۷ یعنی اونٹ کی خلقت پرغورکرو،اللہ نے اسے کتنا بڑاوجود عطا کیا اور کتنی قوت وطاقت اس کے اندر رکھی ہے۔اس کے باوجود وہ تمہارے لئے نرم اورتابع ہے،تم اس پر جتنا چاہو بوجھ لاددو وہ انکار نہیں کرے گا اورتمہارا ماتحت ہوکررہے گا علاوہ ازیں اس کا گوشت تمہارے کھانے کے لئے،اس کا دودھ تمہارے پینے کے لئے اوراس کی اون،گرمی حاصل کرنے کے کام آتی ہے۔

ق۔۱۸ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیۡفَ رُفِعَتۡ ه اورآسمان کو کہ کس طرح اونچا کیا گیا۔

ۃ۔١٩ وَ اِلَی الۡجِبَالِ کَیۡفَ نُصِبَتۡ ہ اور پہاڑوں کی طرف کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں.

ۃ۔٢٠ وَاِلَی الۡاَ رۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ ہ اور زمین کی طرف کس طرح بچھائی گئی ہے.

ۃ۔٢١ فَذَکِّرۡ ط اِنَّمَآ اَنۡتَ مُذَکِّرٌ ہ پس آپ نصیحت کردیا کریں (کیونکہ) آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں(١)

١۔٢١ یعنی آپ کا کام صرف تبلیغ و دعوت ہے، اس کے علاوہ یا اس سے بڑھ کر نہیں.

ۃ۔٢٢ لَسۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ ہ آپ کچھ ان پر داروغہ نہیں ہیں.

ۃ۔٢٣ اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰی وَکَفَرَ ہ ہاں! جو شخص روگردانی کرے اور کفر کرے.

ۃ۔٢٤ فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الۡعَذَا بَ الۡاَ کۡبَرَ ط ہ اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا.

ۃ۔٢٥ اِ نَّ اِلَیۡنَآ اِ یَا بَهُمۡ ہ بیشک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے. النصف

ۃ۔٢٦ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَا بَهُمۡ ہ ع اور بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا. رکوع ١

سُوۡ رَ ةُ الۡفَجۡرِ ٨٩ یہ سورت مکی ہے اس میں (٣٠) آیات اور (١) رکوع ہے.

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔١ وَ الۡفَجۡرِ ہ قسم ہے فجر کی!

ۃ۔٢ وَ لَیَالٍ عَشۡرٍ ہ اور دس راتوں کی!(١)

١۔٢ اس سے اکثر مفسرین کے نزدیک ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں.

ۃ۔٣ وَّ ا لشَّفۡعِ وَالۡوَ تۡرِ ہ جفت اور طاق کی!.

ۃ۔٤ وَ الَّیۡلِ اِ ذَ ا یَسۡرِ ہ رات جب چلنے لگے.

١۔٤ یعنی جب آئے اور جب جائے.

ۃ۔٥ هَلۡ فِیۡ ذٰ لِكَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ ہ کیا ان میں عقلمند کے واسطے کافی قسم ہے(١)

ا۔۵ ذٰلِكَ سے مذکورہ قسمیں بہ اشیا کی طرف اشارہ ہے یعنی کیا ان کی قسم اہل عقل و دانش کے واسطے کافی نہیں۔

ۃ۔۶ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عادیوں کے ساتھ کیا کیا (ا)۔

ا۔۶ ان کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجے گئے تھے انہوں نے جھٹلایا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا کا عذاب بھیجا۔

ۃ۔۷ اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۝ ستونوں والے ارم کے ساتھ (ا)

ا۔۷ یہ قوم عاد کے دادا کا نام ہے، ان کا سلسل نسب ہے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح (فتح القدیر)

ۃ۔۸ الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ ۝ جس کی مانند کوئی قوم ملکوں میں پیدا نہیں ہوئی۔

ۃ۔۹ وَ ثَمُوۡدَ الَّذِیۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۝

اور ثمودیوں کے ساتھ جنہوں نے وادی میں بڑے بڑے پتھر تراشے تھے۔

ۃ۔۱۰ وَ فِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِ ۝ اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا (ا)

ا۔۱۰ اس کا مطلب ہے کہ بڑے لشکروں والا تھا جس کے پاس خیموں کی کثرت تھی جنہیں میخیں گاڑ کر کھڑا کیا جاتا تھا۔

ۃ۔۱۱ الَّذِیۡنَ طَغَوۡا فِی الۡبِلَادِ ۝ ان سبوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا۔

ۃ۔۱۲ فَاَکۡثَرُوۡا فِیۡهَا الۡفَسَادَ ۝ اور بہت فساد مچا رکھا تھا۔

ۃ۔۱۳ فَصَبَّ عَلَیۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ ۝ آخر تیرے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

ۃ۔۱۴ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ؕ ۝ یقیناً تیرا رب گھات میں ہے۔

ۃ۔۱۵ فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَکۡرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَیَقُوۡلُ رَبِّیۡۤ اَکۡرَمَنِ ؕ ۝

انسان (کا یہ حال ہے) کہ جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت اور نعمت دیتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا (۱)

۱۵۔۱ یعنی جب کسی کو عزت و دولت کی فروانی عطا فرماتا ہے تو وہ اپنی بابت اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے کہ اللہ اس پر بہت مہربان ہے، حالانکہ فروانی امتحان اور آزمائش کے طور پر ہوتی ہے۔

۱۶۔ة وَ مَآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝

اور جب وہ اسکو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری توہین کی (اور ذلیل کیا)۔

۱۷۔ة كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝

ایسا ہرگز نہیں (۱) بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے (۲)

۱۷۔۱ اللہ تعالیٰ مال اپنے محبوب بندوں کو بھی دیتا ہے اور ناپسندیدہ افراد کو بھی اور وہ اپنے اور بیگانوں دونوں کو مبتلا کرتا ہے۔ اصل مدار دونوں حالتوں میں اللہ کی اطاعت پر ہے جب اللہ مال دے تو اللہ کا شکر کرے، تنگی آئے تو صبر کرے۔

۱۷۔۲ نبی ﷺ کا فرمان ہے '' وہ گھر سب سے بہتر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور وہ گھر بدترین ہے جس میں اس کے ساتھ بدسلوکی کی جائے۔ پھر اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرکے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ساتھ ملی ہوئی ہیں (ابوداود)

۱۸۔ة وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

اور مسکینوں کو کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔

۱۹۔ة وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ اور (مردوں کی) کی میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔

ۃ۔۲۰ وَّ تُحِبُّوْ نَ الْمَا لَ حُبًّا جَمًّا ؕ ہ اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔

ۃ۔۲۱ کَلَّآ اِ ذَا دُکَّتِ الْاَ رْ ضُ دَکًّا دَکًّا ہ یقیناً جب زمین کوٹ کوٹ کر برابر کردی جائے گی۔

ۃ۔۲۲ وَّ جَآ ءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ہ اور تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھکر
(آجائیں گے)(۱)

۲۲۔۱ کہا جاتا ہے کہ جب فرشتے، قیامت والے دن آسمان سے نیچے اتریں گے تو ہر آسمان کے
فرشتوں کی الگ صف ہوگی اس طرح سات صفیں ہونگیں۔

ۃ۔۲۳ وَجِا ئٓ ءَ يَوْ مَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْ مَئِذٍ يَّتَذَ كَّرُ الْاِ نْسَا نُ وَ اَ نّٰی لَهُ الذِّكْرٰ ی ؕ ہ
اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی (۱) اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اسکے سمجھنے کا فائدہ کہاں (۲)

۲۳۔۱ ستر ہزار لگاموں کے ساتھ جہنم جکڑی ہوئی ہوگی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے
جو اسے کھینچ رہے ہونگے (صحیح مسلم)

۲۳۔۲ یعنی یہ ہولناک منظر دیکھ کر انسان کی آنکھیں کھلیں گی اور اپنے کفر ومعاصی پر نادم ہوگا، لیکن
اس روز ندامت اور نصیحت کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

ۃ۔۲۴ يَقُوْ لُ يٰلَيْتَنِیْ قَدَّ مْتُ لِحَيَا تِیْ ہ وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ پیشگی سامان کیا
ہوتا۔

ۃ۔۲۵ فَيَوْ مَئِذٍ لَّا يُعَذِّ بُ عَذَا بَهٗٓ اَ حَدٌ ہ
پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی نہ ہوگا۔

ۃ۔۲۶ وَّ لَا يُوْ ثِقُ وَثَا قَهٗٓ اَ حَدٌ ؕ ہ نہ اس کی قید وبند جیسی کسی کی قید وبند ہوگی۔

ۃ۔۲۷ يٰٓاَ يَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ہ اے اطمینان والی روح۔

ۃ۔۲۸ ا رْ جِعِیْٓ اِلٰی رَ بِّكِ رَ ا ضِيَةً مَّرْ ضِيَّةً ہ

تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش.

ۃ۔۲۹ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا.

ۃ۔۳۰ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ ع اور میری جنت میں چلی جا. رکوع ۱

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ ۹۰ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۰) آیات اور (۱) رکوع ہے.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں (۱)

۱۔۱ اس شہر سے مراد مکہ مکرمہ ہے جس میں اس وقت، جب سورت کا نزول ہوا، نبی کریم ﷺ کا قیام تھا، آپ ﷺ کا جائے پیدائش بھی یہی شہر تھا. یعنی اللہ نے آپ ﷺ کے مولد و مسکن کی قسم کھائی، جس سے اس کی عظمت کی مزید وضاحت ہوتی ہے.

ۃ۔۲ وَاَنْتَ حِلٌّ ۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں (۱)

۲۔۱ یہ اشارہ ہے اس وقت کی طرف جب مکہ فتح ہوا، اس وقت اللہ نے نبی ﷺ کے لئے اس شہر حرام میں قتال کو حلال فرما دیا تھا جب کہ اس میں لڑائی کی اجازت نہیں ہے چنانچہ حدیث میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ''اس شہر کو اللہ نے اس وقت سے حرمت والا بنایا ہے، جب سے اس نے آسمان و زمین پیدا کئے. پس یہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حرمت سے قیامت تک حرام ہے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے نہ اس کے کانٹے اکھیڑے جائیں، میرے لئے اسے صرف دن کی ایک ساعت کے لئے حلال کیا گیا تھا اور آج اس کی حرمت پھر اسی طرح لوٹ آئی ہے جیسے کل تھی. اگر کوئی یہاں قتال کے لئے دلیل میری لڑائی کو پیش کرے تو اس سے کہو کہ اللہ کے رسول کو تو اس کی اجازت اللہ نے دی تھی جب کہ تمہیں یہ اجازت اس نے نہیں دی'' (صحیح بخاری)

ق۔۳ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ہ اور (قسم ہے) انسانی باپ اور اولاد کی (۱)

۱۔۳ بعض نے اس سے مراد حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد لی ہے اور بعض کے نزدیک یہ عام ہے، ہر باپ اور اس کی اولاد اس میں شامل ہے.

ق۔۴ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ط ہ یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا ہے (۱)

۱۔۴ یعنی اس کی زندگی محنت و مشقت اور شدائد سے معمور ہے. امام طبری نے اس مفہوم کو اختیار کیا ہے، یہ جواب قسم ہے.

ق۔۵ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ہ

کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ کسی کے بس میں نہیں (۱)

۱۔۵ یعنی کوئی اس کی گرفت کرنے پر قادر نہیں.

ق۔۶ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ط ہ کہتا (پھرتا) ہے کہ میں نے بہت کچھ مال خرچ کر ڈالا (۱)

۱۔۶ یعنی دنیا کے معاملات اور فضولیات میں خوب پیسہ اڑاتا ہے، پھر فخر کے طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے.

ق۔۷ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ط ہ کیا (یوں) سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے دیکھا ہی نہیں.

ق۔۸ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ہ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں (۱)

۱۔۸ جن سے دیکھتا ہے.

ق۔۹ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ہ زبان اور ہونٹ (نہیں) بنائے.

ق۔۱۰ وَ هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ہ ہم نے دکھا دیئے اس کو دونوں راستے (۱)

۱۔۱۰ یعنی خیر کی بھی شر کی بھی اور ایمان کی بھی، سعادت کی بھی اور بدبختی کی بھی، جیسے فرمایا، بعض نے یہ ترجمہ کیا ہے، ہم نے انسان کی (ماں کے) دو پستانوں کی طرف رہنمائی کر دی یعنی وہ عالم شیر خوارگی

میں ان سے خوراک حاصل کر لیکن پہلا مفہوم زیادہ صحیح ہے.

ق-١١ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ہ سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی میں داخل ہوتا (١)

١١-١ یہ جملہ یہاں استفہام بمعنی انکار کے مفہوم میں ہے یعنی فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ کیا وہ گھاٹی میں داخل نہیں ہوا؟ مطلب ہے نہیں ہوا. یہ ایک مثال ہے اس محنت و مشقت کی وضاحت کے لئے جو نیکی کے کاموں کے لئے ایک انسان کو شیطان کے وسوسوں اور تقاضوں کے خلاف کرنی پڑتی ہے، جیسے گھاٹی پر چڑھنے کے لئے سخت جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے (فتح القدیر)

ق-١٢ وَ مَآ اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ ط ہ اور کیا سمجھا کہ گھاٹی ہے کیا؟

ق-١٣ فَكُّ رَقَبَةٍ ہ کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا.

ق-١٤ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ہ یا بھوکے کو کھانا کھلانا.

ق-١٥ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ہ کسی رشتہ دار یتیم کو.

ق-١٦ اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ط ہ یا خاکسار مسکین کو.

ق-١٧ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ط ہ
پھر ان لوگوں میں ہو جاتا ہے جو ایمان لاتے (١) اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں (٢)

١٧-١ اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ اعمال خیر، اسی وقت نافع اور اخروی سعادت کا باعث ہونگے جب ان کا کرنے والا صاحب ایمان ہوگا.

١٧-٢ اہل ایمان کی صفت ہے کہ وہ ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرتے ہیں.

ق-١٨ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ط ہ یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے).

ق-١٩ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ط ہ

اورجن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا یہ کم بختی والے ہیں.

ق-٢٠ عَلَيۡهِمۡ نَا رٌ مُّؤۡ صَدَ ةٌ ہ ع انہی پر آگ ہوگی جو چاروں طرف سے گھیری ہوئی ہوگی.

سُوۡ رَ ةُ الشَّمۡسِ ٩١ یہ سورت مکی ہے اس میں (١٥) آیات اور (١) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّ حۡمٰنِ الرّ حِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق-١ وَ الشَّمۡسِ وَ ضُحٰهَا ہ قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی.

ق-٢ وَالۡقَمَرِ اِ ذَا تَلٰهَا ہ قسم ہے چاند کی جب اس کے پیچھے آئے.

ق-٣ وَالنَّهَا رِ اِ ذَ ا جَلّٰهَا ہ قسم ہے دن کی جب سورج کو نمایاں کرے.

ق-٤ وَ الَّيۡلِ اِ ذَ ا يَغۡشٰهَا ہ قسم ہے رات کی جب اسے ڈھانپ لے.

ق-٥ وَالسَّمَآ ءِ وَ مَا بَنٰهَا ہ قسم ہے آسمان کی اور اس کے بنانے کی.

ق-٦ وَالۡاَ رۡضِ وَمَا طَحٰهَا ہ قسم ہے زمین کی اور اسے ہموار کرنے کی.

ق-٧ وَ نَفۡسٍ وَّ مَا سَوّٰ هَا ہ قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی (ا)

ا-٧ یا جس نے اس درست کیا. درست کرنے کا مطلب اسے مناسب الاعضاء بنایا بے ڈھنگا نہیں بنایا.

ق-٨ فَا لۡهَمَهَا فُجُوۡ رَ هَا وَ تَقۡوٰ هَا ہ پھر سمجھ دی اسکو بدکاری سے اور بچ کر چلنے کی.

ق-٩ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَ كّٰهَا ہ جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا (ا).

ا-٩ شرک سے، معصیت سے اور اخلاقی آلائشوں سے پاک کیا، وہ اخروی فوز و فلاح سے ہمکنار ہوگا.

ق-١٠ وَ قَدۡ خَا بَ مَنۡ دَسّٰهَا ط ہ اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوگا (ا)

ا-١٠ یعنی جس نے اسے گمراہ کرلیا وہ خسارے میں رہا جس کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز میں چھپا دینا، جس نے اپنے نفس کا چھپا دیا اور اسے بے کار چھوڑ دیا اسے اللہ کی اطاعت اور عمل صالح کے

ساتھ مشہور نہیں کیا..

ق۔۱۱ كَذَّ بَتْ ثَمُوْ دُ بِطَغْوٰ هَآ ہ (قوم) ثمود نے آپنی سرکشی کی باعث جھٹلایا.

ق۔۱۲ اِ ذِ انْبَعَثَ اَ شْقٰهَا ہ جب ان میں ایک بد بخت کھڑا ہوا(۱).

ف۔۱۲ جس کا نام مفسرین قدار بن سالف بتلاتے ہیں سب سے بڑا شقی اور بد بخت.

ق۔۱۳ فَقَا لَ لَهُمْ رَسُوْ لُ اللّٰهِ نَا قَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ط ہ

اس کے پینے کی باری کی حفاظت کرو(۱)

ف۔۱۳ یعنی اس اونٹنی کو کوئی نقصان نہ پہنچائے، اسی طرح اس کے لئے پانی پینے کا جو دن ہو، اس میں بھی گڑ بڑ نہ کی جائے، لیکن ان ظالموں نے اس کی پروانہ کی.

ق۔۱۴ فَكَذَّ بُوْ هُ فَعَقَرُوْ هَا فَدَ مْدَ مَ عَلَيْهِمْ رَ بُّهُمْ بِذَ نْبِهِمْ فَسَوّٰ هَا ہ

ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں، پس ان کے رب نے ان کے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈالی پھر ہلاکت کو عام کر دیا اور اس بستی کو برابر کر دیا.

ق۔۱۵ وَ لَا يَخَا فُ عُقْبٰهَا ہ ع وہ نہیں ڈرتا اس کے تباہ کن انجام سے. رکوع

سُوْ رَ ةُ الَّيْلِ ۹۲ یہ سورت مکی ہے اس میں (۲۱) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّ حْمٰنِ الرَّ حِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ وَ الَّيْلِ اِ ذَا يَغْشٰى ہ قسم ہے رات کی جب چھا جائے،

ق۔۲ وَالنَّهَا رِ اِ ذَا تَجَلّٰى ہ اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو.

ق۔۳ وَمَا خَلَقَ الذَّ كَرَ وَ الْاُ نْثٰى ہ اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر مادہ کو پیدا کیا(۱)

ف۔۳ یہ اللہ نے اپنی قسم کھائی ہے، کیونکہ مرد عورت دونوں کا خالق اللہ ہی ہے

ق۔۴ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ؕ ﴿۴﴾ یقیناً تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہےء(ا)

۱۔۴ یعنی کوئی اچھے عمل کرتا ہے، جس کا صلہ جنت ہے اور کوئی برے عمل کرتا ہے جس کا بدلہ جہنم ہے. یہ جواب قسم ہے.

ق۔۵ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَ اتَّقٰی ﴿۵﴾ جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے).

ق۔۶ وَ صَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ﴿۶﴾ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا.

ق۔۷ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی ؕ ﴿۷﴾ تو ہم بھی اسکو آسان راستے کی سہولت دیں گے.

ق۔۸ وَ اَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَ اسۡتَغۡنٰی ﴿۸﴾ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی.

ق۔۹ وَ کَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ﴿۹﴾ اور نیک بات کو جھٹلایا.

ق۔۱۰ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ؕ ﴿۱۰﴾ تو ہم بھی اس کی تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے.

ق۔۱۱ وَ مَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ؕ ﴿۱۱﴾ اس کا مال اسے (اوندھا) کرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا.

ق۔۱۲ اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡہُدٰی ﴿۱۲﴾ بیشک راہ دکھا دینا ہمارا ذمہ ہے.

ق۔۱۳ وَ اِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَۃَ وَ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۳﴾ اور ہمارے ہی ساتھ آخرت اور دنیا ہے(ا).

۱۔۱۳ یعنی دونوں کے مالک ہم ہی ہیں، ان میں جس طرح چاہیں تصرف کریں اس لئے ان دونوں کے یا ان میں سے کسی ایک کے طالب ہم سے ہی مانگیں کیونکہ ہر طالب کو ہم اپنی مشیت کے مطابق دیتے ہیں.

ق۔۱۴ فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ﴿۱۴﴾ میں نے تو تمہیں شعلہ مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے.

ق۔۱۵ لَا یَصۡلٰىہَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَی ﴿۱۵﴾ جس میں صرف وہی بد بخت داخل ہوگا.

ق۔۱۶ الَّذِیۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ ﴿۱۶﴾ جس نے جھٹلایا اور (اس کی پیروی سے) منہ پھیر لیا.

ق۔۱۷ وَ سَیُجَنَّبُہَا الۡاَتۡقَی ﴿۱۷﴾ اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا.

ق۔١٨ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی ہ جو پاکی حاصل کرنے کے لئے اپنا مال دیتا ہے(١)

١۔١٨ یعنی جو اپنا مال اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے تاکہ اس کا نفس بھی اور اس کا مال بھی پاک ہو جائے۔

ق۔١٩ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی ہ

کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔

ق۔٢٠ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ہ

بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لئے(١)

١۔٢٠ بلکہ اخلاص سے اللہ کی رضا اور جنت میں اس کے دیدار کے لئے خرچ کرتا ہے۔

ق۔٢١ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰی ہ ع یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضامند ہو جائے گا(١) رکوع۔

١۔٢١ یعنی جو شخص ان صفات کا حامل ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کی نعمتیں اور عزت و شرف عطا فرمائے گا۔

سُوْرَةُ الضُّحٰی ٩٣ یہ سورت مکی ہے اس میں (١١) آیات اور (١) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔١ وَ الضُّحٰی ہ قسم ہے چاشت کے وقت کی(١)

١۔١ چاشت اس وقت کو کہتے ہیں، جب سورج بلند ہوتا ہے۔ یہاں مراد پورا دن ہے۔

ق۔٢ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی ہ اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔

ق۔٣ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی ط ہ نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔

ق۔٤ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ط ہ یقیناً تیرے لئے انجام آغاز سے بہتر ہوگا(١)

١۔٤ یا آخرت دنیا سے بہتر ہے، دونوں مفہوم معانی کے اعتبار سے صحیح ہیں۔

ق۔٥ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ط ہ

تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی وخوش ہو جائے گا (۱)

۵۔۱ اس سے دنیا کی فتوحات اور آخرت کا اجر وثواب مراد ہے، اس میں وہ حق شفاعت بھی داخل ہے جو آپ ﷺ کو اپنی امت کے گناہ گاروں کے لئے ملے گا.

۶۔ق اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿﴾ کیا اس نے یتیم پا کر جگہ نہیں دی (۱)

۶۔۱ یعنی باپ کے سہارے سے بھی محروم تھا، ہم نے تیری دست گیری اور چارہ سازی کی.

۷۔ق وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿﴾ اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی (۱)

۷۔۱ یعنی تجھے دین شریعت اور ایمان کا پتہ نہیں تھا، ہم نے تجھے راہ یاب کیا، نبوت سے نوازا اور کتاب نازل کی، ورنہ اس سے قبل تو ہدایت کے لئے سرگرداں تھا.

۸۔ق وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿﴾ اور تجھے نادار پا کر تونگر نہیں بنا دیا.

۹۔ق فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿﴾ پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر.

۱۰۔ق وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿﴾ اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ.

۱۱۔ق وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿﴾ ع اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ.

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ ۹۴ یہ سورت مکی ہے اس میں (۸) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ق اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿﴾ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا (۱)

۱۔۱ گزشتہ سورت میں تین انعامات کا ذکر تھا، اس سورت میں مزید تین احسانات جتلائے جا رہے ہیں، سینہ کھول دینا ان میں پہلا ہے. اس کا مطلب ہے سینے کا منور اور فراخ ہو جانا، تا کہ حق واضح ہو جائے اور دل میں بھی سما جائے اسی مفہوم میں قرآن کی یہ آیت ہے ﴿ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ

یَشۡرَحۡ صَدۡرَہٗ لِلۡاِسۡلَامِ ﴿ (سورۂ انعام،۱۲۵) ” جس کو اللہ ہدایت سے نواز نے کا ارادہ کرے، اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے“.

ۃ۔٢ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ اور تجھ پر سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا(١)

١۔٢ یہ بوجھ نبوت سے قبل چالیس سالہ دور زندگی سے متعلق ہے. اس دور میں اگرچہ اللہ نے آپ ﷺ کو گناہوں سے محفوظ رکھا، کسی بت کے سامنے آپ ﷺ سجدہ ریز نہیں ہوئے، کبھی شراب نوشی نہیں کی اور بھی دیگر برائیوں سے دامن کش رہے، تاہم معروف معنوں میں اللہ کی عبادت واطاعت کا نہ آپ ﷺ کو علم تھا نہ آپ ﷺ نے کی، لیکن آپ ﷺ کے احساس وشعور نے اسے بوجھ بنا رکھا تھا اللہ نے اسے اتار دینے کا اعلان فرما کر آپ ﷺ پر احسان فرمایا.

ۃ۔٣ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی.

ۃ۔٤ وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا.

ۃ۔٥ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے.

ۃ۔٦ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے.

ۃ۔٧ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ پس جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر(١)

١۔٧ یعنی نماز سے، یا تبلیغ سے یا جہاد سے، تو دعا میں محنت کر، یا اتنی عبادت کر کہ تو تھک جائے.

ۃ۔٨ وَ اِلٰی رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ۙ ع اور اپنے پروردگار ہی کی طرف دل لگا(١) رکوع ۱

١۔٨ یعنی اسی سے جنت کی امید رکھ، اسی سے اپنی حاجتیں طلب کر اور تمام معاملات میں اسی پر اعتماد اور بھروسہ رکھ.

سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ ٩٥ یہ سورت مکی ہے اس میں (٨) آیات اور (١) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالٰی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ وَ التِّیۡنِ وَ الزَّیۡتُوۡنِ ۙ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی.

ۃ۔۲ وَ طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ اورطور سینین کی (۱)

۲۔۱ یہ وہی کوہ طور ہے جہاں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوا تھا

ۃ۔۳ وَ ھٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ اور اس امن والے شہر کی (۱)

۳۔۱ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے، جس میں قتال کی اجازت نہیں ہے. علاوہ ازین جو اس میں داخل ہو جائے، اسے بھی امن حاصل ہوتا ہے.

ۃ۔۴ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا (۱)

۴۔۱ یہ جواب قسم ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس طرح پیدا کیا کہ اس کا منہ نیچے کو جھکا ہوا ہے صرف انسان کو دراز قد، سیدھا بنایا ہے جو اپنے ہاتھوں سے کھاتا پیتا ہے، پھر اس کے اعضا کو نہایت تناسب کے ساتھ بنایا، ان میں جانوروں کی طرح بے ڈھنگا پن نہیں ہے.

ۃ۔۵ ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ پھر اسے نیچوں سے نیچا کر دیا.

ۃ۔۶ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ ۙ

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کئے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا.

ۃ۔۷ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ ۙ پس تجھے اب روز جزا کے جھٹلانے پر کون سی چیز آمادہ کرتی ہے (۱)

۷۔۱ یہ انسان سے خطاب ہے کہ اللہ نے تجھے بہترین صورت میں پیدا کیا اور وہ تجھے اور اس کے برعکس ذلت میں گرانے کی قدرت رکھتا ہے. اس کا مطلب ہے کہ اس کے لئے دوبارہ پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں. اس کے بعد بھی تو قیامت اور جزا کا انکار کرتا ہے.

ق۔۸ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ۝ ع کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں کا حاکم نہیں ہے۔ رکوع ۱

سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ ۹۶ یہ سورت مکی ہے اس میں (۱۹) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۝ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا (۱)

۱۔۱ یہ سب سے پہلی وحی ہے جو نبی ﷺ پر اس وقت آئی جب آپ غار حرا میں مصروف عبادت تھے، فرشتے نے آ کر کہا، پڑھ آپ ﷺ نے فرمایا، میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں، فرشتے نے آپ ﷺ کو پکڑ کر زور سے بھینچا اور کہا پڑھ، آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔ اس طرح تین مرتبہ اس نے آپ ﷺ کو بھینچا (تفصیل کے لئے دیکھئے صحیح بخاری بدء الوحی، مسلم، باب بدء الوحی، اقرا) جو تیری طرف وحی کی جاتی ہے، وہ پڑھ، جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔

ق۔۲ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۝ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

ق۔۳ اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۝ تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے (۱)

۳۔۱ میں تو قاری ہی نہیں اللہ نے فرمایا، اللہ بہت کرم والا ہے پڑھ، یعنی انسانوں کی کوتاہیوں سے در گزر کرنا اس کا وصف خاص ہے۔

ق۔۴ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۝ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔

ق۔۵ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ ۝ جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

ق۔۶ کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۝ سچ مچ انسان تو آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔

ق۔۷ اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ ۝ اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو بے پرواہ (یا تونگر) سمجھتا ہے۔

ق۔۸ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ ۝ یقیناً لوٹنا تیرے رب کی طرف ہے۔

ق_٩ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى ہ (بھلا) اسے بھی تو نے دیکھا جو بندے کو روکتا ہے .

ق_١٠ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ط ہ جبکہ وہ بندہ نماز ادا کرتا ہے(١).

١_١٠ مفسرین کہتے ہیں کہ روکنے والے سے مراد ابوجہل ہے جو اسلام کا شدید دشمن تھا.

ق_١١ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ط ہ بھلا بتلا تو اگر وہ ہدایت پر ہو(١)

١_١١ یعنی جس کو یہ نماز پڑھنے سے روک رہا ہے، وہ ہدایت پر ہو.

ق_١٢ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ط ہ یا پرہیزگاری کا حکم دیتا ہو.

ق_١٣ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ط ہ بھلا دیکھو تو اگر یہ جھٹلاتا ہو اور منہ پھیرتا ہو تو(١)

١_١٣ یعنی یہ ابوجہل اللہ کے پیغمبر کو جھٹلاتا ہو اور ایمان منہ سے پھیرتا ہو (مجھے بتلاؤ)

ق_١٤ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ط ہ کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ اس خوب دیکھ رہا ہے.

ق_١٥ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ہ

یقیناً اگر یہ باز نہ رہا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے(١)

١_١٥ یعنی نبی ﷺ کی مخالفت اور دشمنی سے اور آپ ﷺ کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے، اس سے باز نہ آیا تو میں اس کی گردن پر پاؤں رکھ دونگا. (یعنی اسے روندوں گا اور یوں ذلیل کرونگا) نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا. اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اسے پکڑ لیتے (صحیح بخاری)

ق_١٦ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ہ ایسی پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے.

ق_١٧ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ہ یہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے.

ق_١٨ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ہ ہم بھی (دوزخ کے) پیادوں کو بلا لیں گے.

ق_١٩ كَلَّا ط لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ہ ع السجدہ ہ

خبردار! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قریب ہو جا.

سُوۡرَۃُ الۡقَدۡرِ ۹۷ یہ سورت مکی ہے اس میں (۵) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ یقیناً ہم نے اس شب قدر میں نازل فرمایا (۱)

۱۔۱ یعنی اتارنے کا آغاز کیا، یا لوح محفوظ سے بیت العزت میں، جو آسمان دنیا پر ہے، ایک ہی مرتبہ اتار دیا، اور وہاں سے حسب وقائع نبی ﷺ پر اترتا رہا تا آنکہ ۲۳ سال میں پورا ہوگیا۔ اور لیلۃ القدر رمضان میں ہی ہوتی ہے ،جیسا کہ قرآن کی آیت ﴿ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ ﴾ (البقرہ،۱۸۵)

ق۔۲ وَ مَاۤ اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ (۱)

۲۔۱ اس رات کی عظمت واہمیت واضع ہے، گویا کہ مخلوق اس کی تہ تک پوری طرح نہیں پہنچ سکتی ، یہ صرف ایک اللہ ہی ہے جو اس کو جانتا ہے.

ق۔۳ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے.

ق۔۴ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۚ

اس میں (ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل علیہ السلام) اترتے ہیں.

ق۔۵ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۚ ع الثلثہ رکوع۔۱

یہ رات سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے (۱)

۵۔۱ یعنی اس میں شر نہیں. یا اس معنی میں سلامتی والی ہے کہ مومن اس رات کو شیطان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں یا فرشتے اہل ایمان کو سلام عرض کرتے ہیں، یا فرشتے ہی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں. شب قدر کے لئے نبی ﷺ نے بطور خاص یہ دعا بتلائی ہے، **اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ.**

سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَةِ ۹۸ یہ سورت مکی ہے اس میں (۸) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالٰی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱ لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ

اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے باز رہنے والے نہ تھے (وہ دلیل یہ تھی کہ) (۱)

۱۔۱ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۲ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ

اللہ تعالٰی کا ایک رسول (۱) جو پاک آسمانی کتاب پڑھے۔

۲۔۱ یعنی قرآن مجید جو لوح محفوظ میں پاک آسمانی کتابوں میں درج ہے۔

۳ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ ۙ جن میں صحیح اور درست احکام ہوں۔

۴ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ؕ ۙ

اہل کتاب اپنے پاس ظاہر دلیل آجانے کے بعد ہی (اختلاف میں پڑ کر) متفرق ہو گئے (۱)

۴۔۱ یعنی اہل کتاب، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل اکھٹے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعث ہو گئی، اس کے بعد یہ متفرق ہو گئے، ان میں سے کچھ مومن ہو گئے لیکن اکثریت ایمان سے محروم رہی. نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعث و رسالت کو دلیل سے تعبیر کرنے میں یہی نقطہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت واضع تھی جس میں مجال انکار نہیں تھی. لیکن ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب محض حسد اور عناد کی وجہ سے کی. یہی وجہ ہے کہ یہاں تفرق کا ارتکاب کرنے والوں میں صرف اہل کتاب کا نام لیا ہے، حالانکہ دوسروں نے بھی اس کا ارتکاب کیا تھا، کیونکہ یہ بہر حال علم والے تھے.

ة۔٥ وَ مَآ اُمِرُوۡ آ اِلَّا لِيَعۡبُدُ و ا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّ يۡنَ حُنَفَآ ءَ وَ يُقِيۡمُو االصَّلٰوۃَ وَ
يُؤۡ تُوا الزَّكٰوۃَ وَ ذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ط ہ

انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا (ا) کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں.
ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا.

ا۔٥ یعنی ان کی کتابوں میں انہیں حکم تو یہ دیا گیا تھا کہ.

ة۔٦ اِنَّ الَّذِ يۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتَا بِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ فِيۡ نَا رِ جَهَنَّمَ خٰلِدِ يۡنَ فِيۡهَا ط اُو لٰٓئِكَ
هُمۡ شَرُّ الۡبَرِ يَّةِ ط ہ

بیشک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین سب دوزخ کی آگ میں جائیں گے جہاں وہ
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ لوگ بدترین خلائق ہیں (ا)

ا۔٦ یہ اللہ کے رسول اور اس کی کتابوں کا انکار کرنے والوں کا انجام. نیز انہیں تمام مخلوقات میں بدترین
قرار دیا گیا.

ة۔٧ اِنَّ الَّذِ يۡنَ اٰ مَنُوۡ ا وَ عَمِلُو االصّٰلِحٰتِ اُ و لٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِ يَّةِ ط ہ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں (ا)

ا۔٧ یعنی جو دل کے ساتھ ایمان لائے اور جنہوں نے اعضا کے ساتھ عمل کئے، وہ تمام مخلوقات سے
بہتر اور افضل ہیں.

ة۔٨ جَـزَ آ ئُـو هُـمۡ عِـنۡـدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡ نٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَ نۡهٰرُ خٰلِدِ يۡنَ فِيۡهَآ
اَبَدًا ط رَ ضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَ ضُوۡا عَنۡهُ ط ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَ بَّهٗ ہ ع رکوع

ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشگی والی جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ
رہیں گے. اللہ ان سے راضی ہوا اور یہ اس سے راضی ہوئے (ا) یہ ہے اس کے لئے جو اپنے پروردگار

سے ڈرے.

۸۔۱ اس لئے کہ اللہ نے انہیں ایسی نعمتوں سے نواز دیا، جن میں ان کی روح اور بدن دونوں کی سعادتیں ہیں.

۸۔۲ یعنی یہ جزا اور رضامندی ان لوگوں کے لئے ہے جو دنیا میں اللہ سے ڈرتے رہے اور اس کے ڈر کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کے ارکاب سے بچتے رہے.

سُوْ رَ ةُ الزِّلْزَا لِ ۹۹ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۸) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ اِ ذَا زُ لۡزِ لَتِ الۡاَ رۡ ضُ زِ لۡزَالَهَا ہ جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی (۱)

۱۔۱ اس کا مطلب ہے سخت بھونچال سے ساری زمین لرز اٹھے گی اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی، یہ اس وقت ہوگا جب پہلا نفخہ پھونکا جائے گا.

ۃ۔۲ وَ اَخۡرَ جَتِ الۡاَ رۡ ضُ اَثۡقَا لَهَا ہ اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی (۱)

۲۔۱ یعنی زمین میں جتنے انسان دفن ہیں، وہ زمین کا بوجھ ہیں، جنہیں زمین قیامت والے دن باہر نکال پھینکے گی اور اللہ کے حکم سے سب زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے. یہ دوسرے نفخے میں ہوگا، اسی طرح زمین کے خزانے بھی باہر نکل آئیں گے.

ۃ۔۳ وَ قَا لَ الۡاِ نۡسَا نُ مَا لَهَا ہ انسان کہنے لگے گا اسے کیا ہو گیا ہے .

ۃ۔۴ يَوۡ مَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَا رَ هَا ہ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی (۱)

۴۔۱ آپ ﷺ نے فرمایا، اس کی خبریں یہ ہیں کہ جس بندے یا بندی نے زمین کی پشت پر جو کچھ کیا ہوگا، اس کی گواہی دے گی. کہے گی فلاں فلاں شخص نے فلاں فلاں عمل، فلاں فلاں دن میں کیا تھا.

ۃ۔۵ بِاَ نَّ رَ بَّكَ اَوۡ حٰی لَهَا ط ہ اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا.

ق۔۶ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ط ہ

اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہوکر (واپس) لوٹیں گے (ا) تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (ا)

ا۔۶ یعنی زمین اپنی خبریں اس لئے بیان کرے گی تا کہ انسانوں کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں.

ق۔۷ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ط ہ

پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا.

ق۔۸ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ہ ع رکوع

اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا.

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ ۱۰۰ یہ سورت مکی ہے اس میں (۱۱) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ہ ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم (ا)

ا۔۱ مراد وہ گھوڑے ہیں جو ہانپتے یا ہنہناتے ہوئے جہاد میں تیزی سے دشمن کی طرف دوڑتے ہیں.

ق۔۲ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ہ پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والوں کی قسم (ا)

ا۔۲ یعنی گھوڑوں کی قسم جن کی ٹاپوں کی رگڑ سے پتھروں سے آگ نکلتی ہے، جیسے چقماق سے نکلتی ہے (جو کہ ایک قسم کا پتھر ہے)

ق۔۳ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ہ پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی قسم (ا)

ا۔۳ عرب میں عام طور پر حملہ اسی وقت کیا جاتا تھا، شب خون تو مارتے ہیں، جو فوجی گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں، لیکن اس کی نسبت گھوڑوں کی طرف اسلئے کی ہے کہ دھاوا بولنے میں فوجیوں کے یہ بہت

زیادہ کام آتے ہیں.

ق۔۴ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ہ پس اس وقت گرد و غبار اڑاتے ہیں.

ق۔۵ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ہ پھر اسی کے ساتھ فوجوں کے درمیان گھس جاتے ہیں.

ق۔۶ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ہ یقیناً انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے.

ق۔۷ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ہ اور یقیناً وہ خود بھی اس پر گواہ ہے.

ق۔۸ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ط ہ یہ مال کی محبت میں بھی بڑا سخت ہے (ا)

ا۔۸ خَيْــــرٌ سے مراد مال ہے، اور ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ نہایت حریص اور بخیل ہے جو مال کی شدید محبت کا لازمی نتیجہ ہے.

ق۔۹ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ہ

کیا اسے وہ وقت معلوم نہیں جب قبروں میں جو (کچھ) ہے نکال لیا جائے گا (ا)

ا۔۹ یعنی قبروں کے مردوں کو زندہ کر کے اٹھا کھڑا کر دیا جائے گا.

ق۔۱۰ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ہ اور سینوں کی پوشیدہ باتیں ظاہر کردی جائیں گی.

ق۔۱۱ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ہ ع بیشک ان کا رب اس دن ان کے حال سے پورا باخبر ہوگا رکوع ۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ ۱۰۱ یہ سورت مکی ہے اس میں (۱۱) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ اَلْقَارِعَةُ ہ کھڑکھڑا دینے والی

ق۔۲ مَا الْقَارِعَةُ ہ کیا ہے (ا) وہ کھڑکھڑا دینے والی.

ا۔۲ یہ بھی قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اس سے قبل متعدد نام گزر چکے ہیں مثلاً

اَلْحَاقَّةُ، الطَّآمَّةُ ، صَآخَّةُ، اَلْغَاشِيَةُ ، اَلسَّاعَةُ، اَلْوَاقِعَةُ وغیرہ،اسے اَلْقَارِعَةُ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنی ہولنا کیوں سے دلوں کو بیدار اور اللہ کے دشمنوں کو عذاب سے خبر دار کردے گی، جیسے دروازہ کھٹکھٹانے والا کرتا ہے.

ق۔۳ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ ط ہ تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑ کھڑانے والی کیا ہے.

ق۔۴ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ہ

جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوجائیں گے(۱)

۴۔۱ یعنی قیامت والے دن انسان بھی پروانوں کی طرح پراگندہ اور بکھرے ہوئے ہوں گے.

ق۔۵ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ط ہ

اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگین اون کی طرح ہوجائیں گے.

ق۔۶ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ہ پھر جس کے پلڑے بھاری ہونگے.

ق۔۷ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ط ہ وہ دل پسند آرام کی زندگی میں ہوگا.

ق۔۸ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ہ جن کے پلڑے ہلکے ہونگے.

ق۔۹ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ط ہ اس کا ٹھکانا ہاویہ(جہنم) ہے.

ق۔۱۰ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ ط ہ تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے(۱)

۱۰۔۱ یہ استفہام اس کی ہولنا کی اور شدت عذاب کو بیان کرنے کے لئے ہے کہ انسان کے وہم وتصور سے بالا ہے انسانی علوم اس کا احاطہ نہیں کرسکتے.

ق۔۱۱ نَارٌ حَامِيَةٌ ہ ع وہ تند تیز آگ ہے(۱) رکوع ۱

۱۱۔۱ جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ انسان دنیا میں جو آگ جلاتا ہے، یہ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے، جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ۶۹ درجہ زیادہ ہے(صحیح بخاری)

سُوۡ رَ ۃُ ا لتَّکَا ثُرِ ۱۰۲ یہ سورت مکی ہے اس میں (۸) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرّ حِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ اَلۡھٰکُمُ التَّکَا ثُرُ ہ زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا (۱)

۱۔۱ ہر وہ چیز، جس کی کثرت انسان کو محبوب ہو اور کثرت کے حصول کی کوشش وخواش اسے اللہ کے احکام اور آخرت سے غافل کر دے ۔ یہاں اللہ تعالیٰ انسان کی اس کمزوری کو بیان کر رہا ہے.

ق۔۲ حَتّٰی زُ رۡ تُمُ الۡمَقَا بِرَ ط ہ یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے.(۱)

۲۔۱ اس کا مطلب ہے کہ حصول کی خاطر محنت کرتے کرتے تمہیں موت آ گئی اور تم قبروں میں جا پہنچے.

ق۔۳ کَلَّا سَوۡ فَ تَعۡلَمُوۡ نَ ہ ہرگز نہیں (۱) تم عنقریب معلوم کر لو گے.

۳۔۱ یعنی تم جن اثرات و فقرات میں ہو، یہ صحیح نہیں.

ق۔۴ ثُمَّ کَلَّا سَوۡف تَعۡلَمُوۡ نَ ط ہ ہرگز نہیں پھر تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا (۱)

۴۔۱ اس کا انجام عنقریب تم جان لو گے، یہ بطور تاکید دو مرتبہ فرمایا.

ق۔۵ کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡ نَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ط ہ ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لو.

ق۔۶ لَتَرَ وُ نَّ الۡجَحِیۡمَ ہ تو بیشک تم جہنم دیکھ لو گے.

ق۔۷ ثُمَّ لَتَرَ وُ نَّھَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ہ اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے.

ق۔۸ ثُمَّ لَتُسۡئَلُنَّ یَوۡ مَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ہ ع پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا (۱) رکوع ۱

۸۔۱ یہ سوال ان نعمتوں کے بارے میں ہوگا، جو اللہ نے دنیا میں عطا کی ہونگی جیسے آنکھ، کان، دل، دماغ ، امن اور صحت، مال و دولت اور اولاد وغیرہ.

سُوْرَةُ الْعَصْرِ ۱۰۳ یہ سورت مکی ہے اس میں (۳) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ وَالْعَصْرِ ہ زمانے کی قسم (۱)

۱۔۱ زمانے سے مراد، شب وروز کی یہ گردش اور ان کا ادل بدل کر آنا ہے، رات آتی ہے تو اندھیرا چھا جاتا ہے اور دن طلوع ہوتا ہے تو ہر چیز روشن ہو جاتی ہے.

ۃ۔۲ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ہ بیشک (بالیقین) انسان سر سر نقصان میں ہے (۱)

۲۔۱ یہ جواب قسم ہے. انسان کا خسارہ اور ہلاکت واضح ہے کہ جب تک وہ زندہ رہتا ہے، اس کے شب وروز سخت محنت کرتے ہوئے گزرتے ہیں، پھر جب موت سے ہمکنار ہوتا ہے تو موت کے بعد آرام اور راحت نہیں ہوتی، بلکہ وہ جہنم کا ایندھن بنتا ہے.

ۃ۔۳ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ہ رکوع۔۱
سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی.

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ ۱۰۴ یہ سورت مکی ہے اس میں (۹) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ہ بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو.

ۃ۔۲ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ہ جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے.

ۃ۔۳ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَہٗ ہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا.

۳۔۱ یعنی یہ مال، جسے وہ جمع کر کے رکھتا ہے، اس کی عمر میں اضافہ کر دے گا اور اسے مرنے نہیں دے گا(۱).

ۃ۔۴ کَلَّا لَیُنۡبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَةِ ہ ہرگز(۱) یہ تو ضرور توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا(۲)

۴۔۱ یعنی معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا اس کا وہم اور گمان ہے.

۴۔۲ ایسا بخیل شخص جہنم میں پھینک دیا جائے گا جو توڑ پھوڑ دینے والی ہے.

ۃ۔۵ وَ مَآ اَدۡرٰكَ مَا الۡحُطَمَةُ ط ہ اور تجھے کیا معلوم کہ ایسی آگ کیا ہوگی.

ۃ۔۶ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ہ وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہوگی.

ۃ۔۷ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡئِدَةِ ط ہ جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گی.

ۃ۔۸ اِنَّهَا عَلَیۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ہ اور ان پر بڑے بڑے ستونوں میں.

ۃ۔۹ فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ہ ہر طرف سے بند ہوئی ہوگی. رکوع ۱

سُوۡرَةُ الۡفِیۡلِ ۱۰۵ یہ سورت مکی ہے اس میں (۵) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ اَلَمۡ تَرَ كَیۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ط ہ

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟(۱)

۱۔۱ جو یمن سے خانہ کعبہ کی تخریب کے لئے آئے تھے ، یعنی تو جانتا ہے یا وہ سب لوگ جانتے ہیں جو تیرے ہم عصر ہیں. یہ اس لئے فرمایا کہ عرب میں یہ واقعہ گزرے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوتھا. مشہور ترین قول کے مطابق یہ واقعہ اس سال پیش آیا جس سال نبی ﷺ کی ولادت ہوئی تھی، اس لئے عربوں میں اس کی خبریں مشہور اور متواتر تھیں یہ واقع مختصر ! حسب ذیل ہے:

حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن میں ابرہتہ الاشرم گورنر تھا اس نے صنعاء میں ایک بہت بڑا
گرجا (عبادت گھر) تعمیر کیا اورکوشش کی کہ لوگ خانہ کعبہ کی بجائے عبادت اور حج عمرہ کے لئے ادھر
آیا کریں. یہ بات اہل مکہ اور دیگر قبائل عرب کے لئے سخت نا گوار تھی. چنانچہ ان میں سے ایک شخص
ابرہہ کے بنائے ہوئے عبادت خانے کو غلاظت سے پلید کر دیا، جس کی اطلاع اس کو کردی گئی کہ کسی
نے اس طرح گرجا کو ناپاک کر دیا ہے، جس پر اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا عزم کرلیا اور ایک لشکر
جرار لے کر مکے پر حملہ آور ہوا، کچھ ہاتھی بھی اس کے ساتھ تھے. جب یہ لشکر وادی محسر کے پاس پہنچا تو
اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے غول بھیج دیئے جن کی چونچوں اور پنجوں میں کنکریاں تھیں جو چنے یا مسور کے
برابر تھیں، جس فوجی کے بھی یہ کنکری لگتی وہ پگل جاتا اور اس کا گوشت جھڑ جاتا.خود ابرہہ کا بھی صنعاء
پہنچتے پہنچتے یہی انجام ہوا.اسطرح اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی، مکے کے قریب پہنچ کر ابرہہ
کے لشکر نے نبی ﷺ کے دادا کے، جو مکے کے سردار تھے ،اونٹوں پر قبضہ کر لیا، جس پر
عبدالمطلب نے آ کر ابرہہ سے کہا کہ تو میرے اونٹ واپس کر دے جو تیرے لشکریوں نے پکڑے ہیں
.باقی رہا خانہ کعبہ کا مسئلہ جس کو ڈھانے کے لئے تو آیا ہے تو وہ تیرا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے، وہ اللہ کا گھر
ہے، وہی محافظ ہے،تو جانے اور بیت اللہ کا مالک اللہ جانے.(ایسر التفاسیر)

ۃ-۲ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ کیا ان کے مکر کو بے کار نہیں کر دیا(۱)

۲-۱ یعنی وہ خانہ کعبہ ڈھانے کا ارادہ لیکر آئے تھا، اس میں اس کو ناکام کر دیا.

ۃ-۳ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ اور ان پر پرندوں کے جھنڈ پر جھنڈ بھیج دیئے.

ۃ-۴ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ جو ان کو مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے.

ۃ-۵ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ۙ پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا. رکوع۔

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ ۱۰۶ یہ سورت مکی ہے اس میں (۴) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ہ قریش کے مانوس کرنے کے لئے (۱)

ق۔۲ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ہ یعنی انہیں سردی اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے لئے۔

ق۔۳ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ہ پس انہیں چاہئے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں۔

ق۔۴ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ہ ع رکوع ۱

جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا (۱) اور ڈر (اور خوف) میں امن وامان دیا (۲)۔

۴۔۱ مذکورہ تجارت اور سفر کے ذریعے سے۔

۴۔۲ عرب میں قتل وغارت گری عام تھی لیکن قریش مکہ کو حرم مکہ کی وجہ سے جو احترام حاصل تھا، اس کی وجہ سے وہ خوف وخطرے سے محفوظ تھے۔

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ ۱۰۷ یہ سورت مکی ہے اس میں (۷) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ط ہ کیا تو نے دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے (۱)۔

۱۔۱ رسول اللہ ﷺ کو خطاب ہے کیا تو نے اس شخص کو پہچانا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے؟ آیا وہ اپنی اس بات میں صحیح یا غلط۔

ق۔۲ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ہ یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

ق۔۳ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَا مِ الْمِسْکِیْنِ ط ہ
اور مسکین کو کھلانے کے لئے ترغیب نہیں دیتا (۱)

۳۔ا یہ کام بھی وہی کرے گا جس میں مذکورہ خوبیاں ہونگی ورنہ یتیم کی طرح مسکین کو بھی دھکا ہی دے گا.

ق۔۴ فَوَ یْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ہ ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے.

ق۔۵ الَّذِ یْنَ ھُمْ عَنْ صَلَا تِھِمْ سَا ھُوْ نَ ہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں (۱)

۵۔ا اس مراد وہ لوگ ہیں نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں یا پہلے پڑھتے رہے پھر سست ہوگئے یا نماز کو اس کے اپنے مسنوں وقت میں نہیں پڑھتے.

ق۔۶ الَّذِ یْنَ ھُمْ یُرَ آ ئُوْ نَ ہ جو ریا کاری کرتے ہیں.

ق۔۷ وَ یَمْنَعُوْ نَ الْمَا عُوْ نَ ہ اور برتنے کی چیز روکتے ہیں (۱) رکوع۔

۷۔ا بعض اس سے مراد زکوٰۃ لیتے ہیں، کیونکہ وہ بھی اصل مال کے مقابلے میں بالکل تھوڑی سی ہوتی ہے.

سُوْ رَ ۃُ الْکَوْ ثَرِ ۱۰۸ یہ سورت مکی ہے اس میں (۳) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّ حْمٰنِ الرَّ حِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ اِ نَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْ ثَرَ ط ہ یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے (۱)

۱۔ا کوثر، کثرت سے ہے صحیح حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ اس سے ایک نہر مراد ہے جو جنت میں آپ ﷺ کو عطا کی جائے گی. اسطرح بعض حدیث میں مصداق حوض بتایا گیا ہے، جس سے اہل ایمان جنت میں جانے سے قبل نبی ﷺ کے دست مبارک سے پانی پیئں گے. اس حوض میں بھی پانی اسی جنت والی نہر سے آ رہا ہوگا.

ق۔۲ فَصَلِّ لِرَ بِّکَ وَ انْحَرْ ط ہ پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر.

ق۔۳ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَ بْتَرُ ہ یقیناً تیرادشمن ہی لاوارث اوربے نام ونشان ہے(۱)

۳۔۱ جب نبی ﷺ کی اولاد نرینہ زندہ نہ رہی تو بعض کفار نے نبی ﷺ کو ابتر کہا، جس پر اللہ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ ابتر تو نہیں، تیرے دشمن ہی ہونگے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نسل کو باقی رکھا گو اس کا سلسلہ لڑکی کی طرف سے ہی ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی امت بھی آپ ﷺ کی اولاد معنوی ہی ہے، جس کی کثرت پر آپ ﷺ قیامت والے دن فخر کریں گے، علاوہ ازیں آپ ﷺ کا ذکر پوری دنیا میں نہایت عزت واحترام سے لیا جاتا ہے، جبکہ آپ ﷺ سے بغض و عناد رکھنے والے صرف صفحات تاریخ پر ہی موجود رہ گئے ہیں لیکن کسی دل میں ان کا احترام نہیں اور کسی زبان پر ان کا ذکر نہیں.

سُوْ رَ ةُ الْکٰفِرُوْنَ ۱۰۹ یہ سورت مکی ہے اس میں (٦) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّ حْمٰنِ الرَّ حِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ قُلْ یٰٓاَ یُّهَا الْکٰفِرُوْ نَ ہ آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو(۱)

۱۔۱ یہ بطور خاص صرف ان کافروں سے خطاب ہے جن کی بابت اللہ کو علم تھا کہ ان کا خاتمہ کفر وشرک پر ہوگا. کیونکہ اس سورت کے نزول کے بعد کئی مشرک مسلمان ہوئے اور انہوں نے اللہ کی عبادت کی (فتح القدیر)

ق۔۲ لَآ اَ عْبُدُ مَا تَعْبُدُوْ نَ ہ نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو.

ق۔۳ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْ نَ مَآ اَعْبُدُ ہ نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں.

ق۔۴ وَلَآ اَنَا عَا بِدٌ مَّا عَبَدْ تُّمْ ہ اور نہ میں عبادت کرونگا جسکی تم عبادت کرتے ہو.

ق۔۵ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْ نَ مَآ اَ عْبُدُ ط ہ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں

عبادت کرر ہا ہوں.

رکوع۔ ق۔۶ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ہ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے.

سُوْرَۃُ النَّصرِ ۱۱۰ یہ سورت مدنی ہے اس میں (۳) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ ہ جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے.

ق۔۲ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ہ

اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے (۱)

۲۔۱ اللہ کی مدد کا مطلب، اسلام اور مسلمانوں کا کفر اور کافروں پر غلبہ ہے، اور فتح سے مراد فتح مکہ ہے، جو نبی ﷺ مولد و مسکن تھا، لیکن کافروں نے آپ ﷺ کو صحابہ کرام کو وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا.

رکوع۔ ق۔۳ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ ط اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ہ

تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے (۱)

۳۔۱ یعنی یہ سمجھ لے کہ تبلیغ رسالت اور احقاق حق کا فرض، جو تیرے ذمہ تھا، پورا ہو گیا اور اب تیرا دنیا سے کوچ کرنے کا مرحلہ قریب آ گیا ہے، اس لئے حمد و تسبیح الٰہی اور استغفار کا خوب اہتمام کر. اس سے معلوم ہوا کہ زندگی کے آخری ایام میں ان چیزوں کا اہتمام کثرت سے کرنا چاہئے.

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ ۱۱۱ یہ سورت مکی ہے اس میں (۵) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ تَبَّتۡ يَدَ آ اَبِيۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ ہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (خود) ہلاک ہوگیا(۱)

۱۔۱ مراد اس سے اس کا نفس ہے، جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے یعنی ہلاک اور برباد ہو جائے یہ بددعا ان الفاظ کے جواب میں ہے جو اس نے نبی ﷺ کے متعلق غصے اور عداوت میں بولے تھے. وَ تَبَّ (اور وہ ہلاک ہوگیا) یہ خبر ہے یعنی بددعا کے ساتھ ہی اللہ نے اس کی ہلاکت اور بربادی کی خبر دے دی، چنانچہ جنگ بدر کے چند روز بعد یہ عدسیہ بیماری میں مبتلا ہوگیا، اسی میں اس کی موت واقع ہوگئی.

ق۔۲ مَآ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ہ نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی.

ق۔۳ سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ہ وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا.

ق۔۴ وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ہ اور اس کی بیوی بھی (جائے گی) جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے(۱)

۴۔۱ یعنی جہنم میں یہ اپنے خاوند کی آگ پر لکڑیاں لا لا کر ڈالے گی ، تا کہ مزید آگ بھڑکے. یہ اللہ کی طرف سے ہوگا.

ق۔۵ فِيۡ جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ہ اس کی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی. رکوع ۱

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ ۱۱۲ یہ سورت مکی ہے اس میں (۴) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہ آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے

ق۔۲ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے(۱)

۲۔۱ یعنی سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں.

ق۔۳ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ہ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

ق۔۴ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے. رکوع ۱

سُوۡرَۃُ الۡفَلَقِ ۱۱۳ یہ سورت مکی ہے اس میں (۵) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔۱ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں (۱)

۱۔۱ خَلَقٌ کے معنی صبح کے ہیں. صبح کی تخصیص اس لئے کی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ رات کا اندھیرا ختم کر کے دن کی روشنی لا سکتا ہے، وہ اللہ اسی طرح خوف اور دہشت کو دور کر کے پناہ مانگنے والے کو امن بھی دے سکتا ہے.

ق۔۲ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے.

ق۔۳ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے.

ق۔۴ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی) (۱)

۴۔۱ یعنی اس میں جادوگروں کی شرارت سے پناہ مانگی گئی ہے، جادو پڑھ پڑھ کر پھونک مارتے اور گرہ لگاتے جاتے ہیں.

ق۔۵ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؏ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے. رکوع

سُوْرَۃُ النَّاسِ ۱۱۴ یہ سورت مکی ہے اس میں (۶) آیات اور (۱) رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ۃ۔۱ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔

ۃ۔۲ مَلِكِ النَّاسِ ۝ لوگوں کے مالک کی (۱) (اور)۔

۱۔۲ جو ذات، تمام انسانوں کی پرورش اور نہگداشت کرنے والی ہے، وہی اس لائق ہے کہ کائنات کی حکمرانی اور بادشاہی بھی اسی کے پاس ہو۔

ۃ۔۳ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) (۱)۔

۱۔۳ اور جو تمام کائنات کا پروردگار ہو، پوری کائنات پر اسی کی بادشاہی ہو، وہی ذات اس بات کی مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور وہی تمام لوگوں کا معبود ہو۔ چنانچہ میں اسی عظیم و برتر ہستی کی پناہ حاصل کرتا ہوں۔

ۃ۔۴ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۝ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔۔

ۃ۔۵ الَّذِيۡ يُوَسۡوِسُ فِيۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

ۃ۔۶ مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝ (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے (۱) رکوع ۱

۱۔۶ یہ وسوسہ ڈالنے والوں کی دو قسمیں ہیں، شیاطین الجن کو تو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کرنے کی قدرت دی ہے علاوہ ازیں ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی ہوتا ہے جو اس کو گمراہ کرتا رہتا ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب نبی ﷺ نے یہ بات فرمائی تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ! کیا وہ آپ کے ساتھ بھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میرے ساتھ بھی ہے ،لیکن اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے، اور میرا مطیع ہو گیا ہے مجھے خیر کے علاوہ کسی بات کا حکم نہیں دیتا (صحیح مسلم)

استدعا

قرآن پاک کے ہر قاری سے استدعا ہے کہ تلاوت قرآن مجید کے بعد رب العالمین کے حضور دعا فرماتے وقت بذریعہ کمپیوٹر عربی آیات ترجمہ وتفسیر کی کتابت کرنے اور اراکین معاونین کے والدین کے لئے بھی مغفرت اور بخشش کی دعا فرمائے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات فرمائے آمین ثم آمین.